﴿ جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں ﴾

نام کتاب: .... نعت القرآن

نام مؤلف: .... مفتی محمد نعیم | استاذ دار الافتاء جامعہ اشرف المدارس کراچی

کمپوزنگ: .... محمد عرفان مغل

باہتمام: .... محمد حمید خان

برائے رابطہ: .... (0092)(3333207223)
maktabatunoor@gmail.com

طبع اول: .... ذی الحجہ ۱۴۲۹ھ بمطابق دسمبر ۲۰۰۸

ناشر: .... مکتبۃ النور کراچی

ملنے کے پتے

کتب خانہ مظہری گلشن اقبال کراچی
دار الاشاعت اردو بازار کراچی
علمی کتاب گھر اردو بازار کراچی
بیت القرآن اردو بازار کراچی
قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی
دار الاصلاح سیرت اردو بازار کراچی
ادارۃ الانور بنوری ٹاؤن کراچی
مکتبہ عمر فاروق شاہ فیصل کالونی کراچی
بیت الکتب گلشن اقبال کراچی

زمزم پبلشرز کراچی
مکتبہ احسان اردو بازار کراچی
مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور
مکتبہ سید احمد شہید لاہور
مکتبۃ الفاروق فیصل آباد
کتاب گھر سکھر
ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان
کتب خانہ رشیدیہ راجہ بازار راولپنڈی
نیز شہر کے کئی مشہور و معروف
اسلامی کتب خانے سے طلب فرمائیں

فہرست

☆☆......☆☆

سبق نمبر ۱

اسمائے اشارہ

کسی چیز یا شخص کی طرف اشارہ کرنے کے لیے استعمال ہونے والے الفاظ کو ”اسمائے اشارہ“ کہتے ہیں، اور اسمائے اشارہ کثرت سے قرآن مجید میں استعمال ہوئے ہیں۔ قرآنی اسمائے اشارات کی تفصیل درج ذیل ہے:

الف – هٰذَا، هٰذَانِ، هٰؤُلَاءِ، هٰذِهِ، هَاتَانِ

ب – ذٰلِكَ، تِلْكَ، أُولٰئِكَ

”الف“ میں دیے گئے اسما قریب کے اشارے کے لیے ہیں، جبکہ ”ب“ میں دیے گئے اسماء دور کے اشارے کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔

تفصیل: ان اسماء کی بالترتیب تفصیل یہ ہے۔

❊ – ”هٰذَا“

یہ واحد مذکر (Singular) قریب کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

قرآنی مثال: رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا (البقرۃ:۱۲۶)

ترجمہ: (اے میرے پروردگار اس شہر کو امن والا شہر بنا دے)

❊ – ”هٰذَانِ“

یہ تثنیہ (Double) مذکر قریب کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

قرآنی مثال: ﴿هٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا﴾ (الحج: ١٩)

ترجمہ: (یہ دو جھگڑنے والے ہیں جنہوں نے جھگڑا کیا)

※ — "هٰؤُلَاءِ"

یہ اسم اشارہ جمع (Plural) مذکر قریب کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

قرآنی مثال: ﴿ءَأَنْتُمْ أَضْلَلْتُمْ عِبَادِي هٰؤُلَاءِ﴾ (الفرقان: ١٧)

ترجمہ: (کیا تم نے میرے ان بندوں کو گمراہ کیا ہے یا یہ خود بہکے)

نوٹ: یاد رہے کہ یہی اسم جمع مؤنث قریب کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔

قرآنی مثال: ﴿هٰؤُلَاءِ بَنَاتِي هُنَّ أَطْهَرُ لَكُمْ﴾ (ھود: ٧٨)

ترجمہ: (یہ میری بیٹیاں ہیں جو تمہارے لیے زیادہ پاکیزہ ہیں)

※ — "هٰذِهٖ"

یہ اسم اشارہ واحد مؤنث قریب کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

قرآنی مثال: ﴿هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ﴾ (یٰس: ٦٣)

ترجمہ: (یہ وہ جہنم ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا)

※ — "هَاتَانِ"

یہ اسم اشارہ تثنیہ مؤنث قریب کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ قرآن میں اس کی ایک ہی مثال ہے۔

قرآنی مثال: ﴿إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُنْكِحَكَ إِحْدَى ابْنَتَيَّ هَاتَيْنِ﴾ (القصص: ٢٧)

ترجمہ: (میرا ارادہ ہے کہ میں تمہارے ساتھ اپنی ان دونوں بیٹیوں میں سے ایک کا نکاح

تردون)

※ - "ذٰلِکَ"

یہ اسم اشارہ واحد مذکر بعید کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

قرآنی مثال: ﴿ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ﴾ (البقرۃ: ۲)

ترجمہ: (یہ وہ کتاب ہے جس میں کوئی شک نہیں)

※ - "تِلْکَ"

یہ اسم اشارہ واحد مؤنث بعید کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

قرآنی مثال: ﴿تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا﴾ (القصص: ۸۳)

ترجمہ: (وہ آخرت کا گھر جس کو ہم بنائیں گے)

※ - "اُولٰٓئِکَ"

یہ جمع مذکر بعید اور جمع مؤنث بعید دونوں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

قرآنی مثال: ﴿اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾ (البقرۃ: ۵)

ترجمہ: (وہی لوگ کامیاب ہیں)

قرآنی مثال: ﴿اُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ﴾ (ھود: ۱۱)

ترجمہ: (وہی لوگ ہیں جن کے لیے مغفرت اور بڑا اجر ہوگا)

پورے سبق کو نقشہ میں ملاحظہ کیجئے

اسمائے اشارہ قریب	
واحد مذکر	ھٰذا
	یہ ایک مذکر
تثنیہ مذکر	ھٰذان
	یہ دو مذکر
جمع مذکر	ھٰؤلاء
	یہ سب مذکر
واحد مؤنث	ھٰذہ
	یہ ایک مؤنث
تثنیہ مؤنث	ھاتان
	یہ دو مؤنث
جمع مؤنث	ھٰؤلاء
	یہ سب مؤنث

اسمائے اشارہ بعید	
واحد مذکر	ذٰلک
	وہ ایک (مذکر)
جمع مذکر	اُولٰئک
	وہ سب (مذکر)
واحد مؤنث	تلک
	وہ ایک (مؤنث)
جمع مؤنث	اُولٰئک
	وہ سب (مؤنث)

ہوسکے شمار آتے ہیں جن آیات میں استعمال ہوئے ہیں۔

اَلطَّلَاقُ

مَرَّتٰنِ ۪ فَاِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌۢ بِاِحْسَانٍ ؕ وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا
مِمَّاۤ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ شَيْئًا اِلَّاۤ اَنْ يَّخَافَاۤ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا يُقِيْمَا
حُدُوْدَ اللّٰهِ ۙ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيْمَا افْتَدَتْ بِهٖ ؕ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا
تَعْتَدُوْهَا ۚ وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا
تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ ؕ فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَاۤ اَنْ
يَّتَرَاجَعَاۤ اِنْ ظَنَّاۤ اَنْ يُّقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ
يَّعْلَمُوْنَ ۝ وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ
سَرِّحُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ ۪ وَلَا تُمْسِكُوْهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوْا ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ
فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ؕ وَلَا تَتَّخِذُوْۤا اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا ؗ وَّاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ
وَمَاۤ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُمْ بِهٖ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْۤا
اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا
تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ ذٰلِكَ
يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ ذٰلِكُمْ اَزْكٰى لَكُمْ
وَاَطْهَرُ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ وَالْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ
حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ ؕ وَعَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ
وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ اِلَّا وُسْعَهَا ۚ لَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌ
بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُوْدٌ لَّهٗ بِوَلَدِهٖ ۗ وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ ۚ فَاِنْ اَرَادَا فِصَالًا عَنْ
تَرَاضٍ مِّنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا ؕ وَاِنْ اَرَدْتُّمْ اَنْ تَسْتَرْضِعُوْۤا
اَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِذَا سَلَّمْتُمْ مَّاۤ اٰتَيْتُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ

سبق نمبر ۲

اسمائے موصولہ

یہ اسماء کسی بات کی وضاحت کے لیے جملہ کے درمیان میں استعمال کیے جاتے ہیں۔ اور یہ کسی اسم اور جملے کے درمیان جوڑ کا کام کرتے ہیں۔

وہ اسمائے موصولہ جو قرآن مجید میں آتے ہیں درج ذیل ہیں:

❶ اَلَّذِیْ ❷ اَللَّذَانِ ❸ اَلَّذِیْنَ ❹ اَلَّتِیْ ❺ اَللَّتَانِ

❻ اَللَّائِیْ ❼ اَللَّاتِیْ ❽ مَا ❾ مَنْ

ان اسماء کی تفصیل یہ ہے:

❁ - اَلَّذِیْ:

یہ اسم موصول واحد (Singular) مذکر کے لیے استعمال ہوتا ہے اور اس کا ترجمہ یہ ہے: "وہ شخص جس نے"۔

قرآنی مثال: ﴿اَلَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ﴾ (البقرۃ: ۲۲)

ترجمہ: (وہ ذات جس نے تمہارے لیے بنایا)

قرآنی مثال: ﴿هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ لَکُمْ﴾ (البقرۃ: ۲۹)

ترجمہ: (وہ ذات جس نے تمہارے لیے پیدا کیا)

٭-اَلَّذَانِ:

یہ اسم موصول تثنیہ (Double) مذکر کے لیے استعمال ہوتا ہے اور اس کا ترجمہ ہے: "وہ دو شخص جنہوں نے"۔

قرآنی مثال: ﴿وَالَّذَانِ يَأْتِيَانِهَا﴾ (النساء:۱۶)

ترجمہ: (وہ دو شخص جو بدکاری کریں)

٭-اَلَّذِيْنَ:

یہ اسم موصول جمع (Plural) مذکر کے لیے استعمال ہوتا ہے اور اس کا ترجمہ یوں کیا جاتا ہے: "وہ لوگ جنہوں نے یا وہ لوگ جو"۔

قرآنی مثال: ﴿الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ﴾ (البقرۃ:۳)

ترجمہ: (وہ لوگ جو غیب پر ایمان لاتے ہیں)

٭-اَلَّتِیْ

یہ اسم موصول واحد مؤنث کے لیے استعمال ہوتا ہے اور اس کا ترجمہ یہ ہے: "وہ عورت جس نے"۔

قرآنی مثال: ﴿الَّتِیْ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا﴾ (التحریم:۱۲)

ترجمہ: (وہ عورت جس نے اپنے ناموس کی حفاظت کی)

٭-اَللَّاتِیْ، اَللَّائِیْ

یہ دونوں اسم موصول جمع مؤنث کے لیے استعمال ہوتے ہیں اور ان کا ترجمہ یہ ہے: "وہ عورتیں جنہوں نے یا وہ عورتیں جو"۔

قرآنی مثال: ﴿وَالّٰتِیْٓ اَرْضَعْنَکُمْ﴾ (النساء: ۲۳)

ترجمہ: (وہ عورتیں جنھوں نے تمہیں دودھ پلایا ہے)

قرآنی مثال: ﴿وَالّٰـٓئِیْ لَمْ یَحِضْنَ﴾ (الطلاق: ۴)

ترجمہ: (وہ عورتیں جن پر ناپاکی کا زمانہ نہیں آیا)

❁ — مَنْ:

یہ اسم موصول عام طور پر عقل والی شے (جیسے فرشتے، انسان وغیرہ) کے لئے استعمال ہوتا ہے اور اس کا ترجمہ بھی "جس نے" یا "جس کو" سے کیا جاتا ہے۔

قرآنی مثال: ﴿قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَکّٰىهَا﴾ (الشمس: ۹)

ترجمہ: (تحقیق کامیاب ہو گیا وہ شخص جس نے نفس کو پاکیزہ بنایا)۔

❁ — ما:

یہ اسم موصول عام طور پر ان اشیاء کے لئے استعمال ہوتا ہے، جو عقل و شعور نہیں رکھتیں۔ اور اس کا ترجمہ بھی "جو، جس نے، جس کو" وغیرہ سے کیا جاتا ہے۔

قرآنی مثال: ﴿عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَاَخَّرَتْ﴾ (الانفطار: ۵)

ترجمہ: (ہر نفس جان لے گا جو اس نے آگے بڑھایا اور جو کچھ اس نے پیچھے چھوڑا)۔

قرآنی مثال: ﴿مَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا کَسَبَ﴾ (اللھب: ۲)

ترجمہ: (نہ کام آیا اس کے اس کا مال اور جو کچھ اس نے کمایا)۔

ایک نظر میں اسمائے موصول کو جدول میں ملاحظہ فرمایئے

مذکر		مؤنث	
واحد (Singular)	اَلَّذِیْ وہ شخص جس نے	واحد (Singular)	اَلَّتِیْ وہ عورت جس نے
تثنیہ (Double)	اَللَّذَانِ وہ دو شخص جنہوں نے	تثنیہ (Double)	اَللَّتَانِ وہ دو عورتیں جنہوں نے
جمع (Plural)	اَلَّذِیْنَ وہ لوگ جنہوں نے	جمع (Plural)	اَللَّاتِیْ، اَلّٰئِیْ، اَللَّائِیْ وہ عورتیں جنہوں نے

سوال نمبر ۵ سورۃ حج کے پہلے دو رکوع کی تلاوت کیجئے اور ان میں استعمال ہونے والے اسمائے موصولہ کا معہ ترجمہ ذیل خانوں میں درج کریں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ۚ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ ۝ يَوْمَ تَرَوْنَهَا
تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّآ اَرْضَعَتْ وَ تَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَ تَرَى
النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ ۝ وَ مِنَ النَّاسِ
مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّ يَتَّبِعُ كُلَّ شَيْطٰنٍ مَّرِيْدٍ ۝ كُتِبَ عَلَيْهِ اَنَّهٗ مَنْ
تَوَلَّاهُ فَاَنَّهٗ يُضِلُّهٗ وَ يَهْدِيْهِ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ ۝ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِيْ
رَيْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ فَاِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِنْ
مُّضْغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ وَّ غَيْرِ مُخَلَّقَةٍ لِّنُبَيِّنَ لَكُمْ ۭ وَ نُقِرُّ فِي الْاَرْحَامِ مَا نَشَآءُ اِلٰٓى
اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْٓا اَشُدَّكُمْ ۚ وَ مِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفّٰى
وَ مِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰٓى اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْلَا يَعْلَمَ مِنْۢ بَعْدِ عِلْمٍ شَيْئًا ۭ وَ تَرَى
الْاَرْضَ هَامِدَةً فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَ رَبَتْ وَ اَنْۢبَتَتْ مِنْ كُلِّ
زَوْجٍۢ بَهِيْجٍ ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَ اَنَّهٗ يُحْيِ الْمَوْتٰى وَ اَنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيْرٌ ۝ وَّ اَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا ۙ وَ اَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ ۝

وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّ لَا هُدًى وَّ لَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ ۝ ثَانِيَ
عِطْفِهٖ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ لَهٗ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّ نُذِيْقُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَذَابَ
الْحَرِيْقِ ۝ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ يَدٰكَ وَ اَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ۝ وَ مِنَ
النَّاسِ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰى حَرْفٍ ۚ فَاِنْ اَصَابَهٗ خَيْرُ اطْمَاَنَّ بِهٖ ۚ وَ اِنْ اَصَابَتْهُ
فِتْنَةُ انْقَلَبَ عَلٰى وَجْهِهٖ ۣۚ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ

الْمُبِيْنُ ﴿۱۱﴾ يَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهٗ وَمَا لَا يَنْفَعُهٗ ۚ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ
الْبَعِيْدُ ﴿۱۲﴾ يَدْعُوْا لَمَنْ ضَرُّهٗۤ اَقْرَبُ مِنْ نَّفْعِهٖ ۚ لَبِئْسَ الْمَوْلٰى وَلَبِئْسَ الْعَشِيْرُ
﴿۱۳﴾ اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا
الْاَنْهٰرُ ۚ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ﴿۱۴﴾ مَنْ كَانَ يَظُنُّ اَنْ لَّنْ يَّنْصُرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَ
الْاٰخِرَةِ فَلْيَمْدُدْ بِسَبَبٍ اِلَى السَّمَآءِ ثُمَّ لْيَقْطَعْ فَلْيَنْظُرْ هَلْ يُذْهِبَنَّ كَيْدُهٗ مَا
يَغِيْظُ ﴿۱۵﴾ وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يُّرِيْدُ ﴿۱۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالصّٰبِـِٕيْنَ وَالنَّصٰرٰى وَالْمَجُوْسَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۖ
اِنَّ اللّٰهَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿۱۷﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ
اللّٰهَ يَسْجُدُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُوْمُ
وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَآبُّ وَكَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ ۗ وَكَثِيْرٌ حَقَّ عَلَيْهِ
الْعَذَابُ ۗ وَمَنْ يُّهِنِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّكْرِمٍ ۚ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ ﴿۱۸﴾ هٰذٰنِ
خَصْمٰنِ اخْتَصَمُوْا فِيْ رَبِّهِمْ ۫ فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِّنْ نَّارٍ ۗ
يُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوْسِهِمُ الْحَمِيْمُ ﴿۱۹﴾ يُصْهَرُ بِهٖ مَا فِيْ بُطُوْنِهِمْ وَالْجُلُوْدُ ﴿۲۰﴾
وَلَهُمْ مَّقَامِعُ مِنْ حَدِيْدٍ ﴿۲۱﴾ كُلَّمَاۤ اَرَادُوْۤا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ اُعِيْدُوْا
فِيْهَا ۗ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ﴿۲۲﴾

ہدایات کے لیے دیکھئے صفحہ نمبر (241)

سبق نمبر ۳

حروفِ سوال

وہ الفاظ جو کسی چیز کے بارے میں "پوچھنے" اور "سوال" کرنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں، ان کو "حروفِ سوال" کہا جاتا ہے۔

یہ حروفِ سوال درج ذیل ہیں:

۱ مَا ۲ مَاذَا ۳ مَا هٰذَا ۴ مَا هٰذِهٖ ۵ أَ ۶ مَنْ ۷ كَمْ

۸ كَيْفَ ۹ أَيْنَ ۱۰ مَتٰى ۱۱ لِمَ ۱۲ هَلْ ۱۳ أَيّ

ان حروف کا ترجمہ درج ذیل جدول میں ملاحظہ فرمائیں

مَا	کیا، کس چیز نے	﴿مَا وَلّٰهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ﴾ (البقرة: ۱۴۲) ترجمہ: (کس چیز نے ان کو قبلہ سے پھیرا) ﴿مَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ﴾ (النساء: ۷۵) ترجمہ: (تمہیں کیا ہو گیا کہ تم اللہ کے راستے میں قتال نہیں کرتے)
مَاذَا	کیا	﴿مَاذَا أَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا﴾ (البقرة: ۲۶) ترجمہ: (اللہ تعالیٰ نے اس سے کس چیز کا ارادہ کیا ہے) ﴿مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ﴾ (سبا: ۲۳) ترجمہ: (تمہارے پروردگار نے کیا کہا)

مَا هٰذِهِ (مؤنث)	کیا	﴿مَا هٰذِهِ التَّمَاثِيْلُ﴾ (الانبیاء: ۵۲) ترجمہ: (یہ صورتیں کیا ہیں؟)
أَ	کیا	﴿أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ﴾ (الاعراف: ۱۷۲) ترجمہ: (کیا میں تمہارا رب نہیں) ﴿أَأَنْتَ قُلْتَ﴾ (المائدۃ: ۱۱۶) ترجمہ: (کیا آپ نے ہی یہ کہا ہے)
مَنْ	کون	﴿وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَا إِلَى اللّٰهِ﴾ (حٰم السجدۃ: ۳۳) ترجمہ: (اللہ کی طرف بلانے والے سے زیادہ اچھی گفتگو والا کون ہو سکتا ہے) ﴿مَنْ أَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً﴾ (حٰم السجدۃ: ۱۵) ترجمہ: (ہم سے زیادہ طاقتور کون ہے؟)
كَمْ	کتنا	﴿كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ﴾ (البقرۃ: ۲۴۹) ترجمہ: (کتنی چھوٹی جماعتیں ہیں) ﴿وَكَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ﴾ (مریم: ۹۸) ترجمہ: (کتنی بستیاں ان سے پہلے ہم نے تباہ کیں)
كَيْفَ	کیسے	﴿كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ﴾ (البقرۃ: ۲۸) ترجمہ: (کیسے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کرتے ہو) ﴿فَكَيْفَ تَتَّقُوْنَ إِنْ كَفَرْتُمْ﴾ (المزمل: ۱۷) ترجمہ: (اگر تم نے کفر کیا تو کیسے بچو گے؟)
أَيْنَ	کہاں	﴿فَأَيْنَ تَذْهَبُوْنَ﴾ (التکویر: ۲۶) ترجمہ: (سو تم کہاں جا رہے ہو؟)

مَتٰى	کب	﴿مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ﴾ (البقرة: ٢١٤) ترجمہ: (اللہ کی مدد کب ہوگی؟) ﴿مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ﴾ (الملک: ٢٥) ترجمہ: (یہ وعدہ کب ہوگا؟)
لِمَ	کیوں	﴿لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ﴾ (الصف: ٢) ترجمہ: (کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں) ﴿لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ﴾ (آل عمران: ٧٠) ترجمہ: (تم اللہ کی آیات کا انکار کیوں کرتے ہو؟)
هَلْ	کیا	﴿هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى﴾ (طٰہٰ: ٩) ترجمہ: (کیا تمہارے پاس موسیٰ کا قصہ پہنچا؟) ﴿هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ﴾ (الرعد: ١٦) ترجمہ: (کیا اندھا اور بینا برابر ہو سکتے ہیں؟)
اَنّٰى	کہاں کہاں سے	﴿اَنّٰى لَكِ هٰذَا﴾ (آل عمران: ٣٧) ترجمہ: (کہاں سے تیرے پاس یہ آیا؟)

عملی مشق

سوال نمبر ۱ صحیح یا غلط جواب کی متعلقہ خانے (Box) میں نشاندہی کریں۔

سوال	صحیح	غلط
❶ "مَنْ" کسی عقل و شعور والی چیز کے بارے میں سوال کے لیے آتا ہے۔		
❷ "کَیْفَ" کا معنی "کہاں" سے کیا جاتا ہے۔		
❸ "اَلَّذِیْ" اسم اشارہ ہے، اس کا معنی ہے "یہ"۔		
❹ "مَا" بے عقل چیز کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔		
❺ "مَتٰی" وقت کے بارے میں سوال کے لیے آتا ہے۔		

سوال نمبر ۲ درج ذیل آیات میں غور کیجیے اور ان میں استعمال ہونے والے "حروفِ سوال"، "اسم اشارہ" یا اسم موصول کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے متعلقہ خانے میں (✓) کیجیے۔

قرآنی مثال	موصول	اشارہ	حرفِ سوال
❶ ﴿قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ أَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ﴾			
❷ ﴿هٰذَا خَلْقُ اللّٰهِ﴾			
❸ ﴿مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗ﴾			
❹ ﴿ءَأَنْتُمْ أَشَدُّ خَلْقًا أَمِ السَّمَاءُ﴾			
❺ ﴿أَلَمْ نَجْعَلِ الْأَرْضَ مِهٰدًا﴾			
❻ ﴿وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ﴾			
❼ ﴿يَقُوْلُ الْإِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ أَيْنَ الْمَفَرُّ﴾			
❽ ﴿نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ الَّتِيْ تَطَّلِعُ عَلَى الْأَفْئِدَةِ﴾			
❾ ﴿ذٰلِكَ يَوْمُ التَّغَابُنِ﴾			

۱۰ ﴿مَاذَآ أَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا﴾

۱۱ ﴿فَكَيْفَ تَتَّقُوْنَ إِنْ كَفَرْتُمْ﴾

۱۲ ﴿هَلْ أَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ﴾

۱۳ ﴿أُولٰٓئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ﴾

۱۴ ﴿الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ﴾

۱۵ ﴿تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ﴾

۱۶ ﴿أَلَمْ أَعْهَدْ إِلَيْكُمْ يَا بَنِيْٓ اٰدَمَ﴾

۱۷ ﴿وَأَنِ اعْبُدُوْنِيْ هٰذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيْمٌ﴾

۱۸ ﴿هَلْ أَتٰى عَلَى الْإِنْسَانِ حِيْنٌ مِنَ الدَّهْرِ﴾

سوال نمبر ۳ سورۃ الملک کی تلاوت فرمائیے، اور اس سورت میں جو "حروف سوال" آئے ہیں درج ذیل خانوں میں الگ الگ تحریر کریں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ ۡ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرُ ۨ الَّذِيْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَ الْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا ؕ وَ هُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفُوْرُ ۙ الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ؕ مَا تَرٰى فِيْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ ؕ فَارْجِعِ الْبَصَرَ ۙ هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ ۞ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ إِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّ هُوَ حَسِيْرٌ ۞ وَ لَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ وَ جَعَلْنٰهَا رُجُوْمًا لِّلشَّيٰطِيْنِ وَ أَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيْرِ ۞ وَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ ؕ وَ بِئْسَ الْمَصِيْرُ ۞ إِذَآ أُلْقُوْا فِيْهَا سَمِعُوْا لَهَا شَهِيْقًا وَّ هِيَ تَفُوْرُ ۙ تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ ؕ كُلَّمَآ أُلْقِيَ فِيْهَا فَوْجٌ سَأَلَهُمْ خَزَنَتُهَآ أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَذِيْرٌ ۞ قَالُوْا بَلٰى قَدْ جَآءَنَا نَذِيْرٌ ۙ فَكَذَّبْنَا وَ قُلْنَا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ ۚ إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ كَبِيْرٍ ۞ وَ قَالُوْا لَوْ كُنَّا

نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِيْٓ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ﴿١٠﴾ فَاعْتَرَفُوْا بِذَنْۢبِهِمْ ۚ فَسُحْقًا
لِّاَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ﴿١١﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ
كَبِيْرٌ ﴿١٢﴾ وَ اَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ اَوِ اجْهَرُوْا بِهٖ ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿١٣﴾
اَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ ؕ وَ هُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ﴿١٤﴾ هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ
ذَلُوْلًا فَامْشُوْا فِيْ مَنَاكِبِهَا وَ كُلُوْا مِنْ رِّزْقِهٖ ؕ وَ اِلَيْهِ النُّشُوْرُ ﴿١٥﴾ ءَاَمِنْتُمْ
مَّنْ فِي السَّمَآءِ اَنْ يَّخْسِفَ بِكُمُ الْاَرْضَ فَاِذَا هِيَ تَمُوْرُ ﴿١٦﴾ اَمْ اَمِنْتُمْ مَّنْ فِي
السَّمَآءِ اَنْ يُّرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ؕ فَسَتَعْلَمُوْنَ كَيْفَ نَذِيْرِ ﴿١٧﴾ وَ لَقَدْ
كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿١٨﴾ اَوَ لَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ
صٰٓفّٰتٍ وَّ يَقْبِضْنَ ؔۘ مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا الرَّحْمٰنُ ؕ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍۭ بَصِيْرٌ ﴿١٩﴾
اَمَّنْ هٰذَا الَّذِيْ هُوَ جُنْدٌ لَّكُمْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ ؕ اِنِ الْكٰفِرُوْنَ
اِلَّا فِيْ غُرُوْرٍ ﴿٢٠﴾ اَمَّنْ هٰذَا الَّذِيْ يَرْزُقُكُمْ اِنْ اَمْسَكَ رِزْقَهٗ ۚ بَلْ لَّجُّوْا فِيْ عُتُوٍّ
وَّ نُفُوْرٍ ﴿٢١﴾ اَفَمَنْ يَّمْشِيْ مُكِبًّا عَلٰى وَجْهِهٖٓ اَهْدٰٓى اَمَّنْ يَّمْشِيْ سَوِيًّا عَلٰى
صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٢٢﴾ قُلْ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَكُمْ وَ جَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَ الْاَبْصَارَ
وَ الْاَفْـِٕدَةَ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿٢٣﴾ قُلْ هُوَ الَّذِيْ ذَرَاَكُمْ فِي الْاَرْضِ وَ اِلَيْهِ
تُحْشَرُوْنَ ﴿٢٤﴾ وَ يَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٢٥﴾ قُلْ اِنَّمَا
الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ۪ وَ اِنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿٢٦﴾ فَلَمَّا رَاَوْهُ زُلْفَةً سِيْٓـَٔتْ وُجُوْهُ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ قِيْلَ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تَدَّعُوْنَ ﴿٢٧﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ
اَهْلَكَنِيَ اللّٰهُ وَ مَنْ مَّعِيَ اَوْ رَحِمَنَا ۙ فَمَنْ يُّجِيْرُ الْكٰفِرِيْنَ مِنْ عَذَابٍ
اَلِيْمٍ ﴿٢٨﴾ قُلْ هُوَ الرَّحْمٰنُ اٰمَنَّا بِهٖ وَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا ۚ فَسَتَعْلَمُوْنَ
مَنْ هُوَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٢٩﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَآؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَّاْتِيْكُمْ

قرآنی مثال: ﴿لعلکم تذکرون﴾ (الانعام: ۱۵۲)

ترجمہ: (شاید کہ تم لوگ نصیحت حاصل کرلو)

※ - لٰکِنَّ

یہ حرف کسی بھی کلام میں پیدا ہونے والے وہم کو دور کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے اور اس کا ترجمہ "لیکن" سے کیا جاتا ہے۔

قرآنی مثال: ﴿ولٰکنّکم کنتم لا تعلمون﴾ (الروم: ۵۶)

ترجمہ: (لیکن تم لوگ نہیں جانتے)

قرآنی مثال: ﴿ولٰکنّ اللہ رمٰی﴾ (الانفال: ۱۷)

ترجمہ: (لیکن اللہ تعالیٰ نے پھینکا)

※ - لَیْتَ

یہ حرف کسی بھی چیز کی تمنا اور آرزو کے لیے استعمال ہوتا ہے اور اس کا ترجمہ "کاش" کیا جاتا ہے۔ یہ حرف قرآن مجید میں چودہ ۱۴ مرتبہ آیا ہے۔

قرآنی مثال: ﴿یٰلیتنی کنت ترابا﴾ (النبأ: ۴۰)

ترجمہ: (اے کاش میں مٹی ہوجاتا)

قرآنی مثال: ﴿یٰلیت قومی یعلمون﴾ (یٰس: ۲۶)

ترجمہ: (کاش میری قوم جان لے)

الْمَدِينَةِ يَسْتَبْشِرُونَ ﴿٦٧﴾ قَالَ إِنَّ هَٰؤُلَاءِ ضَيْفِي فَلَا تَفْضَحُونِ ﴿٦٨﴾ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَلَا تُخْزُونِ ﴿٦٩﴾ قَالُوا أَوَلَمْ نَنْهَكَ عَنِ الْعَالَمِينَ ﴿٧٠﴾ قَالَ هَٰؤُلَاءِ بَنَاتِي إِنْ كُنْتُمْ فَاعِلِينَ ﴿٧١﴾ لَعَمْرُكَ إِنَّهُمْ لَفِي سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُونَ ﴿٧٢﴾ فَأَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُشْرِقِينَ ﴿٧٣﴾ فَجَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِنْ سِجِّيلٍ ﴿٧٤﴾ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِلْمُتَوَسِّمِينَ ﴿٧٥﴾ وَإِنَّهَا لَبِسَبِيلٍ مُقِيمٍ ﴿٧٦﴾ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِلْمُؤْمِنِينَ ﴿٧٧﴾ وَإِنْ كَانَ أَصْحَابُ الْأَيْكَةِ لَظَالِمِينَ ﴿٧٨﴾ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ ۘ وَإِنَّهُمَا لَبِإِمَامٍ مُبِينٍ ﴿٧٩﴾ وَلَقَدْ كَذَّبَ أَصْحَابُ الْحِجْرِ الْمُرْسَلِينَ ﴿٨٠﴾ وَآتَيْنَاهُمْ آيَاتِنَا فَكَانُوا عَنْهَا مُعْرِضِينَ ﴿٨١﴾ وَكَانُوا يَنْحِتُونَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتًا آمِنِينَ ﴿٨٢﴾ فَأَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُصْبِحِينَ ﴿٨٣﴾ فَمَا أَغْنَىٰ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿٨٤﴾ وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا إِلَّا بِالْحَقِّ ۗ وَإِنَّ السَّاعَةَ لَآتِيَةٌ ۖ فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيلَ ﴿٨٥﴾ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْخَلَّاقُ الْعَلِيمُ ﴿٨٦﴾ وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ ﴿٨٧﴾ لَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِنْهُمْ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِينَ ﴿٨٨﴾ وَقُلْ إِنِّي أَنَا النَّذِيرُ الْمُبِينُ ﴿٨٩﴾ كَمَا أَنْزَلْنَا عَلَى الْمُقْتَسِمِينَ ﴿٩٠﴾ الَّذِينَ جَعَلُوا الْقُرْآنَ عِضِينَ ﴿٩١﴾ فَوَرَبِّكَ لَنَسْأَلَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٩٢﴾ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٩٣﴾ فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَأَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ ﴿٩٤﴾ إِنَّا كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِئِينَ ﴿٩٥﴾ الَّذِينَ يَجْعَلُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ ۚ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ﴿٩٦﴾ وَلَقَدْ نَعْلَمُ أَنَّكَ يَضِيقُ صَدْرُكَ بِمَا يَقُولُونَ ﴿٩٧﴾ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِنَ السَّاجِدِينَ ﴿٩٨﴾ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتَّىٰ يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ ﴿٩٩﴾

سبق نمبر ۲

متکلم کی ضمیریں

پچھلے سبق میں ہم یہ پڑھ چکے ہیں کہ جو الفاظ کسی اسم (Noune) کی جگہ استعمال ہوں وہ اسم ضمیر (Pronoune) کہلاتے ہیں۔ اسم ضمیر کی تین قسمیں ہیں:

❶ ضمیر متکلم ❷ ضمیر مخاطب ❸ ضمیر غائب

اہم نوٹ: یاد رہے کہ ان میں سے ضمیر کی ہر قسم کبھی فاعل کی جگہ استعمال ہوتی ہے اس کو ضمیر کی "فاعلی حالت" کہتے ہیں اور کبھی مفعول کی جگہ استعمال ہوتی ہے اس کو ضمیر کی "مفعولی حالت" کہتے ہیں۔

آج کے سبق میں ہم ضمیر کی صرف پہلی قسم ضمیر متکلم کے بارے میں پڑھیں گے۔

تفصیل:

فاعلی حالت میں ضمیر متکلم کے استعمال کی دو صورتیں ہیں۔

۱ — اَنَا

واحد متکلم کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

قرآنی مثال: اِنِّیْ اَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ (طٰہٰ: ۱۲)

ترجمہ: (میں تمہارا رب ہوں اپنے جوتے اتار دیجئے)

قرآنی مثال: ﴿إِنَّنِي أَنَا اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنَا﴾ (طٰہٰ: ۱۴)

ترجمہ: (بے شک میں اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں)

۲۔ نَحْنُ

یہ تثنیہ (Double) اور جمع (Plural) دونوں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

قرآنی مثال: ﴿إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ﴾ (الحجر: ۹)

ترجمہ: (بے شک ہم نے ہی قرآن نازل کیا ہے اور یقیناً ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں)

قرآنی مثال: ﴿إِنَّا نَحْنُ نُحْيِي الْمَوْتَىٰ﴾ (یٰسٓ: ۱۲)

ترجمہ: (ہم تو مردوں کو زندہ کریں گے)

مفعولی حالت

مفعولی حالت میں ضمیر متکلم درج ذیل صورتوں میں استعمال ہوتی ہے۔

✽— "ی، نی"

واحد متکلم کی مفعولی حالت ظاہر کرنے کے لیے "ی" آتی ہے۔ اور کبھی اس سے پہلے "ن" زائد آتا ہے۔

قرآنی مثال: ﴿وَإِيَّايَ فَاتَّقُونِ﴾ (البقرۃ: ۴۱)

ترجمہ: (اور مجھ ہی سے ڈرو)

قرآنی مثال: ﴿وَأَنِ اعْبُدُونِي ۚ هَٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ﴾ (یٰسٓ: ۶۱)

ترجمہ: (اور تم میری ہی عبادت کرو، یہی سیدھا راستہ ہے)

❁ — نا :

جمع متکلم کی مفعولی حالت کے اظہار کے لیے "نا" آتا ہے۔

قرآنی مثال: ﴿اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ﴾ (الفاتحہ، ۵)

ترجمہ: (ہمیں سیدھے راستے کی ہدایت دیجئے)

قرآنی مثال: ﴿رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً﴾ (البقرۃ، ۲۰۱)

ترجمہ: (اے پروردگار ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما)

متکلم کی ان دونوں ضمیروں کو جدول میں ملاحظہ فرمایئے

واحد متکلم	جمع متکلم
اَنَا (میں)	نَحْنُ (ہم)
نِ ، یِ ، یْ (مجھے، مجھ، میری)	نَا (ہمیں، ہم، ہمارا)

❷ ﴿يٰقَوْمِ لَيْسَ بِيْ ضَلٰلَةٌ وَّلٰكِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ (الاعراف: ۶۱) اے میری قوم نہیں ہے ...... کوئی گمراہی لیکن میں رب العالمین کا رسول ہوں				
❸ ﴿وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ﴾ (الصافات: ۳۷) اور نہیں ہیں ...... کیے ہوئے				
❹ ﴿وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ (الاعراف: ۱۴۳) اور ...... مومنین میں سے پہلا ایمان والا ہوں				
❺ ﴿وَلَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرٰهِيْمَ﴾ (هود: ۶۹) اور یقیناً ابراہیم کے پاس ہمارے ...... آئے				
❻ ﴿وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ﴾ (الانبیاء: ۵۶) اور ...... تمہارے ساتھ گواہ ہیں				
❼ ﴿وَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا هُوْدًا﴾ (هود: ۵۸) اور جس وقت ...... حکم آیا تو ہم نے ہود کو نجات دی				
❽ ﴿اَفْتُوْنِيْ فِيْ رُءْيَايَ اِنْ كُنْتُمْ لِلرُّءْيَا تَعْبُرُوْنَ﴾ (یوسف: ۴۳) تم ...... بتاؤ ...... خواب کے بارے میں اگر تم خوابوں کی تعبیر جانتے ہو				
❾ ﴿نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَّعِيْشَتَهُمْ﴾ (الزخرف: ۳۲) ...... نے تقسیم کیا ہے ان کی معاش کو				

سوال نمبر ۳

کالم نمبر ۱	کالم نمبر ۲

سوال نمبر ۴

کالم نمبر ۱	کالم نمبر ۲
واحد	جمع
۱ [illegible]	۱
۲ [illegible]	۲

بِقُرْبَانٍ تَأْكُلُهُ النَّارُ ؕ قُلْ قَدْ جَآءَكُمْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِيْ بِالْبَيِّنٰتِ وَبِالَّذِيْ قُلْتُمْ
فَلِمَ قَتَلْتُمُوْهُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۸۳﴾ فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ
جَآءُوْ بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ وَالْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ ﴿۱۸۴﴾ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ؕ وَ
اِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ
فَقَدْ فَازَ ؕ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ﴿۱۸۵﴾ لَتُبْلَوُنَّ فِيْۤ اَمْوَالِكُمْ
وَاَنْفُسِكُمْ ۟ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِيْنَ
اَشْرَكُوْۤا اَذًى كَثِيْرًا ؕ وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿۱۸۶﴾
وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ ؗ
فَنَبَذُوْهُ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ وَاشْتَرَوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ فَبِئْسَ مَا يَشْتَرُوْنَ ﴿۱۸۷﴾ لَا
تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَاۤ اَتَوْا وَّيُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا فَلَا
تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۸۸﴾ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۸۹﴾ اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿۱۹۰﴾ الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيٰمًا
وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ رَبَّنَا مَا
خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۹۱﴾ رَبَّنَاۤ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ
النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ﴿۱۹۲﴾ رَبَّنَاۤ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا
يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ۖ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا
سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ﴿۱۹۳﴾ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا
تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ﴿۱۹۴﴾ فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّيْ لَاۤ
اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى ۚ بَعْضُكُمْ مِّنْ بَعْضٍ ۚ فَالَّذِيْنَ
هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ
عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ
اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ ﴿۱۹۵﴾ لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِي
الْبِلَادِ ﴿۱۹۶﴾ مَتَاعٌ قَلِيْلٌ ۟ ثُمَّ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۱۹۷﴾ لٰكِنِ الَّذِيْنَ
اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ
اللّٰهِ ؕ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّلْاَبْرَارِ ﴿۱۹۸﴾ وَاِنَّ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ

وَمَآ أُنزِلَ إِلَيْكُمْ وَمَآ أُنزِلَ إِلَيْهِمْ خَٰشِعِينَ لِلَّهِ ۙ لَا يَشْتَرُونَ بِـَٔايَٰتِ ٱللَّهِ ثَمَنًا قَلِيلًا ۗ أُو۟لَٰٓئِكَ لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ سَرِيعُ ٱلْحِسَابِ ﴿١٩٩﴾ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ٱصْبِرُوا۟ وَصَابِرُوا۟ وَرَابِطُوا۟ وَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿٢٠٠﴾

تلاوت کے لئے کل الفاظ (250)

سبق نمبر ۷

ضمیرِ مخاطب کا تعارف

یہ آپ پچھلے سبق میں پڑھ چکے ہیں کہ گفتگو میں شریک اس شخص کو جو کلام کرتا ہے، "متکلم" کہتے ہیں (متکلم کی ضمیروں کا تعارف پچھلے سبق میں گزر چکا ہے۔) جس شخص سے گفتگو کی جاتی ہے اسے "مخاطب" کہتے ہیں۔

فاعلی حالت میں استعمال:

فاعلی حالت میں مخاطب کی تین ضمیریں استعمال ہوتی ہیں:

أَنْتَ أَنْتُمَا أَنْتُمْ

تفصیل

❊- أَنْتَ

مخاطب کی یہ ضمیر واحد مذکر کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ اس کا معنی "آپ" یا "تو" کیا جاسکتا ہے۔

قرآنی مثال: ﴿مَا أَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُونٍ﴾ (القلم: ۲)

ترجمہ: (اور آپ اپنے رب کے فضل سے پاگل نہیں ہیں)

✽ — اَنْتُنَّ

یہ ضمیر جمع مؤنث کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ جیسے "اَنْتُنَّ مُسْلِمَاتٌ" (تم سب مسلمان خواتین ہو)۔

مفعولی حالت میں استعمال:

مفعولی حالت میں حاضر مذکر کی ضمیر تین طرح استعمال ہوتی ہے۔

① کَ ② کُمَا ③ کُمْ

✽ — کَ

یہ ضمیر واحد مذکر کی مفعولی حالت میں استعمال ہوتی ہے، اور اس کا ترجمہ کیا جاتا ہے "آپ کو، تجھے، تم کو"۔

قرآنی مثال: يَسْئَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ (سورۃ النازعات: ۴۲)

ترجمہ: (یہ لوگ آپ سے قیامت کے بارے میں پوچھتے ہیں)

قرآنی مثال: وَمَا اَدْرٰكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ (القدر: ۲)

ترجمہ: (اور آپ کو کیا معلوم کہ شب قدر کیا چیز ہے)

✽ — کُمَا

یہ ضمیر تثنیہ مذکر کی مفعولی حالت میں استعمال ہوتی ہے اور اس کا ترجمہ کیا جاتا ہے "آپ دونوں کو، تم دونوں کو"۔

قرآنی مثال: اِنَّنِيْ مَعَكُمَا اَسْمَعُ وَاَرٰى (طٰہٰ: ۴۶)

ترجمہ: (بے شک میں تم دونوں کے ساتھ ہوں۔ سن رہا ہوں اور دیکھ رہا ہوں)

﴿قَالَ فَمَن رَّبُّكُمَا يَا مُوسَىٰ﴾ (طٰہٰ:۴۹)

(وہ کہنے لگا تم دونوں کا پروردگار کون ہے اے موسیٰ)

※ - كُمْ

یہ ضمیر جمع مذکر کی مفعولی حالت کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ اور اس کا ترجمہ کیا جاتا ہے۔

"آپ سب کو" یا "تمہیں"۔

※ - كِ

یہ ضمیر واحد مؤنث کی مفعولی حالت کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ اور اس کا ترجمہ ہے۔ آپ

(مؤنث) کو یا "تیرا" یا "تجھے"۔

قرآنی مثال: ﴿إِنَّمَا أَنَا رَسُولُ رَبِّكِ لِأَهَبَ لَكِ﴾ (مریم:۱۹)

ترجمہ: (میں تو تمہارے (مؤنث کی ضمیر) رب کا قاصد ہوں تاکہ تجھے دوں)

قرآنی مثال: ﴿يَا أُخْتَ هَارُونَ مَا كَانَ أَبُوكِ امْرَأَ سَوْءٍ﴾ (مریم:۲۸)

ترجمہ: (اے ہارون کی بہن! آپ کے والد برے آدمی نہ تھے)

※ - كُمَا

یہ ضمیر تثنیہ مؤنث کی مفعولی حالت میں استعمال ہوتی ہے، اور اس کا ترجمہ کیا جاتا ہے۔

"آپ دونوں (مؤنث) کو" یا "تمہیں"۔

قرآنی مثال: ﴿قَالَ مَا خَطْبُكُمَا قَالَتَا لَا نَسْقِي﴾ (القصص:۲۳)

ترجمہ: (کہا کہ تمہارا کیا حال ہے کہنے لگیں کہ ہم پانی نہیں پا سکتیں)

❁ - كُنَّ

یہ ضمیر جمع مؤنث کی مفعولی حالت میں استعمال ہوتی ہے۔ اور اس کا ترجمہ ہے، آپ سب (خواتین) یا تمہیں۔

قرآنی مثال: ﴿فَذٰلِكُنَّ الَّذِي لُمْتُنَّنِي فِيهِ﴾ (یوسف: ۳۲)

ترجمہ: (یہی ہے وہ جس کے بارے میں تم نے مجھے ملامت کی تھی)

قرآنی مثال: ﴿وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ﴾ (الاحزاب: ۳۳)

ترجمہ: (اور تم (سب خواتین) اپنے گھروں میں ٹھہری رہو)

قرآنی مثال: ﴿إِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيمٌ﴾ (یوسف: ۲۸)

ترجمہ: (بے شک تمہارا مکر بہت بڑا ہے)

مخاطب کی ان ضمیروں کو ایک جدول (Table) میں ملاحظہ فرمائیے

	مذکر مخاطب		مؤنث مخاطب	
	فاعلی حالت	مفعولی حالت	فاعلی حالت	مفعولی حالت
واحد	أَنْتَ آپ، تو	كَ آپ کو، تجھے، تیرا	أَنْتِ آپ، تو	كِ آپ کو، تجھے، تیرا
تثنیہ	أَنْتُمَا آپ دونوں یا تم دونوں	كُمَا تمہیں، آپ دونوں کو	أَنْتُمَا آپ دونوں، تم دونوں	كُمَا آپ دونوں کو، تمہیں، تمہارا
جمع	أَنْتُمْ آپ سب، تم	كُمْ آپ کو، تمہیں	أَنْتُنَّ آپ سب، تم سب	كُنَّ تمہیں، آپ کو، تمہارا

مُّتَشٰبِهٰتٌ ؕ فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَآءَ تَاْوِيْلِهٖ ۚ وَمَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗۤ اِلَّا اللّٰهُ ۘ وَالرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ ۙ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا ۚ وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّاۤ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۷﴾ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ﴿۸﴾ رَبَّنَاۤ اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ﴿۹﴾

ضمیر متکلم		ضمیر غائب	
واحد متکلم	جمع متکلم	ذکر ذات	متروکی حالت

جوابات کے لئے صفحہ نمبر (250) پر

سبق نمبر ۸

ضمیرِ غائب کا تعارف

پچھلے اسباق میں ہم پڑھ چکے ہیں کہ کلام سے تین شخص متعلق ہو سکتے ہیں۔

❶ متکلم ❷ مخاطب ❸ غائب

متکلم اور مخاطب کی ضمیروں کے بارے میں تفصیلات آپ حضرات پچھلے اسباق میں ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ آج کے اس سبق میں ضمیر غائب کو تعارف پیش کیا جانے گا جس کی تفصیل یہ ہے۔

ضمیر غائب فاعلی حالت میں بھی استعمال ہوتی ہے، اور مفعولی حالت میں بھی۔ اور فاعلی حالت میں ضمیر غائب مذکر تین طرح سے استعمال ہوتی ہے۔

❶ هُوَ ❷ هُمَا ❸ هُم

❊ - هُوَ

یہ ضمیر واحد مذکر غائب کے لئے استعمال ہوتی ہے، اور اس کا ترجمہ "وہ" سے کیا جاتا ہے۔

قرآنی مثال: ﴿وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ﴾ (یوسف)

ترجمہ: (اور وہ سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے)

قرآنی مثال: ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ (الاخلاص: ۱)

ترجمہ: (آپ کہہ دیجئے وہ اللہ ایک ہے)

٭ ــ هُمَا

یہ ضمیر تثنیہ مذکر غائب کے لیے استعمال کی جاتی ہے۔ اور اس کا معنی کیا جاتا ہے "وہ دونوں" یا "دو دونوں"۔

قرآنی مثال: ﴿وَهُمَا يَسْتَغِيثٰنِ اللّٰهَ﴾ (احقاف: ۱۷)

ترجمہ: (اور وہ دونوں اللہ سے فریاد کر رہے ہیں)

﴿إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ﴾ (توبہ: ۴۰)

(اور وہ وقت یاد کرو جب وہ دونوں غار میں تھے، جب وہ اپنے ساتھی سے کہہ رہے تھے)۔

٭ ــ هُمْ

یہ ضمیر جمع مذکر غائب کے لیے استعمال ہوتی ہے، اور اس کا ترجمہ ہے "وہ سب (مذکر)" یا "وہ لوگ"۔

قرآنی مثال: ﴿الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ﴾ (المؤمنون: ۲)

ترجمہ: (وہ لوگ جو اپنی نمازوں میں خشوع کرتے ہیں)

قرآنی مثال: ﴿لَا يُسْأَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْأَلُونَ﴾ (الانبیاء: ۲۳)

ترجمہ: (اس سے اس کے فعل کے بارے میں سوال کیا جا سکتا اور وہ لوگ سوال کیے جائیں گے)۔

متصل حالت میں بھی مذکر کی ضمیر غائب تین طرح استعمال ہوتی ہے۔

❶ هٗ ❷ هُمَا ❸ هُمْ

۔ ہٗ

یہ ضمیر واحد مذکر غائب کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ اور اس کا ترجمہ کیا جاتا ہے۔ "اسے" یا "اس" کو کبھی کبھی یہ زیر کے ساتھ بھی آتی ہے۔

قرآنی مثال: ﴿أَنَا رَاوَدْتُهُ عَنْ نَفْسِهِ﴾ (یوسف: ۵۱)

ترجمہ: (میں نے ہی اس کو اس کے نفس کے بارے میں پھسلایا)

قرآنی مثال: ﴿مَا أَغْنَى عَنْهُ مَالُهُ وَمَا كَسَبَ﴾ (اللہب: ۲)

ترجمہ: (نہ کام آیا اس کو اس کا مال اور جو کچھ اس نے کمایا)

۔ ھُمَا

یہ ضمیر تثنیہ مذکر غائب کی مفعولی حالت میں استعمال ہوتی ہے اور اس کا ترجمہ کیا جاتا ہے۔ "ان دونوں نے" یا "ان دونوں کو"۔

قرآنی مثال: ﴿إِنَّهُمَا مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ﴾ (الصفت: ۱۲۲)

ترجمہ: (بے شک یہ دونوں ہمارے مومن بندوں میں سے تھے)

قرآنی مثال: ﴿وَنَجَّيْنَاهُمَا وَقَوْمَهُمَا مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيمِ﴾ (الصفت: ۱۱۵)

ترجمہ: (اور ہم نے ان دونوں اور ان دونوں کی قوم کو بڑی تکلیف سے نجات دی)

۔ ھُمْ

یہ ضمیر جمع مذکر غائب کی مفعولی حالت میں استعمال ہوتی ہے اور اس کا ترجمہ کیا جاتا ہے "ان سب نے" یا "ان کو" یا "انہیں"۔

قرآنی مثال: ﴿الَّذِي أَطْعَمَهُمْ مِنْ جُوعٍ وَآمَنَهُمْ مِنْ خَوْفٍ﴾ (قریش: ۴)

ترجمہ: (وہ ذات جس نے ان کو بھوک میں کھلایا اور انہیں خوف سے نجات دی)

قرآنی مثال: ﴿أَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِي تَضْلِيلٍ﴾ (الفیل ۲)

ترجمہ: (کیا نہیں بنا دیا اس نے ان کی تدبیر کو گمراہی میں)

خلاصہ: واضح رہے کہ غائب کی ان ضمیروں کی فاعلی اور مفعولی حالت میں صرف واحد مذکر کا فرق ہے، باقی تثنیہ اور جمع کی ضمیریں فاعلی اور مفعولی حالت میں ایک ہی طرح استعمال ہوتی ہیں۔

سوال نمبر ۳ کالم نمبر (۱) صحیح جواب کالم نمبر (۲) میں تیر (←——) کے نشان کے ساتھ ملائیے۔

کالم نمبر ۱

1. هُ
2. كُمْ
3. هُوَ
4. كُنَّ
5. هُمْ
6. هِيَ
7. كَ
8. هُنَّ
9. كُمَا

کالم نمبر ۲

1. تثنیہ مذکر غائب
2. واحد مذکر غائب کی مفعولی حالت
3. واحد مذکر مخاطب کی مفعولی حالت
4. واحد مذکر غائب کی فاعلی حالت
5. تثنیہ مذکر مخاطب کی مفعولی حالت
6. جمع مذکر غائب
7. جمع مذکر مخاطب کی مفعولی حالت
8. جمع مؤنث مخاطب
9. واحد مؤنث غائب

سوال نمبر ۴ درج ذیل قرآنی آیات کو پڑھیے اور بتلائیے کہ خط کشیدہ ضمیر کونسی قسم میں شامل ہے اور نیچے دیئے گئے جدول میں صحیح خانہ میں (✓) کا نشان لگائیے۔

1. **قرآنی مثال:** ﴿أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ﴾
2. **قرآنی مثال:** ﴿ثُمَّ رَدَدْنَاهُ أَسْفَلَ سَافِلِينَ﴾
3. **قرآنی مثال:** ﴿فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّينِ﴾
4. **قرآنی مثال:** ﴿إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ﴾
5. **قرآنی مثال:** ﴿تَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ﴾
6. **قرآنی مثال:** ﴿جَزَاؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنَّاتُ عَدْنٍ﴾
7. **قرآنی مثال:** ﴿فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ﴾

نمبر شمار	واحد متکلم		جمع متکلم		واحد مذکر غائب		تثنیہ مذکر غائب		جمع مذکر غائب	
	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۸										
۹										
۱۰										
۱۱										
۱۲										
۱۳										
۱۴										
۱۵										
۱۶										
۱۷										
۱۸										
۱۹										
۲۰										
۲۱										

سوال نمبر ۵ سورۃ النساء کے پہلے رکوع میں سے ضمیروں کا انتخاب کریں اور درج ذیل نقشوں میں لکھیں۔

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا

زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ

وَالْاَرْحَامَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ۝ وَاٰتُوا الْيَتٰمٰٓى اَمْوَالَهُمْ وَلَا

تَتَبَدَّلُوا الْخَبِيْثَ بِالطَّيِّبِ ۠ وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَهُمْ اِلٰٓى اَمْوَالِكُمْ ۭ اِنَّهٗ كَانَ

حُوْبًا كَبِيْرًا ۝ وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتٰمٰى فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ

مِنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۚ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَلَّا تَعُوْلُوْا ۳ وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً ؕ فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَیْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوْهُ هَنِيْٓـًٔا مَّرِيْٓـًٔا ۴ وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَآءَ اَمْوَالَكُمُ الَّتِیْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ قِيٰمًا وَّارْزُقُوْهُمْ فِيْهَا وَاكْسُوْهُمْ وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۵ وَابْتَلُوا الْيَتٰمٰى حَتّٰٓى اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ ۚ فَاِنْ اٰنَسْتُمْ مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوْٓا اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ ۚ وَلَا تَاْكُلُوْهَآ اِسْرَافًا وَّبِدَارًا اَنْ يَّكْبَرُوْا ؕ وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ ۚ وَمَنْ كَانَ فَقِيْرًا فَلْيَاْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ فَاِذَا دَفَعْتُمْ اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ فَاَشْهِدُوْا عَلَيْهِمْ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا ۶ لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ ۪ وَلِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ اَوْ كَثُرَ ؕ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ۷ وَاِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ اُولُوا الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنُ فَارْزُقُوْهُمْ مِّنْهُ وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۸ وَلْيَخْشَ الَّذِيْنَ لَوْ تَرَكُوْا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعٰفًا خَافُوْا عَلَيْهِمْ ۪ فَلْيَتَّقُوا اللّٰهَ وَلْيَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ۹ اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا ؕ وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا ۱۰

علامات کے لئے دیکھئے صفحہ نمبر (257) پر

ضمیر مؤنث غائب کا تعارف

ضمیر غائب میں مذکر کی ضمیریں اور ان کی فاعلی اور مفعولی حالت میں استعمال آپ حضرات پڑھ چکے ہیں۔ آج کا درس مؤنث کی ضمیر غائب پر مشتمل ہے۔

تفصیل

فاعلی حالت میں مؤنث غائب کے لیے درج ذیل تین ضمیریں استعمال ہوتی ہیں

① هِيَ　② هُمَا　③ هُنَّ

☆ ـ هِيَ

یہ ضمیر واحد مؤنث غائب کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ اور اس کا ترجمہ "وہ" (واحد مؤنث) کیا جاتا ہے۔

قرآنی مثال: ﴿هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ﴾ (القدر: ۵)

ترجمہ: (وہ رات فجر کے طلوع ہونے تک رہتی ہے)

قرآنی مثال: ﴿قَالَ هِيَ عَصَايَ﴾ (طٰہٰ: ۱۸)

ترجمہ: (کہنے لگے وہ میری لاٹھی ہے)

❁ – هُمَا

یہ ضمیر مثنیہ مونث غائب کی فاعلی حالت میں استعمال ہوتی ہے اور اس کا ترجمہ "وہ (دونوں)" سے کیا جاتا ہے۔

قرآن مجید میں اس کی مثال نہیں ملتی۔

❁ – هُنَّ

یہ ضمیر جمع مونث غائب کی فاعلی حالت میں استعمال ہوتی ہے، اور اس کا ترجمہ وہ (سب عورتیں) کیا جاتا ہے۔

﴿هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَأَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ﴾ (البقرۃ:۱۸۷)

(وہ عورتیں تمہارے لباس ہیں، اور تم ان کے لباس ہو)

مفعولی حالت میں بھی مونث کی ضمیر غائب تین طرح استعمال ہوتی ہے:

❶ هَا ❷ هُمَا ❸ هُنَّ

❁ – هَا

یہ ضمیر غائب واحد مونث کی مفعولی حالت کے لیے استعمال ہوتی ہے، اور اس کا ترجمہ "اس کو، اسے" وغیرہ کیا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں اس کا استعمال بڑی کثرت کے ساتھ ہوا ہے۔

قرآنی مثال: ﴿وَالْأَرْضَ فَرَشْنٰهَا فَنِعْمَ الْمٰهِدُوْنَ﴾ (الذٰریٰت:۴۸)

ترجمہ: (اور زمین اس کو ہم نے فرش بنایا، سو ہم بہترین بچھانے والے ہیں)

قرآنی مثال: ﴿فِیْ جِیْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ﴾ (اللھب:۵)

ترجمہ: (اس (عورت) کی گردن میں رسی ہے مونجھ کی)

٭ - هُمَا

یہ ضمیر غائب تثنیہ مؤنث کی مفعولی حالت کو بیان کرنے کے لیے آتی ہے، اور اس کا ترجمہ "ان دونوں کو یا انہیں" کیا جاتا ہے۔

قرآنی مثال: ﴿قَالَتْ إِحْدَاهُمَا يَا أَبَتِ اسْتَأْجِرْهُ﴾ (القصص: ۲۶)

ترجمہ: (ان میں ایک کہنے لگی اے میرے ابا اس کو اجرت پر رکھ لیجیے)

٭ - هُنَّ

یہ ضمیر غائب جمع مؤنث کی مفعولی حالت کے لیے استعمال ہوتی ہے، اور اس کا ترجمہ "ان سب کو یا انہیں" کیا جاتا ہے۔

قرآنی مثال: ﴿وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ﴾ (النساء: ۱۹)

ترجمہ: (اور ان (بیویوں) سے اچھا سلوک کرو)

قرآنی مثال: ﴿فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ﴾ (الممتحنۃ: ۱۲)

ترجمہ: (سو آپ ان کو بیعت کر لیجیے، ان خواتین کے لیے استغفار کیجیے)

مذکر میں هُوَ فاعلی حالت میں اور "ہٗ" مفعولی حالت میں اور مؤنث میں "هِيَ" فاعلی حالت میں اور "هَا" مفعولی حالت میں استعمال ہوتا ہے۔ جبکہ مذکر میں "هُمَا" اور "هُمْ" فاعلی حالت اور مفعولی حالت دونوں میں استعمال ہوتا ہے، اور "هُمَا" اور "هُنَّ" بھی فاعلی اور مفعولی دونوں حالتوں میں استعمال ہوتا ہے۔

غائب کی ضمیروں کی اصل استعمال کی حالت تو وہی ہے جو ذکر کی گئی ہے، لیکن کبھی کبھی اپنے سے پہلے لفظ کے تقاضا کی بناء پر بعض ضمیروں میں بجائے زبر کے زیر آجاتی ہے۔ اس سے معنی میں کوئی فرق نہیں پڑتا جیسے "ہٗ" کی جگہ "ہٖ" اور "هُمَا" کی جگہ "هِمَا" اور "هُمْ" کی جگہ "هِمْ" اور مؤنث

عملی مشق

سوال نمبر

کالم نمبر ۱ میں ضمیروں کی فاعلی حالت اور کالم نمبر ۲ میں مفعولی حالت صحیح جواب کو ملائیں۔

کالم نمبر ۱	کالم نمبر ۲
١ أَنْتَ	١ كُمْ
٢ هُمْ	٢ ىْ ، نِيْ
٣ هُوَ	٣ هُنَّ
٤ هُمَا	٤ كُنَّ
٥ نَحْنُ	٥ هِيَ
٦ أَنْتُمَا	٦ نَا
٧ هِيَ	٧ كَ
٨ أَنْتُمْ	٨ هُ
٩ هُمَا	٩ كُمَا
١٠ أَنَا	١٠ هُمَا
١١ هُنَّ	١١ كُنَّ
١٢ أَنْتِ	١٢ هُمْ
١٣ نَحْنُ	١٣ كِ
١٤ أَنْتُنَّ	١٤ هَا

⑤ **قرآنی مثال:** ﴿وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ إِلَىٰ رَبِّهَا نَاظِرَةٌ﴾

☐ واحد مذکر غائب ☐ واحد مذکر مخاطب ☐ واحد مؤنث غائب

⑥ **قرآنی مثال:** ﴿إِلَىٰ رَبِّكَ يَوْمَئِذٍ الْمَسَاقُ﴾

☐ واحد متکلم ☐ واحد مذکر غائب ☐ واحد مؤنث مخاطب

⑦ **قرآنی مثال:** ﴿[illegible]﴾

☐ جمع متکلم ☐ جمع مذکر غائب ☐ واحد مؤنث غائب

⑧ **قرآنی مثال:** ﴿[illegible]﴾

☐ جمع مذکر غائب ☐ جمع مذکر حاضر ☐ جمع متکلم

⑨ **قرآنی مثال:** ﴿وَإِذَا رَأَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَنْثُورًا﴾

☐ واحد مؤنث غائب ☐ جمع مؤنث غائب ☐ جمع مذکر غائب

⑩ **قرآنی مثال:** ﴿إِنَّ هَٰذِهِ تَذْكِرَةٌ﴾

☐ واحد مؤنث غائب ☐ اسم اشارہ واحد مؤنث ☐ اسم موصول

⑪ **قرآنی مثال:** ﴿[illegible]﴾

☐ جمع مؤنث غائب ☐ جمع مؤنث مخاطب ☐ جمع متکلم

⑫ **قرآنی مثال:** ﴿نَحْنُ خَلَقْنَاهُمْ وَشَدَدْنَا أَسْرَهُمْ﴾

☐ جمع مذکر غائب ☐ واحد مؤنث غائب ☐ تثنیہ مذکر مخاطب

⑬ **قرآنی مثال:** ﴿رَبِّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا﴾

☐ واحد مذکر مخاطب ☐ تثنیہ مذکر مخاطب ☐ تثنیہ مذکر غائب

⑭ **قرآنی مثال:** ﴿وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا كِذَّابًا﴾

☐ جمع متکلم ☐ جمع مؤنث غائب ☐ جمع مذکر غائب

⑮ **قرآنی مثال:** ﴿[illegible]﴾

☐ جمع مؤنث غائب ☐ واحد مؤنث غائب ☐ واحد مؤنث غائب

⑯ **قرآنی مثال:** ﴿فَإِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَاحِدَةٌ﴾

☐ واحد مؤنث غائب ☐ واحد مذکر غائب ☐ واحد مذکر مخاطب

الْمُطْمَئِنَّةُ ۝ ارْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ۝ فَادْخُلِي فِي عِبَادِي ۝ وَ

ادْخُلِي جَنَّتِي ۝

جوابات کے لئے دیکھئے صفحہ نمبر (253) پر

کوئی دوسرا کلمہ ضروری نہیں ہے، اور نہ ہی اس کے معنی میں تینوں زمانوں میں سے کوئی زمانہ پایا جاتا ہے۔

فعل (Verb) کی تعریف

فعل وہ ہے جس کا مطلب سمجھنے کے لیے کسی دوسرے کلمہ کو ملانا ضروری نہ ہو، البتہ اس میں تینوں زمانوں میں سے کوئی ایک زمانہ پایا جاتا ہو۔

مثال: سورۃ فاتحہ کی آیت ﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ﴾ میں "نَعْبُدُ" اور "نَسْتَعِينُ" دونوں فعل ہیں۔ اس لیے کہ ان کا معنی سمجھنے کے لیے دوسرا کلمہ ملانا ضروری نہیں البتہ دونوں کلمات میں زمانہ حال پایا جاتا ہے۔

حرف (Letter) کی تعریف

حرف وہ کلمہ ہے جس کا معنی سمجھنے کے لیے دوسرے کلمہ کا ملانا ضروری ہوتا ہے اور اس میں تینوں زمانوں میں سے کوئی زمانہ نہیں پایا جاتا۔

مثال: جیسے سورۃ فاتحہ کی پہلی آیت ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ میں "لِلّٰہِ" کے شروع میں آنے والا "لِ" حرف ہے جس کا معنی ہے "کے لیے" چونکہ اس کے معنی کو سمجھنے کے لیے دوسرے کلمہ کو ملانا ضروری ہے۔ دوسرے کلمہ کو ملائے بغیر "صرف لِ کے لیے" کا کوئی مطلب سمجھ نہیں آتا ہے۔ نیز اس میں کوئی زمانہ بھی نہیں پایا جاتا اس لیے یہ "حرف" کی تعریف میں شامل ہے۔

آج کے سبق میں ان حروف کا تعارف پیش کیا جائے گا جو بڑی کثرت سے اسماء کے ساتھ مل کر استعمال ہوتے ہیں۔

ان حروف اور ان کے معانی کو آسانی سے سمجھنے کے لیے نیچے دیے گئے جدول کو ملاحظہ کیجیے:

قرآنی حروف	معنی	قرآنی مثال اور ترجمہ
وَ	اور، حالانکہ، قسم ہے	❶ ﴿مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ﴾ (الناس:٦) ترجمہ: (جنات میں سے اور انسانوں میں سے) ❷ ﴿لِمَ حَشَرْتَنِي أَعْمَى وَقَدْ كُنتُ بَصِيرًا﴾ (طٰہٰ:١٢٥) ترجمہ: (مجھے اندھا کرکے کیوں اٹھایا حالانکہ میں تو بینا تھا) ❸ ﴿وَالْعَصْرِ﴾ (العصر:١) ترجمہ: (قسم ہے زمانے کی)
بِ	ساتھ، پر، سے	❶ ﴿بِسْمِ اللَّهِ﴾ (ھود:٤١) ترجمہ: (اللہ کے نام کے ساتھ) ❷ ﴿تَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِم﴾ (القدر:٤) ترجمہ: (فرشتے اور روح الامین اس رات میں اپنے رب کی اجازت سے اترتے ہیں) ❸ ﴿آمَنَّا بِرَبِّ هَارُونَ وَمُوسَى﴾ (طٰہٰ:٧٠) ترجمہ: (ایمان لائے ہم رب ہارون و موسیٰ پر)
کَ	جیسا کہ (حرف تشبیہ)	❶ ﴿كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ أَسْفَارًا﴾ (الجمعة:٥) ترجمہ: (ان کی مثال اس گدھے کی سی ہے جو بہت سی کتابیں لادے ہو)

قرآنی حروف	معنی	قرآنی مثال اور ترجمہ
اِلٰی	طرف	❶ ﴿تُوْبُوْٓا اِلَی اللّٰهِ﴾ (التحریم:٨) ترجمہ: (اللہ کی طرف رجوع کرو)
	تک	❷ ﴿وَاِلٰی مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا﴾ (ھود:٨٤) ترجمہ: (مدین کی طرف ان کے بھائی شعیب کو بھیجا)
		❸ ﴿وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ﴾ (المائدۃ:٦) ترجمہ: (اور ہاتھوں کو دھوؤ کہنیوں تک)
مِنْ	سے	❶ ﴿جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ﴾ (النبأ:٣٦) ترجمہ: (بدلہ ہے آپ کے رب کی طرف سے)
	بعض	❷ ﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ﴾ (لقمٰن:٦) ترجمہ: (اور لوگوں میں سے بعض ایسے ہیں جو لہو ولعب خریدتے ہیں)
فِیْ	اندر	❶ ﴿اَفَلَا يَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِی الْقُبُوْرِ﴾ (العٰدیٰت:٩) ترجمہ: (سو کیا وہ نہیں جانتا جب اٹھایا جائے گا جو کچھ قبروں کے اندر ہے)
	میں	❷ ﴿فِیْ جِيْدِهَا حَبْلٌ﴾ (اللھب:٥) ترجمہ: (اس کی گردن میں رسی ہے)
عَلٰی	پر	❶ ﴿وَاللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ﴾ (المائدۃ:١٢٠) ترجمہ: (بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قدرت رکھنے والے ہیں)
	اوپر	❷ ﴿وَرَفَعَ اَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ﴾ (یوسف:١٠٠) ترجمہ: (اور اس نے بٹھایا اپنے والدین کو تخت کے اوپر)

قرآنی حروف	معنی	قرآنی مثال اور ترجمہ
حَتّٰی	یہاں تک، جب تک	● ﴿حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ﴾ (القدر: ۵) ترجمہ: (یہ رات فجر کے طلوع ہونے تک ہے)
لِ، لَ	کے لیے	● ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ﴾ (فاتحہ: ۱) ترجمہ: (تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں) ● ﴿لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ﴾ (الحدید: ۵) ترجمہ: (اسی کے لیے ہے آسمان وزمین کی بادشاہت)
عَنْ	سے	● ﴿وَمَا كُنَّا عَنِ الْخَلْقِ غٰفِلِيْنَ﴾ (المؤمنون: ۱۷) ترجمہ: (اور ہم مخلوق سے غافل نہیں)
مَعَ	ساتھ	● ﴿لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا﴾ (التوبة: ۴۰) ترجمہ: (غم مت کیجئے، بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہیں) ● ﴿وَهُوَ مَعَكُمْ﴾ (الحدید: ۴) ترجمہ: (وہ ذات تمہارے ساتھ ہے)
قَدْ	یقیناً، تحقیق	● ﴿قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى﴾ (الاعلیٰ: ۱۴) ترجمہ: (تحقیق کامیاب ہوگیا جس نے پاکی اختیار کی) ● ﴿قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ﴾ (المؤمنون: ۱) ترجمہ: (یقیناً ایمان والے کامیاب ہوگئے)

سوال نمبر ۳ کالم نمبر ۱ کا صحیح جواب کالم نمبر ۲ میں سے صحیح جواب کو تیر (———) کے نشانات سے ملائیں۔

کالم نمبر ۱	کالم نمبر ۲
① عَلٰى	① شاید
② بِ	② گویا کہ
③ مَعَ	③ اوپر
④ اِنَّ	④ میں
⑤ تِلْكَ	⑤ سے
⑥ اُولٰئِكَ	⑥ یقیناً
⑦ اَلَّذِيْنَ	⑦ قسم ہے
⑧ ذٰ ، ذَانِ	⑧ بے شک
⑨ كَأَنَّ	⑨ ساتھ
⑩ نَحْنُ	⑩ کو
⑪ مِنْ	⑪ وہ عورت
⑫ فِيْ	⑫ جیسے
⑬ مَنْ	⑬ ہم
⑭ وَ	⑭ کون
⑮ قَدْ	⑮ وہ لوگ جو

سوال نمبر ۲ سورۃ البروج کی تلاوت فرمائیے اور درج ذیل خانوں کو کتاب سے پُر کریں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

والسماء ذات البروج ۝ والیوم الموعود ۝ وشاھد ومشھود ۝ قتل اصحب الاخدود ۝ النار ذات الوقود ۝ اذ ھم علیھا قعود ۝ وھم علی ما یفعلون بالمؤمنین شھود ۝ وما نقموا منھم الا ان یؤمنوا باللہ العزیز الحمید ۝ الذی لہ ملک السموت والارض واللہ علی کل شیء شھید ۝ ان الذین فتنوا المؤمنین والمؤمنت ثم لم یتوبوا فلھم عذاب جھنم ولھم عذاب الحریق ۝ ان الذین امنوا وعملوا الصلحت لھم جنت تجری من تحتھا الانھر ذلک الفوز الکبیر ۝ ان بطش ربک لشدید ۝ انہ ھو یبدئ ویعید ۝ وھو الغفور الودود ۝ ذو العرش المجید ۝ فعال لما یرید ۝ ھل اتک حدیث الجنود ۝ فرعون وثمود ۝ بل الذین کفروا فی تکذیب ۝ واللہ من ورآئھم محیط ۝ بل ھو قرآن مجید ۝ فی لوح محفوظ ۝

اسمائے موصول	اسمائے اشارات	حروف	ضمیریں

[18] جوابات کے لئے صفحہ 253

سبق نمبر ۱۱

حروف کا ضمیر کے ساتھ استعمال

آپ حضرات پچھلے اسباق میں دو اہم مضامین الگ الگ پڑھ چکے ہیں۔

● ضمیریں (Pronouns)　　● حروف (Letters)

آج کے اس سبق میں ان دونوں (ضمیروں اور حروف) کے ملاپ سے پیدا ہونے والے نئے قرآنی الفاظ کی تفصیلات پڑھی جائیں گی۔

تفصیل

وہ حروف جو کثرت سے ضمیروں کے ساتھ مل کر آتے ہیں وہ درج ذیل ہیں:

① إِنَّ (یقیناً)　② عَلٰی (پر، اوپر)　③ إِلٰی (کی طرف)

④ فِی (میں)　⑤ عَنْ (سے)　⑥ مِنْ (سے)

⑦ لِ (کے لئے)　⑧ مَعَ (ساتھ)

اب ہم ان حروف کی الگ الگ تفصیل پیش کرتے ہیں:

✽ - إِنَّ

اس حرف کا معنیٰ "یقیناً، بے شک" کیا جاتا ہے جب یہ ضمیر کے ساتھ ملتا ہے تو معنیٰ میں اسی ضمیر کے حساب سے مزید اضافہ ہوتا ہے۔

اس تفصیل کو جدول میں ملاحظہ کیجئے

	متکلم	مخاطب		غائب	
		مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث
واحد	إِنِّي ، إِنِّي بے شک	إِنَّكَ یقیناً آپ	إِنَّكِ یقیناً آپ	إِنَّهُ یقیناً وہ	إِنَّهَا یقیناً وہ
تثنیہ	إِنَّا ، إِنَّنَا یقیناً ہم	إِنَّكُمَا یقیناً آپ	إِنَّكُمَا یقیناً آپ	إِنَّهُمَا یقیناً وہ	إِنَّهُمَا یقیناً وہ
جمع	إِنَّا ، إِنَّنَا یقیناً ہم	إِنَّكُمْ یقیناً تم	إِنَّكُنَّ یقیناً تم	إِنَّهُمْ یقیناً وہ	إِنَّهُنَّ یقیناً وہ

قرآنی مثالیں

آسانی کے لیے مکمل جدول ذکر کر دیا گیا ہے قرآن کریم میں موجود جو مثالیں ضمیروں کی "إِنَّ" کے ساتھ مل کر استعمال ہو سکتیں ہیں ان کو بالترتیب ذکر کیا جاتا ہے۔

واحد متکلم کی مثال

● ﴿إِنِّي وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّي﴾ (مریم:٤)

ترجمہ: (بے شک کمزور ہو گئی ہیں میری ہڈیاں)

جمع متکلم کی مثال

● ﴿رَبَّنَا إِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا﴾ (آل عمران:١٩٣)

ترجمہ: (اے ہمارے رب بے شک ہم نے ایک پکارنے والے کو سنا)

❷ ﴿إِنَّا أَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ﴾ (الکوثر: ۱)

ترجمہ: (بے شک ہم نے آپ کو خیر کثیر عطا کی)

إنَّ اور ضمیر مخاطب

"إنَّ" جب ضمیر مخاطب کے ساتھ ملتا ہے تو درج ذیل صورتیں وجود میں آتی ہیں:

	مذکر			مؤنث		
	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع
إنَّ بے شک یقیناً	إنَّكَ بے شک آپ	إنَّكُمَا بے شک آپ دونوں (مرد)	إنَّكُمْ بے شک آپ سب (مرد)	إنَّكِ بے شک آپ (مؤنث)	إنَّكُمَا بے شک آپ دونوں	إنَّكُنَّ بے شک آپ سب (خواتین)

قرآنی مثال: ﴿إِنَّكَ مَيِّتٌ﴾ (زمر: ۳)

ترجمہ: (بے شک آپ کو موت آنے والی ہے)

قرآنی مثال: ﴿إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تُبْعَثُوْنَ﴾ (المومنون: ۱۶)

ترجمہ: (بے شک تم قیامت کے دن اٹھائے جاؤ گے)

إنَّ اور ضمیر غائب

"إنَّ" جب ضمیر غائب کے ساتھ مل کر آتا ہے تو درج ذیل صورتیں وجود میں آتی ہیں:

"إنَّ" جب ضمیر مخاطب کے ساتھ ملتا ہے تو درج ذیل صورتیں وجود میں آتی ہیں:

	مذکر			مؤنث		
	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع
إنَّ بے شک	إنَّهُ بے شک وہ	إنَّهُمَا بے شک وہ دونوں	إنَّهُمْ بے شک وہ سب	إنَّهَا بے شک وہ	إنَّهُمَا بے شک وہ دونوں	إنَّهُنَّ بے شک وہ سب

قرآنی مثال: ﴿إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ﴾ (اسراء: ۱)

ترجمہ: (بے شک وہ سننے والا دیکھنے والا ہے)

قرآنی مثال: ﴿إِنَّهُمَا مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ﴾ (صفت: ۱۲۲)

ترجمہ: (بے شک وہ دونوں ہمارے مومن بندوں میں سے تھے)

قرآنی مثال: ﴿وَإِنَّهُمْ مَيِّتُونَ﴾ (الزمر: ۳۰)

ترجمہ: (اور بے شک وہ مرنے والے ہیں)

قرآنی مثال: ﴿كَلَّا إِنَّهَا تَذْكِرَةٌ﴾ (عبس: ۱۱)

ترجمہ: (ہرگز نہیں بے شک وہ نصیحت ہے)

※ — عَلٰی

علیٰ جب ضمیر متکلم کے ساتھ آتا ہے تو درج ذیل صورتیں وجود میں آتی ہیں:

	واحد متکلم	جمع متکلم
عَلٰی	عَلَيَّ	عَلَيْنَا
پر	مجھ پر	ہم پر

قرآنی مثال: ﴿وَالسَّلَامُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُ﴾ (مریم: ۳۳)

ترجمہ: (اور مجھ پر سلامتی ہو جس دن میں پیدا ہوا)

قرآنی مثال: ﴿ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ﴾ (غاشیۃ: ۲۶)

ترجمہ: (پھر بے شک ہمارے اوپر ہے (یعنی ذمہ) ان کا حساب لینا)

اہم نوٹ: یہ بات ذہن میں رہے کہ جمع متکلم کی مثال "إِنَّا" اپنی اصل میں "إِنَّ" اور "نَا"

سے مل کر بنا ہے۔ دراصل قاعدہ یہ ہے کہ جب دو حرف ایک جیسے جمع ہوجائیں تو ان میں "ادغام" ہوجاتا ہے، اور اسی کے نتیجے میں "إنّا" وجود میں آیا ہے۔

اسی طرح "عَلَيَّ" بھی دراصل "عَلٰی" اور "يَ" کا ادغام اور ملاپ ہے۔

ضمیروں کے ساتھ ملنے والے باقی حروف "عَنْ، فِيْ، لِ، إِلٰی، مَعَ" وغیرہ کو شرکائے درس کی عملی مشق کے لیے ترک کر دیا گیا ہے۔

عملی مشق

سوال نمبر ۱

درج ذیل جملوں میں غور کر کے صحیح اور غلط جملوں کی متعلقہ خانوں میں نشاندہی کیجئے۔

	صحیح	غلط
۱ بَیْنَ، فِیْ، عَلٰی، ضمیر متصلہ کا ضمیروں کے ساتھ استعمال بڑی کثرت سے ہوتا ہے۔		
۲ "بَیْنَ" کا معنی بھی اتنا ہی ہے جتنا "بَعْدَ" کا معنی ہے۔		
۳ "عَلَیْکُمْ" کا ترجمہ "تمہاری طرف" کیا جا سکتا ہے۔		
۴ "اِلَیْنَا" کا ترجمہ "ہماری طرف" نہیں کیا جا سکتا ہے۔		
۵ "بَیْنِیْ" اصل میں "بَیْنَ" اور "یْ" ضمیر متکلم سے مل کر بنا ہے۔		
۶ متکلم کی ضمیر پر "عَنْ" آنے سے "عَنِّیْ" اور "عَنَّا" وجود میں آتا ہے۔		
۷ "عَنْہُ" کا ترجمہ "اس سے" اور "عَنْہُمْ" کا ترجمہ "ان سے" ہے۔		
۸ "لَا رَیْبَ فِیْہِ" میں ضمیر غائب پر "فِیْ" داخل ہوا ہے۔		
۹ اگر جمع متکلم پر "اِلٰی" آئے تو لفظ "اِلَیْنَا" وجود میں آتا ہے۔		
۱۰ "لَہُمْ" کا معنی "ان پر" اور "عَلَیْہِمْ" کا معنی "ان کے لیے" ہے۔		
۱۱ "اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا" میں "مَعَنَا" کا معنی "ہمارے ساتھ" ہے۔		

سوال نمبر ۲

کالم نمبر ۱ میں واحد لکھے گئے ہیں، آپ کالم نمبر ۲ میں تثنیہ اور کالم نمبر ۳ میں جمع تحریر فرمائیں۔

کالم نمبر ۱ - واحد	کالم نمبر ۲ - تثنیہ	کالم نمبر ۳ - جمع
۱ فِیْ	۱ ______	۱ ______
۲ بِکَ	۲ ______	۲ ______
۳ عَلَیَّ	۳ ______	۳ ______

مِنْ ثُلُثَيِ الَّيْلِ وَ نِصْفَهٗ وَ ثُلُثَهٗ وَ طَآئِفَةٌ مِّنَ الَّذِيْنَ مَعَكَ ؕ وَ اللّٰهُ يُقَدِّرُ الَّيْلَ وَ النَّهَارَ ؕ عَلِمَ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ؕ عَلِمَ اَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَّرْضٰى ۙ وَ اٰخَرُوْنَ يَضْرِبُوْنَ فِي الْاَرْضِ يَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ ۙ وَ اٰخَرُوْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۖۗ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ ۙ وَ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ اَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا ؕ وَ مَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرًا وَّ اَعْظَمَ اَجْرًا ؕ وَ اسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۠

ہدایات کے لئے دیکھئے صفحہ نمبر (253) پر

سبق نمبر ۱۲

حُرُوفِ نفی کا تعارف

(Negetive Letters)

جو حروف کسی بات کی نفی یا کسی بات کا انکار کرنے کے لیے آتے ہیں، وہ حروفِ نفی (Negative Letters) کہلاتے ہیں۔

حروفِ نفی درج ذیل ہیں:

① لَا ② مَا ③ لَمْ ④ لَنْ

⑤ غَيْر ⑥ لَيْسَ ⑦ لَيْسَتْ ⑧ إِنْ

تفصیل

اب ان حروف کی تفصیل ذکر کی جاتی ہے:

❋ - لَا

یہ حرف اکثر فعل مضارع (حال و مستقبل) پر آکر اس میں نفی کا معنی پیدا کرتا ہے۔

﴿لَا يُؤْمِنُوْنَ﴾ (البقرہ: ۱)

(وہ ایمان نہیں لائیں گے)

نوٹ: کبھی کبھی یہ "لَا" اسم کے شروع میں آتا ہے اور ایسے اسم پر "زبر" ہوتی ہے تو جملہ میں بڑی زبردست قسم کی نفی پیدا کر دیتا ہے۔ اور ایسی حالت میں اس کا ترجمہ "کوئی" سے کیا

ہوتا ہے۔

قرآنی مثال: ﴿هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ﴾ (الحشر: ٢٢)

ترجمہ: (وہ اللہ ہے کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر وہی)

قرآنی مثال: ﴿ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ﴾ (البقرة: ٢)

ترجمہ: (یہ کتاب ہے اس میں کوئی شک نہیں ہے)

ایسے "لا" کو "لا نفی جنس" کہتے ہیں۔

✽ ۔ مَا

یہ لفظ بھی نفی کا معنی پیدا کرنے کے لیے آتا ہے۔ یہ حرف اکثر فعل ماضی (Past) کی نفی کے لیے آتا ہے، اور کبھی کبھی فعل مضارع (حال، مستقبل) کی نفی کے لیے بھی آتا ہے۔ اس کا معنی "نہیں" سے کیا جاتا ہے۔

قرآنی مثال: ﴿مَآ أَغْنٰى عَنْهُ مَالُهُ وَمَا كَسَبَ﴾ (اللہب: ٢)

ترجمہ: (نہیں کام آیا اس کو اس کا مال اور اس کی کمائی)

قرآنی مثال: ﴿مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى﴾ (النجم: ١١)

ترجمہ: (نہیں جھوٹ سمجھا دل نے جو کچھ اس نے دیکھا)

قرآنی مثال: ﴿مَا يَشْعُرُوْنَ﴾ (البقرة: ٩)

ترجمہ: (وہ شعور نہیں رکھتے)

قرآنی مثال: ﴿مَا يَنْظُرُوْنَ إِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً﴾ (یٰس: ٤٩)

ترجمہ: (وہ نہیں انتظار کرتے مگر ایک زوردار چیخ کا)

نوٹ: نفی والا "ما" ایسے جملوں میں بھی آتا ہے جو کسی اسم سے شروع ہوتے ہیں (خواہ وہ اسم

ترجمہ: (ہرگز راضی نہ ہوں گے آپ سے یہودی اور عیسائی)

❁—غَيْر

یہ حرف بھی نفی کے معنی میں آتا ہے اور اس کا معنی بھی "نہیں" یا "نہ" سے کیا جاتا ہے۔ عام صورت یہ کسی مثبت کلام کے بعد نفی کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

قرآنی مثال: ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ﴾ (الفاتحہ: ۷)

ترجمہ: (نہ راستہ ان لوگوں کا جن پر آپ کا غضب نازل ہوا)

❁—لَيْسَ اور لَيْسَتْ

یہ دونوں لفظ ایسے جملوں میں نفی کے لیے استعمال ہوتے ہیں جو اسم سے شروع ہوتے ہیں۔ فرق یہ ہے کہ "لیس" مذکر کی نفی کے لیے آتا ہے اور "لیست" مؤنث کی نفی کے لیے آتا ہے۔

قرآنی مثال: ﴿أَلَيْسَ اللَّهُ بِكَافٍ عَبْدَهُ﴾ (الزمر: ۳۶)

ترجمہ: (کیا نہیں اللہ اپنے بندے کے لیے کافی)

قرآنی مثال: ﴿لَيْسَتِ الْيَهُودُ عَلَى شَيْءٍ﴾ (البقرۃ: ۱۱۳)

ترجمہ: (نہیں یہودی کسی حقیقت پر)

اس مثال میں یہاں لفظ یہود بحیثیت جماعت کے مؤنث ہے۔

❁—إِنْ

یہ حرف بھی فعل پر داخل نہیں ہوتا بلکہ ایسے جملوں کی نفی کے لیے آتا ہے جو اسم سے شروع ہوتے ہیں۔ یہ حرف اس صورت میں نفی کے معنی دیتا ہے جب اسی جملہ میں اس حرف کے بعد "إلّا"

یعنی "اِنْ" کے بعد "اِلّا" کا حرف آرہا ہو۔

قرآنی مثال: ﴿إِنْ أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ مُبِينٌ﴾ (الشعراء: ۱۱۵)

ترجمہ: (نہیں ہوں میں مگر واضح ڈرانے والا)

قرآنی مثال: ﴿وَإِنْ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهِ﴾ (بنی اسرائیل: ۴۴)

ترجمہ: (اور نہیں ہے کوئی چیز مگر اس کی حمد کے ساتھ پاکی بیان کرتی ہے)

سوال نمبر ۳ کالم نمبر ۱ کا صحیح جواب کالم نمبر ۲ میں سے تیر (←———) کے نشان سے ملائیں۔

کالم نمبر ۱	کالم نمبر ۲
❶ لَيْتَ	① ہرگز نہیں
❷ إِنَّهُ	② کیا
❸ لَنْ	③ کیوں
❹ بَلْ	④ کاش
❺ كَأَنَّهُمْ	⑤ وہ (جمع)
❻ لَا	⑥ بے شک میں
❼ مَا	⑦ ہماری طرف
❽ أَ	⑧ کیا نہیں
❾ لِمَ	⑨ یقیناً وہ
❿ لَعَلَّ	⑩ کاش میں
⓫ إِلَيْنَا	⑪ گویا کہ وہ
⓬ لَنَا	⑫ نہیں
⓭ إِنِّيْ	⑬ شاید وہ
⓮ لَيْتَنِيْ	⑭ ہمارے لیے
⓯ أَلَمْ	⑮ نہیں

سوال نمبر ۴ سورۃ الطارق کی تلاوت و مطالعہ کے بعد بتلایئے کہ آپ کو اس سورت میں کون کون سے الفاظ پڑھے ہوئے اسباق میں سے ملتے ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ ۝ وَمَآ أَدْرٰىكَ مَا الطَّارِقُ ۝ النَّجْمُ الثَّاقِبُ ۝ إِنْ كُلُّ

سبق نمبر ۱۳

تنبیہ، تحضیض، ردع اور حروفِ ندا، کا تعارف

آج جس سبق کا آغاز کیا جارہا ہے اس میں ایسے حروف کا بیان ہوگا جو قرآن مجید میں مختلف مواقع میں بڑی تعداد میں استعمال ہوتے ہیں اور عربی گرامر میں ان کا خاص خاص ناموں سے ذکر کیا جاتا ہے۔ وہ حروف یہ ہیں:

① حروفِ تنبیہ ② حروفِ تحضیض ③ حروفِ ردع ④ حروفِ ندا

تفصیل

اب اوپر ذکر کردہ حروف کی تفصیل ذکر کی جاتی ہے

۱۔ حروفِ تنبیہ

کسی بھی اہم معاملے سے متعلق خبردار اور ہوشیار کرنے کے لیے جو حروف استعمال ہوتے ہیں "حروفِ تنبیہ" کہلاتے ہیں۔ یہ حروف دو ہیں:

① ھَا ② أَلَا

قرآنی مثال: ﴿فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ فَيَقُولُ هَاؤُمُ اقْرَءُوا كِتَابِيَهْ﴾ (الحاقة: ۱۹)

ترجمہ: (سو جس کو اس کا نامہ اعمال داہنے ہاتھ میں ملا وہ کہتا ہے لو جی میرا نامہ اعمال پڑھو)

۳-حرفِ ردع

ردع کے معنی ہے "ڈرانا" جو حرف قرآن مجید میں ڈرانے کے لیے استعمال ہوا ہے اسے "حرف ردع" کہتے ہیں۔ یہ حرف ایک ہے۔ "کَلَّا" اور اس کا ترجمہ عموماً "ہرگز نہیں" سے کیا جاتا ہے۔

ایسے موقع پر جب مخاطب کچھ سوچ رہا ہو تو اس کی سوچ کی اصلاح کے لیے اور یہ بتلانے کے لیے کہ جو کچھ تم سمجھ رہے ہو ایسا ہرگز نہیں ہے اور اصل بات وہ ہے جو ہم بتلا رہے ہیں۔

قرآنی مثال: ﴿كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ﴾ (التکاثر: ۳)

ترجمہ: (ہرگز نہیں عنقریب تم جان لوگے)

قرآنی مثال: ﴿كَلَّا لَيُنْبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ﴾ (الھمزۃ: ۴)

ترجمہ: (ہرگز نہیں اسے ضرور بضرور آگ میں پھینکا جائے گا)

۴-حرفِ ندا

یہ حرف کسی کو پکارنے کے لیے استعمال ہوتا ہے اور اس کا معنی "اے" سے کیا جاتا ہے۔

قرآنی مثال: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا﴾ (الجمعۃ: ۹)

ترجمہ: (اے لوگو جو ایمان لائے ہو)

قرآنی مثال: ﴿وَمَا تِلْكَ بِيَمِيْنِكَ يَا مُوْسٰى﴾ (طٰہٰ: ۱۷)

ترجمہ: (اے موسیٰ! وہ آپ کے دائیں ہاتھ میں کیا ہے)

عملی مشق

سوال نمبر ۱

درج ذیل جملوں میں صحیح اور غلط کی متعلقہ خانوں میں نشاندہی کیجئے۔

	صحیح	غلط
❶ کسی چیز سے ڈرانے اور دھمکانے کے لیے جو حروف استعمال ہوتے ہیں ان کو حروف تحضیض کہتے ہیں۔		
❷ "کَلَّا" کا ترجمہ "خبردار" کیا جاتا ہے۔		
❸ "اَلَا" حرف تنبیہ ہے جس کا معنی ہے "خبردار"۔		
❹ "کَلَّا اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ" میں "کَلَّا" حرف ردع ہے۔		
❺ حروف تنبیہ چار ہیں: ہَلَّا، اَلَّا، لَوْلَا، لَوْمَا۔		
❻ ندا اور پکارنے کے لیے "یَا" استعمال ہوتا ہے۔		
❼ حروف تحضیض کا ترجمہ "کیوں" کیا جاتا ہے۔		
❽ "ہرگز نہیں" حروف تنبیہ کا ترجمہ ہے۔		
❾ "اَلَا" کا ترجمہ "خبردار" اور "اَلَّا" کا ترجمہ "کیوں نہیں" ہے۔		
❿ ڈرانے اور دھمکانے کے لیے جو لفظ استعمال ہو اسے "حرف ردع" کہتے ہیں۔		

سوال نمبر ۲

ذیل میں مختلف حروف دیے گئے ہیں صحیح خانے میں ان کا اندراج کریں:

(ہَلَّا، لِمَ، مَتٰی، اَلَا، الَّتِیْ، هُنَّ، اَ، لَمْ، هَلْ، مَا، لَوْلَا، تِلْكَ، كُمْ، الَّذِیْ، مَنْ،
كَيْفَ، اَلَّا، نَحْنُ، لَيْسَ، هٰؤُلَاءِ، لَا، مَتٰى، اُولٰئِكَ، الَّذِيْنَ، مَا، اَيْنَ، لَيْتَمَا، هٰذَا، ثَمَّ)

حروف تحضیض	حروف سوال	اسمائے اشارہ	حروف تنبیہ	حروف نفی	اسم ضمیر	اسم موصول

سوال نمبر ۳ سورۃ "القلم" کی تلاوت بطلاقت کے ذریعے تین منٹ میں پڑھے ہوئے درج ذیل تلاوت سے درج کریں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ ۝۱ مَآ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ ۝۲ وَاِنَّ لَكَ لَاَجْرًا غَيْرَ مَمْنُوْنٍ ۝۳ وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ۝۴ فَسَتُبْصِرُ وَيُبْصِرُوْنَ ۝۵ بِاَيِّكُمُ الْمَفْتُوْنُ ۝۶ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ۝۷ فَلَا تُطِعِ الْمُكَذِّبِيْنَ ۝۸ وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُوْنَ ۝۹ وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيْنٍ ۝۱۰ هَمَّازٍ مَّشَّآءٍۭ بِنَمِيْمٍ ۝۱۱ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ۝۱۲ عُتُلٍّۭ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيْمٍ ۝۱۳ اَنْ كَانَ ذَا مَالٍ وَّبَنِيْنَ ۝۱۴ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝۱۵ سَنَسِمُهٗ عَلَى الْخُرْطُوْمِ ۝۱۶ اِنَّا بَلَوْنٰهُمْ كَمَا بَلَوْنَآ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ ۚ اِذْ اَقْسَمُوْا لَيَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِيْنَ ۝۱۷ وَلَا يَسْتَثْنُوْنَ ۝۱۸ فَطَافَ عَلَيْهَا طَآئِفٌ مِّنْ رَّبِّكَ وَهُمْ نَآئِمُوْنَ ۝۱۹ فَاَصْبَحَتْ كَالصَّرِيْمِ ۝۲۰ فَتَنَادَوْا مُصْبِحِيْنَ ۝۲۱ اَنِ اغْدُوْا عَلٰى حَرْثِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰرِمِيْنَ ۝۲۲ فَانْطَلَقُوْا وَهُمْ يَتَخَافَتُوْنَ ۝۲۳ اَنْ لَّا يَدْخُلَنَّهَا الْيَوْمَ عَلَيْكُمْ مِّسْكِيْنٌ ۝۲۴ وَّغَدَوْا عَلٰى حَرْدٍ قٰدِرِيْنَ ۝۲۵ فَلَمَّا رَاَوْهَا قَالُوْٓا اِنَّا لَضَآلُّوْنَ ۝۲۶ بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ۝۲۷ قَالَ اَوْسَطُهُمْ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ لَوْلَا تُسَبِّحُوْنَ ۝۲۸ قَالُوْا سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ۝۲۹ فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَلَاوَمُوْنَ ۝۳۰ قَالُوْا يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا طٰغِيْنَ ۝۳۱ عَسٰى رَبُّنَآ اَنْ يُّبْدِلَنَا خَيْرًا مِّنْهَآ اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا رٰغِبُوْنَ ۝۳۲ كَذٰلِكَ الْعَذَابُ ۖ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝۳۳ اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝۳۴ اَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِيْنَ كَالْمُجْرِمِيْنَ ۝۳۵ مَا لَكُمْ ۟ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ۝۳۶ اَمْ لَكُمْ كِتٰبٌ

فِيهِ تَدْرُسُونَ ۝ إِنَّ لَكُمْ فِيهِ لَمَا تَخَيَّرُونَ ۝ أَمْ لَكُمْ أَيْمَانٌ عَلَيْنَا بَالِغَةٌ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۙ إِنَّ لَكُمْ لَمَا تَحْكُمُونَ ۝ سَلْهُمْ أَيُّهُم بِذَٰلِكَ زَعِيمٌ ۝ أَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ فَلْيَأْتُوا بِشُرَكَائِهِمْ إِن كَانُوا صَادِقِينَ ۝ يَوْمَ يُكْشَفُ عَن سَاقٍ وَيُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ ۝ خَاشِعَةً أَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۖ وَقَدْ كَانُوا يُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ وَهُمْ سَالِمُونَ ۝ فَذَرْنِي وَمَن يُكَذِّبُ بِهَٰذَا الْحَدِيثِ ۖ سَنَسْتَدْرِجُهُم مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ ۝ وَأُمْلِي لَهُمْ ۚ إِنَّ كَيْدِي مَتِينٌ ۝ أَمْ تَسْأَلُهُمْ أَجْرًا فَهُم مِّن مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُونَ ۝ أَمْ عِندَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُونَ ۝ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تَكُن كَصَاحِبِ الْحُوتِ إِذْ نَادَىٰ وَهُوَ مَكْظُومٌ ۝ لَّوْلَا أَن تَدَارَكَهُ نِعْمَةٌ مِّن رَّبِّهِ لَنُبِذَ بِالْعَرَاءِ وَهُوَ مَذْمُومٌ ۝ فَاجْتَبَاهُ رَبُّهُ فَجَعَلَهُ مِنَ الصَّالِحِينَ ۝ وَإِن يَكَادُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَيُزْلِقُونَكَ بِأَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُولُونَ إِنَّهُ لَمَجْنُونٌ ۝ وَمَا هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِينَ ۝

جوابات کے لیے دیکھئے صفحہ نمبر (256) پر

سبق نمبر ۱۴

افعالِ مدح وذم اور حروفِ تاکید کا تعارف

آج کے سبق میں ہم دو اہم چیزوں کی تفصیل پڑھیں گے

① افعالِ مدح وذم ② حروفِ تاکید

۱- افعالِ مدح

مدح کا معنی ہے "تعریف کرنا" چنانچہ وہ افعال جو کسی کی تعریف کے لیے آتے ہیں، "افعالِ مدح" کہلاتے ہیں۔ یہ دو فعل ہیں:

❶ نِعْمَ

❷ حَبَّذَا

ان کا ترجمہ "بہت اچھا" یا "بہت خوب" کیا جاتا ہے۔ ان میں سے صرف "نِعْمَ" قرآن میں کثرت کے ساتھ استعمال ہوا ہے۔

قرآنی مثال: ﴿نِعْمَ أَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ﴾ (آل عمران: ۱۳۶)

ترجمہ: (بہت اچھا ہے عمل کرنے والوں کا ثواب)

قرآنی مثال: ﴿حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ﴾ (آل عمران: ۱۷۳)

ترجمہ: (ہمارے لیے اللہ کافی ہیں، اور وہ بہت اچھے کارساز ہیں)

☆ ان میں سے پہلے دو (کُلّ اور أجمع) کا ترجمہ "سب" یا "تمام" یا "اکٹھے" وغیرہ کیا جاتا ہے۔

اہم نوٹ:

❶ ان میں سے پہلے لفظ "کُلّ" کے بعد ہمیشہ ضمیر آتی ہے۔ اور وہ ضمیر واحد، تثنیہ اور جمع یا مذکر اور مؤنث ہونے میں اس لفظ کے مطابق ہوتی ہے، جس کی تاکید کرنا مقصود ہوتا ہے، اور وہ "کُلّ" سے پہلے ہوتا ہے۔

❷ "أجمع" کا لفظ عموماً اکثر "کُلّ" کے لفظ کے بعد مزید تاکید کے لیے آتا ہے۔ اور کبھی کبھی اس کے بغیر بھی آتا ہے۔

قرآنی مثال: ﴿وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا﴾ (البقرۃ: ۳۱)

ترجمہ: (انھوں نے آدم کو سب کے سب نام سکھا دیے)

قرآنی مثال: ﴿فَسَجَدَ الْمَلَائِكَةُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُونَ﴾ (ص: ۷۳)

ترجمہ: (سو سب کے سب فرشتوں نے اکٹھے سجدہ کیا)

اس مثال میں دونوں حروف تاکید استعمال ہوئے ہیں۔

قرآنی مثال: ﴿فَنَجَّيْنَاهُ وَأَهْلَهُ أَجْمَعِينَ﴾ (الشعراء: ۱۷۰)

ترجمہ: (سو ہم نے ان کو اور ان کے سب گھر والوں کو نجات دی)

☆ ان حروف میں سے لَ (زبر کے ساتھ) اور قَدْ کا ترجمہ "البتہ"، "تحقیق" یا "یقیناً" وغیرہ سے کیا جاتا ہے، اور یہ دونوں فقط جملے کے شروع میں آتے ہیں۔

کبھی کبھار یہ دونوں مل کر بھی قرآن مجید میں آتے ہیں جیسے لَقَدْ۔

قرآنی مثال: ﴿قَدْ سَمِعَ اللَّهُ قَوْلَ الَّتِي تُجَادِلُكَ﴾ (المجادلۃ: ۱)

ترجمہ: (تحقیق سن لی اللہ نے اس عورت کی گفتگو جو آپ سے جھگڑتی ہے)

قرآنی مثال: ﴿قَدْ أَفْلَحَ مَنْ زَكَّاهَا﴾ (الشمس۔۹)

ترجمہ: (تحقیق کامیاب ہو گیا وہ شخص جس نے اپنے نفس کو پاک کیا)

قرآنی مثال: ﴿إِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَكَاذِبُونَ﴾ (المنافقون۔۱)

ترجمہ: (بے شک منافق لوگ البتہ جھوٹے ہیں)

قرآنی مثال: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ (الاحزاب۔۲۱)

ترجمہ: (البتہ تحقیق تمہارے لیے رسول اللہ کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے)

اس سبق کو جدول میں ملاحظہ کریں

افعال مدح و ذم					حروف تاکید		
نِعْمَ	بِئْسَ	سَاءَ	كُلّ	أَجْمَع	إِنَّ	قَدْ	لَقَدْ
بہت اچھا	بہت برا	بہت برا	سب، تمام	سب، اکٹھے	یقیناً، البتہ	یقیناً	البتہ، تحقیق

سبق نمبر ۱۵

حروفِ شرط کا تعارف

متفرق طور پر استعمال ہونے والے حروف کو درج ذیل قسموں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

الف: ان میں بعض حروف ایسے ہیں، جو شرط کے بیان کرنے کے لیے آتے ہیں، اور ان کا ترجمہ "اگر" یا "جب" کیا جاتا ہے۔ یہ حروف شرط کہلاتے ہیں۔ حروفِ شرط یہ ہیں:

إنْ	لَوْ	إذا
اگر	اگر	جب

قرآنی مثال: ﴿فَإِنْ كَانَ لَكُمْ كَيْدٌ فَكِيدُونِ﴾ (المرسلات: ۳۹)

ترجمہ: (اگر تمہارے پاس کوئی تدبیر ہے تو تم تدبیر اختیار کرو)

قرآنی مثال: ﴿لَوْ كَانَ فِيهِمَا آلِهَةٌ إِلَّا اللَّهُ لَفَسَدَتَا﴾ (الأنبياء: ۲۲)

ترجمہ: (اگر آسمان اور زمین میں کئی معبود ہوتے تو یہ دونوں برباد ہو جاتے)

قرآنی مثال: ﴿إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ﴾ (النصر: ۱)

ترجمہ: (جب اللہ کی مدد اور فتح آ جائے گی)

ب: بعض حروف کسی مبہم یا مختصر چیز کی وضاحت اور مزید تفصیل بیان کرنے کے لیے آتے ہیں، ان کو "حروفِ تفسیر" کہا جاتا ہے۔ دو حروف اور ان کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

اَمَّا	اَنْ
بہرحال	یہ کہ

قرآنی مثال: ﴿فَاَمَّا اِنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ﴾ (الواقعۃ: ۸۸)

ترجمہ: (سو بہرحال اگر وہ مقربین میں سے ہوا)

قرآنی مثال: ﴿وَنَادَيْنٰهُ اَنْ يّٰاِبْرٰهِيْمُ﴾ (الصّٰفّٰت: ۱۰۴)

ترجمہ: (اور ہم نے اس کو پکارا یہ کہ اے ابراہیم)

ج بعض حروف ایسے ہیں جو قریب کا معنی بتانے کے لیے آتے ہیں، اور ان کا ترجمہ "عنقریب" یا "بہت جلد" یا "قریب ہے کہ" کیا جاتا ہے۔ یہ الفاظ درج ذیل ہیں:

سَ	سَوْفَ	عَسٰى	كَادَ	يُوْشِكُ
عنقریب	عنقریب	قریب ہے کہ	قریب ہے کہ	قریب ہے کہ

قرآنی مثال: ﴿كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ﴾ (النبأ: ۴)

ترجمہ: (ہرگز نہیں عنقریب وہ لوگ جان لیں گے)

قرآنی مثال: ﴿كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ﴾ (التکاثر: ۳)

ترجمہ: (ہرگز نہیں عنقریب تم جان لوگے)

قرآنی مثال: ﴿عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اسرآئیل: ۷۹)

ترجمہ: (قریب ہے کہ آپ کا رب آپ کو مقام محمود تک پہنچے گا)

قرآنی مثال: ﴿وَمَا كَادُوْا يَفْعَلُوْنَ﴾ (البقرۃ: ۷۱)

ترجمہ: (قریب نہیں ہے کہ وہ کر گزریں)

د- بعض حروف ایسے ہیں جو کسی طرف اور سمت (Direction) کو بیان کرنے کے

لیے آتے ہیں۔ ان حروف کو ''ظروف مکان'' کہا جاتا ہے۔ یہ حروف اور ان کا ترجمہ درج ذیل ہے:

أمام	خلف	يمين	شمال	فوق	تحت	عند
آگے	پیچھے	دائیں	بائیں	اوپر	نیچے	پاس

قرآنی مثال: ﴿بَلْ يُرِيدُ الْإِنْسَانُ لِيَفْجُرَ أَمَامَهُ﴾ (القیامۃ:۵)

ترجمہ: (بلکہ یہ ارادہ کرتا ہے کہ ڈھٹائی کرے اس کے سامنے)

قرآنی مثال: ﴿وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ سَدًّا وَمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا﴾ (یٰس:۹)

ترجمہ: (اور ہم نے ان کے سامنے رکاوٹ بنائی اور ان کے پیچھے رکاوٹ بنائی)

قرآنی مثال: ﴿وَأَمَّا إِنْ كَانَ مِنْ أَصْحَابِ الْيَمِينِ﴾ (الواقعۃ:۹۰)

ترجمہ: (اور اگر بہر حال وہ دائیں والوں میں سے ہے)

قرآنی مثال: ﴿وَأَصْحَابُ الشِّمَالِ مَا أَصْحَابُ الشِّمَالِ﴾ (الواقعۃ:۴۱)

ترجمہ: (اور بائیں والے اور آپ کو کیا معلوم کہ بائیں والے کیا ہیں؟)

قرآنی مثال: ﴿وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّورَ﴾ (البقرۃ:۹۳)

ترجمہ: (اور ہم نے تمہارے اوپر طور کو اٹھایا)

قرآنی مثال: ﴿تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ﴾ (البقرۃ:۲۵)

ترجمہ: (اس جنت کے نیچے نہریں جاری ہوں گی)

قرآنی مثال: ﴿فَلَهُ أَجْرُهُ عِنْدَ رَبِّهِ﴾ (البقرۃ:۱۱۲)

ترجمہ: (اور اس کے لیے اس کا ثواب ہوگا ان کے رب کے پاس)

عملی مشق

سوال نمبر ۱ درج ذیل جملوں میں غور کریں اور جو جواب صحیح ہو اس کو (✓) کے نشان سے واضح کریں، یاد رہے کہ ایک ہی جملہ میں کئی جوابات بھی صحیح ہو سکتے ہیں۔

۱۔ "عنقریب" کے لفظ کے لیے عربی لغت میں استعمال ہوتا ہے۔

① سَوْفَ ☐ ② إِنَّ ☐ ③ أَنَّ ☐ ④ سَ ☐

۲۔ "یقیناً" کا معنی ادا کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

① كَأَنَّ ☐ ② إِنَّ ☐ ③ قَدْ ☐ ④ لَقَدْ ☐

۳۔ "بہرحال" کا معنی ادا کرنے کے لیے عربی میں لفظ استعمال ہوتا ہے۔

① إِنَّمَا ☐ ② أَيْ ☐ ③ لَوْ ☐ ④ أَمَّا ☐

۴۔ "اگر" (شرط) کے معنی کے لیے عربی میں لفظ استعمال ہوتا ہے۔

① لَوْلَا ☐ ② لَوْ ☐ ③ أَنْ ☐ ④ إِنْ ☐

۵۔ "ہرگز نہیں" کا معنی درج ذیل لفظ کا اردو ترجمہ ہے۔

① كَلَّا ☐ ② لَنْ ☐ ③ لَمْ ☐ ④ لَا ☐

۶۔ "شاید یا امید ہے" کے لیے قرآن کریم میں لفظ آتا ہے۔

① عَسٰى ☐ ② لَعَلَّ ☐ ③ لَيْتَ ☐ ④ إِنَّ ☐

۷۔ کسی بھی سمت اور طرف کے بیان کے لیے آتا ہے۔

① ثَمَّ ☐ ② بَيْنَ ☐ ③ سَوْفَ ☐ ④ أَنّٰى ☐ ⑤ حَيْثُ ☐

۸۔ کسی چیز کا شوق پیدا کرنے اور ترغیب دینے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

① لَوْ ☐ ② هَلَّا ☐ ③ أَلَا ☐ ④ عِنْدَ ☐

أَيَحْسَبُ الْإِنْسَانُ أَنْ يُتْرَكَ سُدًى ﴿٣٦﴾ أَلَمْ يَكُ نُطْفَةً مِنْ مَنِيٍّ يُمْنَى ﴿٣٧﴾ ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً فَخَلَقَ فَسَوَّى ﴿٣٨﴾ فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْأُنْثَى ﴿٣٩﴾ أَلَيْسَ ذَٰلِكَ بِقَادِرٍ عَلَى أَنْ يُحْيِيَ الْمَوْتَى ﴿٤٠﴾

[illegible]

سبق نمبر ۱۶

فعلِ ماضی کا تعارف

(الف)

گزشتہ اسباق پر اگر آپ طائرانہ نظر ڈالیں تو درج ذیل چند امور پڑھ چکے ہیں:

① اسم (Noun) ② فعل (Verb) ③ حرف (Letter)

اسم اور فعل میں یہ فرق ہے کہ اسم میں کوئی زمانہ نہیں ہوتا جبکہ فعل سے کوئی نہ کوئی زمانہ اور وقت سمجھ میں آتا ہے۔ اس کا تفصیلی تعارف سبق نمبر ۱ میں دیکھا جا سکتا ہے۔

عربی میں فعل کی دو قسمیں ہیں:

● فعلِ ماضی (Past) ● فعلِ مضارع (Future Present)

نیز ہر کلام متکلم، مخاطب اور غائب پر مشتمل ہوتی ہے اس کا تفصیلی تعارف سبق نمبر ۵ صفحہ نمبر ۲۵ پر دیکھا جا سکتا ہے۔

فعلِ ماضی:

فعلِ ماضی میں کسی بھی فعل اور کام کا گزرے ہوئے زمانے میں ہونا معلوم ہوتا ہے، جیسے

عَلِمَ (اس نے جانا) اور اَکَلَ (اس نے کھایا)

فعلِ مضارع:

فعلِ مضارع میں کسی بھی فعل کا زمانہ حال (Present) اور زمانہ مستقبل (Future)

میں ہونا معلوم ہوتا ہے، جیسے یَعْلَمُ (وہ جانتا ہے یا وہ جانے گا) اور تَاْکُلُ (وہ کھاتا ہے یا وہ کھائے گا)۔

اہم نوٹ: ہر فعل خواہ اس کا تعلق ماضی سے ہو یا مضارع (حال اور مستقبل) سے اپنی ایک مخصوص شکل وصورت (Shape) رکھتا ہے، کہ اس شکل وصورت سے پہچانا جاتا ہے کہ یہ فعل ماضی ہے یا فعل مضارع اور یہ مذکر کے لیے استعمال ہوا ہے یا مؤنث کے لیے نیز یہ فعل متکلم ہے یا مخاطب یا غائب۔

واحد (Singular) تثنیہ (Dual) اور جمع (Plural) مذکر، مؤنث، غائب، مخاطب اور متکلم کے اعتبار سے جو فعلوں کی مختلف شکلیں اور صورتیں وجود میں آتی ہیں، انہیں عربی گرامر میں "صیغہ" کہا جاتا ہے۔

وزن کا بیان

مختلف صیغے بنانے کے لیے اور صیغوں کا اردو ترجمہ کرنے کے لیے عربی گرامر میں جس صیغے کو دارومدار اور کسوٹی بنایا گیا ہے، اسے "میزان" کہتے ہیں، میزان کا معنی "ترازو" ہے اور چونکہ اس مخصوص صیغے پر دوسرے صیغوں کو تولا جاتا ہے، اس لیے اس کو میزان کہا جاتا ہے، اور اس طرح صیغے بنانے اور پہچاننے کے عمل کو "وزن" کہا جاتا ہے۔ چنانچہ عربی میں واحد مذکر غائب کا صیغہ "فَعَلَ" (اس نے کیا) میزان اور ترازو ہے۔

تمام افعال میں سب سے بنیادی فعل "واحد مذکر غائب" ہے اس پر مخصوص علامتیں چسپاں کرکے ماضی کے ہر قسم کے افعال بنائے جا سکتے ہیں۔

❶ واحد مذکر غائب کا وزن اور مخصوص شکل (Shape) عام طور پر "فَعَلَ" یا "فَعِلَ" ہے۔

مثالیں جدول میں دیکھیں:

فَعِلَ	فَعَلَ
اس (ایک مرد) نے کیا	اس (ایک مرد) نے کیا
سَمِعَ	أَخَذَ
(اس نے سنا)	(اس نے پکڑا)
شَهِدَ	أَكَلَ
(اس نے گواہی دی)	(اس نے کھایا)
عَلِمَ	نَصَرَ
(اس نے جانا)	(اس نے مدد کی)

❷ کسی بھی فعل کے واحد کے صیغے کے آخر میں "الف" لگانے سے تثنیہ کا صیغہ وجود میں آتا ہے، خواہ وہ مذکر کا صیغہ ہو یا مؤنث کا، غائب کا صیغہ ہو یا مخاطب کا۔

مثالیں جدول میں دیکھیں

فَعِلَا	فَعَلَا
ان دو (مردوں) نے کیا	ان دو (مردوں) نے کیا
سَمِعَا	أَخَذَا
(ان دونوں نے سنا)	(ان دونوں نے پکڑا)
شَهِدَا	أَكَلَا
(ان دونوں نے گواہی دی)	(ان دونوں نے کھایا)
عَلِمَا	نَصَرَا
(ان دونوں نے جانا)	(ان دونوں نے مدد کی)

۳ کسی بھی فعل کے واحد مذکر غائب کے صیغے کے آخر میں "واؤ" لگانے سے جمع مذکر غائب کا صیغہ بن جاتا ہے۔

مثالیں جدول میں دیکھیں

فعلوا	فعلوا
ان سب (مردوں) نے کیا	ان سب (مردوں) نے کیا
أخذوا	سمعوا
ان سب نے پکڑا	ان سب نے سنا
أكلوا	شهدوا
ان سب (لوگوں) نے کھایا	ان سب (لوگوں) نے گواہی دی
نصروا	علموا
(ان سب نے مدد کی)	(ان سب نے جانا)

۴ کسی بھی فعل کے واحد مذکر غائب کے صیغے کے آخر میں "تْ" (جزم والی) لگانے سے واحد مؤنث غائب کا صیغہ وجود میں آتا ہے۔

مثالیں جدول میں دیکھیں

فعلت	فعلت
اس (ایک عورت) نے کیا	اس (ایک عورت) نے کیا
أخذت	سمعت
اس نے پکڑا	اس نے سنا

أَكَلَتْ	شَهِدَتْ
اس نے کھایا	اس نے گواہی دی
نَصَرَتْ	عَلِمَتْ
اس نے مدد کی	اس نے جانا

۵ کسی بھی فعل کے واحد مذکر غائب کے صیغے کے آخر میں "نَ" (زبر والا) لگا کر اس سے پیچھے والے حرف کی زبر ہٹا کر جزم لگانے سے جمع مؤنث غائب کا صیغہ وجود میں آتا ہے۔

مثالیں جدول میں دیکھیں

فَعَلْنَ	فَعَلْنَ
ان سب (عورتوں) نے کیا	ان سب (عورتوں) نے کیا
أَخَذْنَ	سَمِعْنَ
(انہوں نے پکڑا)	(انہوں نے سنا)
أَكَلْنَ	شَهِدْنَ
(انہوں نے کھایا)	(انہوں نے گواہی دی)
نَصَرْنَ	عَلِمْنَ
(انہوں نے مدد کی)	(انہوں نے جانا)

۹ واحد مؤنث غائب کی "ت" کے آخر میں "ا" لگانے سے .... کا صیغہ وجود میں آتا ہے۔

سوال نمبر ۳ کالم نمبر ۱ کا صحیح جواب کالم نمبر ۲ میں سے سامنے تیر کے نشان (←——) سے ملائیں۔

کالم نمبر ۱	کالم نمبر ۲
۱ فَعَلَ	۱ ان سب (مؤنث) نے کیا
۲ سَمِعُوْا	۲ اس (مذکر) نے مدد کی
۳ اَخَذَتَا	۳ اس (عورت) نے سنا
۴ فَعَلَا	۴ ان دو (عورتوں) نے پکڑا
۵ سَمِعَتْ	۵ اس (مذکر) نے کیا
۶ سَمِعْنَا	۶ اس (عورت) نے مدد کی
۷ فَعَلُوْا	۷ ان دونوں (مذکر) نے جانا
۸ نَصَرَ	۸ ان سب (مذکر) نے سنا
۹ عَلِمْنَ	۹ ہم سب نے سنا
۱۰ نَصَرَتْ	۱۰ ہم سب نے مدد کی
۱۱ فَعَلَتْ	۱۱ ان سب (مذکر) نے پکڑا
۱۲ نَصَرْنَا	۱۲ ان دو (مذکر) نے کیا
۱۳ اَخَذُوْا	۱۳ اس (عورت) نے کیا
۱۴ عَلِمَتَا	۱۴ انہوں (مؤنث) نے جانا
۱۵ فَعَلْنَ	۱۵ انہوں (مذکر) نے کیا

سوال نمبر ۴ پہلے بریکٹ میں دیے گئے الفاظ کے معانی یاد کریں، پھر ان کی روشنی میں صیغوں کی علامت لگا کر جدول کے خانے پر کریں، اور ہر خانہ میں صرف اسی مصدر کا صیغہ لکھیں جو اس خانے کے برابر میں لکھا ہوا ہو۔

اَلْاَمْرُ	اَلْجَعْلُ	اَلْحَمْلُ	اَلْخُرُوْجُ
حکم دینا	بنانا	اٹھانا	نکلنا

جدول (Table) مکمل کریں

	مذکر			مؤنث		
	واحد غائب	تثنیہ غائب	جمع غائب	واحد غائب	تثنیہ غائب	جمع غائب
اَلْاٰخِر						
پیچھے ہونا						
اَلْجَعْل						
بنانا						
اَلْحَمْل						
اٹھانا						
اَلْخُرُوْج						
نکلنا						

سوال نمبر ۵ سورۃ بقرہ کے پہلے رکوع کی تلاوت کیجئے اور ترجمہ کو ملاحظہ کر کے بتلائیے کہ ان میں سے آج تک سبق میں سے پڑھے ہوئے صیغے آئے ہیں یا نہیں؟

الٓمّٓ ۚ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛۚ فِيْهِ ۛۚ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۙ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۙ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۗ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۞ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۞ خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ ۗ وَعَلٰٓى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ ۫ وَّلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۧ

جوابات کے لئے دیکھئے صفحہ نمبر (258) پر

سبق نمبر ۱۷

فعلِ ماضی کا تعارف

(ب)

آج کا سبق شروع کرنے سے پہلے وہ تمام مشکل الفاظ اور ان کے معانی ذہن نشین فرمائیں جو آج کے سبق کی مثالوں میں استعمال ہوں گے۔

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
اَلْحَشْرُ	جمع کرنا	اَلْحُضُوْرُ	حاضر ہونا
اَلْحِفْظُ	حفاظت کرنا	اَلْحُکْمُ	فیصلہ کرنا
اَلْحَمْدُ	تعریف کرنا	اَلْاِحْسَانُ	احسان کرنا

پچھلے سبق میں ہم فعلِ ماضی کے غائب کے درج ذیل صیغے اور ان کی مثالیں پڑھ چکے ہیں،

اب اس جدول میں ان صیغوں کا ترجمہ ملاحظہ کریں:

مذکر			مؤنث		
واحد غائب	تثنیہ غائب	جمع غائب	واحد غائب	تثنیہ غائب	جمع غائب
فَعَلَ	فَعَلَا	فَعَلُوْا	فَعَلَتْ	فَعَلَتَا	فَعَلْنَ
اس نے کیا	ان دونوں نے کیا	انہوں نے کیا	اس (عورت) نے کیا	ان دو (عورتوں) نے کیا	انہوں (عورتوں) نے کیا

آج کے سبق میں ہم ماضی مخاطب اور متکلم کے صیغے پڑھیں گے۔

تفصیل

1. واحد مذکر غائب کے صیغے کے آخر میں "تَ" (زبر کے ساتھ) لگانے اور واحد کے صیغے کے آخری حرف کی زبر کو جزم کے ساتھ بدلنے سے واحد مذکر مخاطب کا صیغہ وجود میں آتا ہے جیسے:

مثالیں جدول میں دیکھیں

فَعَلْ + تَ	فَعَلْتَ
اس نے کیا	آپ نے کیا
حَضَرْ + تَ	حَضَرْتَ
اس نے جمع کیا	آپ نے جمع کیا
حَفِظْ + تَ	حَفِظْتَ
اس نے حفاظت کی	آپ نے حفاظت کی

2. واحد مذکر غائب کے صیغے کے آخر میں "تُمَا" لگایا جائے تو تثنیہ مذکر مخاطب کا صیغہ وجود میں آتا ہے جیسے:

مثالیں جدول میں دیکھیں

فَعَلْ + تُمَا	فَعَلْتُمَا
اس نے کیا	تم دونوں (مذکر) نے کیا
حَكَمْ + تُمَا	حَكَمْتُمَا
اس نے فیصلہ کیا	تم دونوں نے فیصلہ کیا
حَضَرْ + تُمَا	حَضَرْتُمَا
وہ حاضر ہوا	تم دونوں حاضر ہوئے

میں آتا ہے۔ یاد رہے کہ تثنیہ مذکر مخاطب اور تثنیہ مؤنث مخاطب دونوں کا صیغہ ایک جیسا ہوتا ہے۔

مثالیں جدول میں ملاحظہ فرمائیں

فَعَلَ + تُمَا	فَعَلْتُمَا
اس نے کیا	تم دونوں (مؤنث) نے کیا
حَضَرَ + تُمَا	حَضَرْتُمَا
وہ حاضر ہوا	تم دونوں (مؤنث) حاضر ہوئے
جَمَعَ + تُمَا	جَمَعْتُمَا
اس نے جمع کیا	تم دونوں (مؤنث) نے جمع کیا

❻ واحد مذکر غائب کے صیغے کے آخر میں "تُنَّ" لگایا جائے تو جمع مؤنث مخاطب کا صیغہ وجود میں آتا ہے۔

مثالیں جدول میں دیکھیں

فَعَلَ + تُنَّ	فَعَلْتُنَّ
اس نے کیا	تم سب (مؤنث) نے کیا
حَسِبَ + تُنَّ	حَسِبْتُنَّ
اس نے گمان کیا	تم سب (مؤنث) نے گمان کیا
حَكَمَ + تُنَّ	حَكَمْتُنَّ
اس نے فیصلہ کیا	تم سب (مؤنث) نے فیصلہ کیا

❼ واحد مذکر غائب کے صیغے کے آخر میں "تُ" (پیش والی) لگائی جائے تو واحد متکلم کا صیغہ وجود میں آتا ہے۔ یاد رہے کہ واحد متکلم کا صیغہ مذکر اور مؤنث دونوں کے لیے

ایک ہی ہے۔

مثالیں جدول میں ملاحظہ کریں

فَعَلَ + تُ	فَعَلْتُ
اس نے کیا	میں نے کیا
حَمِدَ + تُ	حَمِدْتُ
اس نے تعریف کی	میں نے تعریف کی
حَشَرَ + تُ	حَشَرْتُ
اس نے جمع کیا	میں نے جمع کیا

⑤ اگر واحد مذکر غائب کے صیغے کے آخر میں "نَا" لگایا جائے تو جمع متکلم کا صیغہ وجود میں آتا ہے۔ یاد رہے کہ جمع متکلم کا صیغہ ضمیروں کی طرح تثنیہ کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔ اور اس میں بھی واحد متکلم کی طرح مذکر و مؤنث دونوں کے لیے ایک ہی صیغہ استعمال ہوتا ہے۔

مثالیں جدول میں دیکھیں

فَعَلَ + نَا	فَعَلْنَا
اس نے کیا	ہم نے کیا
حَكَمَ + نَا	حَكَمْنَا
اس نے فیصلہ کیا	ہم نے فیصلہ کیا
حَضَرَ + نَا	حَضَرْنَا
وہ حاضر ہوا	ہم حاضر ہوئے

خلاصہ: فعل ماضی کے مکمل صیغے بنانے کے لیے درج ذیل علامات ہمارے سامنے

آتی ہیں، جن کے لگانے سے سارے صیغے وجود میں آتے ہیں:

	غائب		مخاطب		متکلم	
	مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث
واحد	فَعَلَ	تْ	تَ	تِ	تُ	تُ
تثنیہ	ا	تَا	تُمَا	تُمَا	نَا	نَا
جمع	وْا	نَ	تُمْ	تُنَّ	نَا	نَا

عملی مشق

اہم نوٹ: عملی مشق شروع کرنے سے پہلے درج ذیل قرآنی الفاظ کے معنی یاد کرلیں تاکہ مشق کے حل کرنے میں سہولت ہو۔

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
اَلْخِزْيُ	ذلت	اَلْخَلْقُ	پیدا کرنا
اَلْخَسَارَةُ	نقصان اٹھانا	اَلْخَشْيَةُ	ڈرنا
اَلْخُشُوْعُ	عاجزی کرنا	اَلدُّخُوْلُ	داخل ہونا

سوال نمبر ۱ درج ذیل جملوں میں صحیح اور غلط کی نشان دہی متعلقہ خانوں میں کیجیے۔

	صحیح	غلط
۱. مذکر غائب اور مؤنث غائب کے لیے تثنیہ کے صیغے ایک جیسے ہوتے ہیں۔		
۲. واحد متکلم کا صیغہ "نَا" سے وجود میں آتا ہے۔		
۳. واحد مذکر غائب کے آخر میں "تْ" لگانے سے واحد مؤنث غائب کا صیغہ وجود میں آتا ہے۔		
۴. جمع مذکر مخاطب کا صیغہ "تُمْ" اور مؤنث کا صیغہ "تُنَّ" لگانے سے وجود میں آتا ہے۔		
۵. واحد متکلم کا صیغہ مخاطب کے صیغے کے آخر میں "تُ" لگانے سے وجود میں آتا ہے۔		

سوال نمبر ۲ وہ کونسا حرف ہے جس پر زبر، زیر، پیش اور جزم آنے سے صیغہ بدلتا ہے، پہلے اس حرف کی نشاندہی کریں اس کے بعد نیچے دیئے گئے مصادر سے اس حرف پر اعراب کی تبدیلی سے بننے والے صیغے درج ذیل خانوں میں لکھیں۔

اَلْخَلْقُ پیدا کرنا				

سوال نمبر ۴ کالم نمبر ۱ میں واحد کے صیغے لکھے گئے ہیں آپ کالم نمبر ۲ میں جمع کے صیغے بنائیں۔

کالم نمبر ۱	کالم نمبر ۲
① خَلَقَ	① ________
② غَضِبَتْ	② ________
③ نَظَرْتَ	③ ________
④ خَلَقْتُ	④ ________
⑤ حَسِبَ	⑤ ________
⑥ حَفِظْتِ	⑥ ________
⑦ سَكَنْتَ	⑦ ________

سوال نمبر ۵ درج ذیل جملوں میں سے ہر ایک کے کئی کئی جوابات دیے گئے ہیں آپ صحیح جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

① حَفِظَتْ

☐ واحد مؤنث غائب ☐ واحد مذکر غائب ☐ واحد متکلم

② سَكَنْتُمْ

☐ جمع مذکر مخاطب ☐ جمع مذکر غائب ☐ جمع متکلم

③ ضَرَبَتْ

☐ جمع مذکر غائب ☐ واحد مؤنث غائب ☐ واحد مذکر مخاطب

④ خَلَقْنَ

☐ جمع مؤنث غائب ☐ جمع متکلم ☐ واحد متکلم

⑤ أَنْتَ

☐ واحد متکلم ☐ واحد مذکر مخاطب ☐ واحد مؤنث مخاطب

سوال نمبر ۱ سورۃ البقرۃ کا تیسرا رکوع تلاوت فرمایئے اور بتلایئے کہ اس میں آپ کو ماضی کے چودہ صیغوں میں سے کون سا صیغہ ملا۔

وَ اِذْ قَالَ رَبُّكَ

لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً ؕ قَالُوْۤا اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا وَ یَسْفِكُ الدِّمَآءَ ۚ وَ نَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَ نُقَدِّسُ لَكَ ؕ قَالَ اِنِّیْۤ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ وَ عَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَی الْمَلٰٓئِكَةِ ۙ فَقَالَ اَنْۢبِـُٔوْنِیْ بِاَسْمَآءِ هٰۤؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَاۤ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِیْمُ الْحَكِیْمُ ۝ قَالَ یٰۤاٰدَمُ اَنْۢبِئْهُمْ بِاَسْمَآىِٕهِمْ ۚ فَلَمَّاۤ اَنْۢبَاَهُمْ بِاَسْمَآىِٕهِمْ ۙ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّیْۤ اَعْلَمُ غَیْبَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۙ وَ اَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَ مَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ۝ وَ اِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْۤا اِلَّاۤ اِبْلِیْسَ ؕ اَبٰی وَ اسْتَكْبَرَ ۗ وَ كَانَ مِنَ الْكٰفِرِیْنَ ۝ وَ قُلْنَا یٰۤاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَ زَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَ كُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَیْثُ شِئْتُمَا ۪ وَ لَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۝ فَاَزَلَّهُمَا الشَّیْطٰنُ عَنْهَا فَاَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِیْهِ ۪ وَ قُلْنَا اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَ لَكُمْ فِی الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّ مَتَاعٌ اِلٰی حِیْنٍ ۝ فَتَلَقّٰۤی اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَیْهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ۝ قُلْنَا اهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِیْعًا ۚ فَاِمَّا یَاْتِیَنَّكُمْ مِّنِّیْ هُدًی فَمَنْ تَبِعَ هُدَایَ فَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝ وَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَاۤ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ۝

جوابات کے لئے صفحہ نمبر (280) پر

سبق نمبر ۱۸

فعلِ ماضی کا تعارف

(ج)

پچھلے سبق میں آپ حضرات یہ تفصیل پڑھ چکے ہیں کہ فعل ماضی کے واحد مذکر غائب کا صیغہ "فَعَلَ" یا "فَعِلَ" کے وزن (shape) پر آتا ہے۔ اور یہی صیغہ ماضی کے چودہ صیغوں کی بنیاد بنتا ہے۔

آج کے سبق میں یہ وضاحت پیش کی جائے گی کہ فعل ماضی کا یہ صیغہ دوسری شکلوں میں بھی آتا ہے۔ اور ان صیغوں کے آخر میں بھی وہ علامات لگانے سے (جو پچھلے سبق میں آپ پڑھ چکے ہیں) ماضی کے چودہ صیغے وجود میں آتے ہیں۔

تفصیل

فعل ماضی "فَعَلَ" اور "فَعِلَ" کے علاوہ "تَفَعَّلَ"، "تَفَاعَلَ" اور "اِسْتَفْعَلَ" کے وزن (Shape) پر بھی آتی ہے۔

❶ "تَفَعَّلَ" سے ماضی کے صیغے سمجھنے کے لیے درج ذیل جدول ملاحظہ کیجیے:

غائب کے صیغے

واحد مذکر	تثنیہ مذکر	جمع مذکر	واحد مؤنث	تثنیہ مؤنث	جمع مؤنث
فَعَلَ	فَعَلَا	فَعَلُوْا	فَعَلَتْ	فَعَلَتَا	فَعَلْنَ

مخاطب کے صیغے

واحد مذکر	تثنیہ مذکر	جمع مذکر	واحد مؤنث	تثنیہ مؤنث	جمع مؤنث
فَعَلْتَ	فَعَلْتُمَا	فَعَلْتُمْ	فَعَلْتِ	فَعَلْتُمَا	فَعَلْتُنَّ

متکلم کے صیغے

واحد متکلم	جمع متکلم
فَعَلْتُ	فَعَلْنَا

❷ "اَلتَّنْزِیْلُ" کا معنی "اتارنا" ہے۔ اس سے ماضی کے چودہ صیغے درج ذیل جدول میں دیکھیں:

غائب

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر	نَزَّلَ اس ایک (مرد) نے اتارا	نَزَّلَا ان دو (مردوں) نے اتارا	نَزَّلُوْا ان سب (مردوں) نے اتارا
مؤنث	نَزَّلَتْ اس ایک (عورت) نے اتارا	نَزَّلَتَا ان دو (عورتوں) نے اتارا	نَزَّلْنَ ان سب (عورتوں) نے اتارا

مخاطب

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر	نَزَّلْتَ تو ایک (مرد) نے اتارا	نَزَّلْتُمَا تم دونوں (مردوں) نے اتارا	نَزَّلْتُمْ تم سب (مردوں) نے اتارا
مؤنث	نَزَّلْتِ تو (مؤنث) نے اتارا	نَزَّلْتُمَا تم دو (مؤنث) نے اتارا	نَزَّلْتُنَّ تم سب (مؤنث) نے اتارا

متکلم

واحد	جمع
نَزَّلْتُ میں (مذکر/مؤنث) نے اتارا	نَزَّلْنَا ہم (مذکر/مؤنث) نے اتارا

۳ اسی طرح "بَدَّلَ" جو کہ (فَعَّلَ) کے وزن پر ہے کا معنی ہے "اس نے تبدیل کیا" اس کے آخر میں بھی یہی علامات لگانے سے صیغے اور اس کا معنی تبدیل ہو جاتا ہے۔

۴ "سَبَّحَ" جو کہ (فَعَّلَ) کے وزن پر ہے کا معنی ہے "اس نے تسبیح بیان کی" اس کے آخر میں علامات مخصوصہ لگانے سے صیغے بن جاتے ہیں۔

ماضی کا صیغہ "اَفْعَلَ" کے وزن (Shape) پر بھی بڑی کثرت کے ساتھ آتا ہے، چنانچہ "اَنْزَلَ" یا اس وزن پر پورا اترنے والا واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے، اس کے آخر میں بھی اسی طرح یہی علامات لگانے سے چودہ صیغے وجود میں آتے ہیں، وہ صیغے اور ان کا ترجمہ ایک جدول میں ملاحظہ کیجئے۔

اہم نوٹ: ماضی کے صیغے "اِسْتَفْعَلَ" کے وزن (Shape) پر کثرت سے آتے ہیں،

جیسے واحد مذکر غائب کا صیغہ "اِسْتَغْفَرَ، اِسْتَخْرَجَ" وغیرہ۔

ان کے آخر میں بھی علامات لگ گئیں تو ماضی کے چودہ صیغے وجود میں آ گئے ہیں۔

مخاطب

واحد مذکر	تثنیہ مذکر	جمع مذکر	واحد مؤنث	تثنیہ مؤنث	جمع مؤنث

متکلم

واحد	جمع

سوال نمبر ۲ پہلے نمبروار دیئے گئے قرآنی مصادر کا معنی ذہن نشین کر لیجئے، اس کے بعد جدول کی خالی جگہوں پر قرآنی صیغوں کا ترجمہ لکھیں۔

❶ "اَلتَّكْذِيْبُ" کا معنی ہے "جھٹلانا"۔

كَذَّبَ	كَذَّبُوْا	كَذَّبْتُ	كَذَّبْنَا	كَذَّبْتُمْ

❷ "اَلْإِهْلَاكُ" کا معنی ہے "ہلاک کرنا"۔

أَهْلَكْتَ	لَنُهْلِكَنَّ	أَهْلَكْنَا	أَهْلَكْتُ

❸ "اَلتَّفْرِيْقُ" کا معنی ہے "جدا کرنا"۔

فَرَّقْتَ	فَرَّقُوْا	فَرَّقْتُمْ	فَرَّقْنَا

جوابات کے لئے دیکھئے صفحہ نمبر [260] پر

سبق نمبر ۱۹

فعلِ مضارع کا تعارف

(Present Future)

(حصہ الف)

آپ حضرات پچھلے اسباق میں فعلِ ماضی (Past) کا تعارف اور ماضی کے صیغے بنانے کا طریقہ بھی تفصیل سے پڑھ چکے ہیں۔ آج کے سبق میں "فعلِ مضارع" کے بارے میں تفصیل پیش کی جائے گی۔

تفصیل

فعلِ مضارع ایسا فعل ہے جس میں زمانہ حال اور زمانہ مستقبل دونوں ایک وقت ہوتے ہیں، جیسے "یَفْعَلُ" کا معنی ہے "وہ کرتا ہے" یا "وہ کرے گا"۔

فعلِ مضارع بنانے کا طریقہ یہ ہے: "فعلِ ماضی" واحد مذکر غائب کا صیغہ جو کہ تمام صیغوں کی بنیاد ہے، اس سے مخصوص اندز میں فعلِ مضارع کا واحد مذکر غائب کا صیغہ وجود میں آتا ہے اور پھر اس پر مختلف علامات اور تبدیلیوں سے ماضی کی طرح مضارع کے باقی تیرہ صیغے وجود میں آتے ہیں۔

فعلِ مضارع کا واحد مذکر غائب بنانے کا طریقہ

❶ سب سے پہلے ماضی کے واحد مذکر غائب کے کسی صیغے کو لیجیے اور اس کے شروع میں "يَ" زبر والی لگا دیجیے۔

مثالیں جدول میں ملاحظہ کریں

ملانے کے بعد	ملائیں
يَفَعَلَ	يَ + فَعَلَ
يَنَصَرَ	يَ + نَصَرَ
يَحَسِبَ	يَ + حَسِبَ
يَفَتَحَ	يَ + فَتَحَ
يَسَمِعَ	يَ + سَمِعَ

❷ پھر اس کے بعد ماضی کے واحد مذکر غائب کے صیغے کے پہلے حرف کی "زبر" کو ختم کر کے اس کو "جزم" دے دیں۔

مثالیں جدول میں ملاحظہ کریں

زبر ہٹا کر جزم لگانے کے بعد	جزم سے پہلے صیغہ کی شکل
يَفْعَلَ	يَفَعَلَ
يَحْسِبَ	يَحَسِبَ
يَنْصَرَ	يَنَصَرَ
يَفْتَحَ	يَفَتَحَ
يَسْمَعَ	يَسَمِعَ

● پھر اس کے بعد صیغے کے آخری حرف جو "یَفْعَلُ" میں "ل" ہے۔ اور دوسرے صیغوں میں لام والی جگہ جو بھی آخری حرف ہو اس کے اعراب کو ہٹا کر پیش دے دی جائے۔

مثالیں جدول میں دیکھیں

پیش لگانے سے پہلے صیغہ کی شکل	پیش لگانے کے بعد صیغہ کی مکمل شکل
یَفْعَلْ	یَفْعَلُ
یَنْصَرْ	یَنْصُرُ
یَفْتَحْ	یَفْتَحُ
یَحْسِبْ	یَحْسِبُ
یَسْمَعْ	یَسْمَعُ

اہم نوٹ: مضارع بنانے کے لیے صیغے میں ہونے والی ضروری تبدیلیاں تو آپ حضرات نے دیکھ لیں۔ بسا اوقات شروع اور آخر کے علاوہ درمیان والے حروف میں بھی اعراب کی تبدیلی ہو جاتی ہے جیسے نَصَرَ سے یَنْصُرُ بناتے ہوئے "ص" کی زبر کی جگہ پیش لگائی گئی ہے۔

اسی طرح سَمِعَ سے یَسْمَعُ بناتے ہوئے "م" کی زیر کی جگہ زبر لگائی گئی ہے، اسی طرح ضَرَبَ سے یَضْرِبُ بناتے ہوئے "ر" کی زبر کی جگہ زیر لگائی ہے، عربی گرامر اور قواعد کے اعتبار سے اس میں جو راز پوشیدہ ہیں۔ اس کی تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں ہے چونکہ ہمارا مقصد قرآنی صیغوں کی پہچان ہے، اور وہ فعل کے شروع اور آخری علامات کو دیکھ کر ہمیں حاصل ہو جاتی ہے لہٰذا اسی پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

عملی مشق

سوال نمبر ۱

فعل مضارع کا واحد مذکر غائب کا صیغہ بنانے کے لیے آپ کے پاس شروع میں لگانے کے لیے "ی" اور آخری حرف کی زبر ہٹا کر "پیش" موجود ہے۔

نمونے کی مثال دیکھ کر درج ذیل قرآنی الفاظ میں یہ علامات لگا کر مضارع کا واحد مذکر غائب کا صیغہ بنائیں:

ماضی کا صیغہ	تبدیلی کا عمل	مضارع کا صیغہ
نمونہ: بَعَثَ (اس نے بھیجا)	ی - بَعَثَ	يَبْعَثُ وہ بھیجتا ہے / بھیجے گا
جَعَلَ اس نے بنایا		
جَمَعَ اس نے جمع کیا		
حَضَرَ وہ حاضر ہوا	"ض" کی زبر کی جگہ پیش لگائیں	
حَمَلَ اس نے اٹھایا	"م" کی زبر کی جگہ زیر لگائیں	
خَلَقَ اس نے پیدا کیا	"ل" کی زبر کی جگہ پیش لگائیں	

سبق نمبر ۲۰

فعلِ مضارع کا تعارف

(حصہ ب)

پچھلے سبق میں آپ حضرت "فعلِ ماضی" سے فعلِ مضارع بنانے کا طریقہ پڑھ چکے ہیں (فعلِ ماضی میں مخصوص علامات لگانے سے فعلِ مضارع واحد مذکر غائب کا صیغہ وجود میں آتا ہے) جیسے:

❶ فَعَلَ	سے	يَفْعَلُ
❷ نَصَرَ	سے	يَنْصُرُ
❸ حَسِبَ	سے	يَحْسِبُ
❹ فَتَحَ	سے	يَفْتَحُ

آج کے سبق میں فعلِ مضارع واحد مذکر غائب کے صیغے سے فعلِ مضارع کے باقی تیرہ صیغوں کے بنانے کا طریقہ بیان کیا جائے گا۔

سب سے پہلے دو کالموں میں تقابلی انداز میں ماضی اور مضارع کی وہ علامات پڑھتے ہیں، جن کے اضافے سے ماضی اور مضارع دونوں کے باقی صیغے وجود میں آتے ہیں۔

		فعل ماضی	فعل مضارع	
بنیادی صیغہ	واحد مذکر غائب	فَعَلَ	یَفْعَلُ	
		آخر میں	شروع میں	آخر میں
غائب	تثنیہ مذکر	ا	یَ	انِ
	جمع مذکر	وْا	یَ	وْنَ
	واحد مؤنث	تْ	تَ	
	تثنیہ مؤنث		تَ	انِ
	جمع مؤنث	نَ	یَ	نَ
مخاطب	واحد مذکر	تَ	تَ	
	تثنیہ مذکر	تُمَا	تَ	انِ
	جمع مذکر	تُمْ	تَ	وْنَ
	واحد مؤنث	تِ	تَ	یْنَ
	تثنیہ مؤنث	تُمَا	تَ	انِ
	جمع مؤنث	تُنَّ	تَ	نَ
متکلم	واحد متکلم	تُ	اَ	
	جمع متکلم	نَا	نَ	

اب مختلف مصادر سے فعل مضارع کے چودہ صیغے بنانے کا طریقہ سیکھتے ہیں۔

❶ "اَلْفِعْلُ" کا معنی ہے "کرنا"۔ اس سے مضارع کے صیغوں کے درج ذیل جدول کو

ملاحظہ کیجئے:

	صیغہ	فعل	ترجمہ
غائب	واحد مذکر غائب	یَفْعَلُ	وہ (مذکر) کرتا ہے یا وہ کرے گا
	تثنیہ مذکر غائب	یَفْعَلَانِ	وہ دونوں (مذکر) کرتے ہیں یا کریں گے
	جمع مذکر غائب	یَفْعَلُوْنَ	وہ سب مذکر کرتے ہیں یا کریں گے
	واحد مؤنث غائب	تَفْعَلُ	وہ (مؤنث) کرتی ہے یا کرے گی
	تثنیہ مؤنث غائب	تَفْعَلَانِ	وہ دو (مؤنث) کرتی ہیں یا کریں گی
	جمع مؤنث غائب	یَفْعَلْنَ	وہ سب (مؤنث) کرتی ہیں یا کریں گی
مخاطب	واحد مذکر مخاطب	تَفْعَلُ	تو (مذکر) کرتا ہے یا کرے گا
	تثنیہ مذکر مخاطب	تَفْعَلَانِ	تم دو (مذکر) کرتے ہو یا کرو گے
	جمع مذکر مخاطب	تَفْعَلُوْنَ	تم سب (مذکر) کرتے ہو یا کرو گے
	واحد مؤنث مخاطب	تَفْعَلِیْنَ	تو (مؤنث) کرتی ہے یا کرے گی
	تثنیہ مؤنث مخاطب	تَفْعَلَانِ	تم دو (مؤنث) کرتی ہو یا کرو گی
	جمع مؤنث مخاطب	تَفْعَلْنَ	تم سب (مؤنث) کرتی ہو یا کرو گی
متکلم	واحد متکلم	اَفْعَلُ	میں (مذکر/مؤنث) کرتا ہوں یا کروں گا
	جمع متکلم	نَفْعَلُ	ہم (مذکر/مؤنث) کرتے ہیں یا کریں گے

اب آپ مختلف مصادر سے فعل مضارع کے چودہ صیغے ملاحظہ فرمائیں۔ پہلے مصادر کے معنی یاد کرلیں۔

اہم نوٹ:

فعل ماضی اور فعل مضارع کے صیغوں میں درج ذیل فرق ہے:

عملی مشق

سوال نمبر ا

ذیل میں بریکٹ کے اندر بہت سارے قرآنی صیغے درج کیے گئے ہیں آپ علامات کے ذریعے پہچان کر صحیح خانے میں ان کو صرف نمبر درج کریں۔

① يَعْمُرُوْنَ ② يَخْلُقُ ③ يَحْسَبْنَ ④ تَقْضِيْنَ
⑤ تَرْزُقُ ⑥ يَرْتَعْ ⑦ يَسْجُدُ ⑧ أَسْجُدُ
⑨ نَشْهَدُ ⑩ يَشْعُرُوْنَ ⑪ أَصْبِرُ ⑫ يَخْلُقُوْنَ
⑬ تَلْعَبْنَ ⑭ تَحْسَبُ ⑮ أَشْهَدُ ⑯ تَحْكُمُ
⑰ يَكْتُمْنَ ⑱ تَخْرُجْنَ ⑲ يَطْلُبُ ⑳ تَدْخُلُ
㉑ يَظْلِمُوْنَ ㉒ تُرْجَعُوْنَ ㉓ تَشْهَدُوْنَ ㉔ تَنْصُرُوْنَ
㉕ يَذْكُرُوْنَ ㉖ تَعْمَلِيْنَ

غائب						مخاطب						متکلم	
مذکر			مؤنث			مذکر			مؤنث				
واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	جمع

غائب						مخاطب						متکلم	
مذکر			مؤنث			مذکر			مؤنث				
واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	جمع

سوال نمبر ۲ ذیل میں دو کالم دیے گئے ہیں پہلے کالم میں فعل مضارع واحد کے قرآنی صیغے اور ان کا ترجمہ درج کیا گیا ہے آپ دوسرے کالم میں جمع کے صیغے بنائیں اور ان کا ترجمہ درج کریں۔

فعل مضارع کے واحد کے صیغے	فعل مضارع کے جمع کے صیغے
یَکْتُبُ وہ لکھتا ہے	
تَنْقُلُ تو نقل کرتا ہے	
أَسْمَعُ میں سنتا ہوں	
تَخْرُجُ وہ نکلتی ہے	
یَجْعَلُ وہ بناتا ہے	
تَبْتَغِ تو تلاش کرتا ہے	
یَغْلِبُ وہ غالب ہوگا	
أَفْعَلُ میں کروں گا	
تَکْذِبُ تو جھوٹ بولتا ہے	
یَکْفُرُ وہ کفر کرتا ہے	
یَحْکُمُ وہ حکم کرتا ہے	

سبق نمبر ۲۱

خلاصہ فعلِ مضارع

الف۔ آپ حضرات پچھلے سبق میں فعلِ مضارع کے چودہ صیغے پڑھ چکے ہیں۔

1. فعلِ مضارع کے مختلف انداز آپ نے دیکھے ہیں جیسے:

فَعَلَ	سے	يَفْعَلُ
فَتَحَ	سے	يَفْتَحُ
نَصَرَ	سے	يَنْصُرُ
دَخَلَ	سے	يَدْخُلُ
ضَرَبَ	سے	يَضْرِبُ
سَمِعَ	سے	يَسْمَعُ
نَظَرَ	سے	يَنْظُرُ
كَسَبَ	سے	يَكْسِبُ

2. مضارع کے ان تمام صیغوں میں یہ نظر آتا ہے کہ ان کے پہلے حرف (خواہ وہ ی ہو یا کوئی اور مضارع کی علامت جیسے ت، ا، ن) پر عموماً زبر آتی ہے۔

3. دوسری یہ چیز مشاہدے میں آتی ہے کہ اس کا آخری حرف "پیش" کے ساتھ آتا ہے۔

4. آخری سے پہلے والے حرف پر کبھی "زبر" آتی ہے جیسے يَفْتَحُ اور کبھی اس پر "پیش" آتی

ہے جیسے يَنْصُرُ اور کبھی "زیر" آتی ہے جیسے يَضْرِبُ۔

ب۔ مضارع کے ان صیغوں کے شروع میں بسا اوقات حرف نفی "لَمْ" اور "لَنْ" آجاتا ہے اگر مضارع کے شروع میں "لَمْ" آجائے تو اس میں دو تبدیلیاں آتی ہیں، ایک لفظوں میں اور دوسری معنی میں:

۱۔ لفظوں میں یہ تبدیلی آتی ہے کہ مضارع کے آخری حرف کا "پیش" ختم ہوجاتا ہے اور اس پہ "جزم" آجاتی ہے۔

۲۔ معنی میں یہ تبدیلی آتی ہے کہ اس میں ماضی والا معنی پیدا ہوجاتا ہے۔

لَمْ کی قرآنی مثالیں

۱ ﴿لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ﴾ (الاخلاص: ۳)

ترجمہ: (نہ اس نے کوئی جنا اور نہ وہ پیدا ہوا)

۲ ﴿أَلَمْ يَعْلَمْ بِأَنَّ اللَّهَ يَرَىٰ﴾ (العلق: ۱۴)

ترجمہ: (کیا نہیں جانا اس نے کہ اللہ دیکھ رہا ہے)

اہم نوٹ:

مضارع کے وہ صیغے جن کے آخر میں "الف، ن" آتا ہے، جیسے تثنیہ کے صیغے اور جن کے آخر میں "و، ن" آتا ہے جیسے جمع کے صیغے تو ان میں بجائے آخری حرف کے اعراب کے ختم ہونے کے "ن" ختم ہوجاتا ہے، جیسے:

قرآنی مثال: ﴿أَلَمْ يَرَوْا كَمْ أَهْلَكْنَا﴾ (الانعام: ۶)

ترجمہ: (کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم نے کتنی ہلاک کیں)

ج۔ اگر مضارع پر حرف "لن" آ جائے تو اس میں بھی دو تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں:

① لفظوں میں ② معنی میں

لفظوں میں تو یہ تبدیلی آتی ہے کہ فعلِ مضارع کے آخری حرف پر ہمیشہ زبر آتی ہے۔

معنی میں یہ تبدیلی آتی ہے کہ اس کے معنی میں نفی والا معنی بڑی تاکید کے ساتھ آتا ہے اور اس کا ترجمہ "ہرگز نہیں" کیا جاتا ہے جیسے:

قرآنی مثال: ﴿لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰى طَعَامٍ وَّاحِدٍ﴾ (البقرۃ: ۶۱)

ترجمہ: (ہم ہرگز ایک کھانے پر صبر نہیں کریں گے)

د۔ مضارع کے ان صیغوں کے شروع میں لام تاکید "لَ" اور آخر میں نون مشددہ "نَّ" آ جاتا ہے۔ ان دونوں حرفوں سے مضارع کے معنی میں بڑی زبردست قسم کی دوہری (Duble) تاکید پیدا ہوتی ہے۔

قرآنی مثال: ﴿وَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ﴾ (العنکبوت: ۱۱)

ترجمہ: (جو لوگ ایمان لائے اللہ انہیں بھی ظاہر کر کے رہے گا اور منافقوں کو بھی ظاہر کر کے رہے گا)

قرآنی مثال: ﴿ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ﴾ (التکاثر: ۸)

ترجمہ: (پھر اس دن تم سے ضرور بالضرور نعمتوں کا سوال ہوگا)

عملی مشق

سوال نمبر ۱

درج ذیل جملوں میں صحیح اور غلط کی متعلقہ خانوں میں نشاندہی کریں۔

غلط	صحیح

1. فعل ماضی کے شروع میں "مَا" آجائے تو اس میں نفی والا معنی پیدا ہو جاتا ہے۔
2. فعل مضارع کے شروع میں "لَ" اور آخر میں "نَّ" سے دوہری تاکید پیدا ہو جاتی ہے۔
3. حرف "لَنْ" فعل مضارع پر آتا ہے اس کا ترجمہ "ہرگز نہیں" کیا جاتا ہے۔
4. فعل مضارع کے شروع میں حرف "لَمْ" آنے سے اس کے آخری حرف پر جزم آجاتی ہے۔
5. فعل مضارع کے شروع میں حرف "لَنْ" آنے سے اس کے آخری حرف میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔

سوال نمبر ۲ کالم نمبر "۱" کا صحیح ترجمہ کالم نمبر "۲" میں درج ہے آپ صحیح جواب کو تیر (→) کے نشان سے ملائیں۔ پہلے ایک نظر ان چند مصادر کو دیکھ لیں کیونکہ کالم میں ذکر کئے گئے قرآنی صیغے درج ذیل مصادر سے بنائے گئے ہیں۔

مصادر	معانی	مصادر	معانی
اَلْفَرْحَةُ	خوش ہونا	اَلتَّفْضِيْلُ	فضیلت دینا
اَلْعِرْفَانُ	پہچاننا	اَلْاِيْمَانُ	ایمان لانا
اَلْفَسَادُ	فساد کرنا	اَلْحَمْلُ	اٹھانا
اَلدُّعَاءُ	پکارنا	اَلْكَوْنُ	ہونا
اَلْكِتَابَةُ	لکھنا		

سبق نمبر ۲۲

ماضی مجہول اور مضارع مجہول کا تعارف

پچھلے اسباق میں آپ حضرات نے "فعل ماضی" اور "فعل مضارع" کا جو تعارف پڑھا ہے، ان تمام افعال میں آپ نے دیکھا کہ فعل (Verb) کے ساتھ اس کے فاعل (Subject) کا ذکر تھا، یا اس فعل سے ہی اس کا فاعل سمجھ میں آ رہا تھا۔

ماضی کی مثالیں

① "نَصَرَ اللّٰہُ"

ترجمہ: (اللہ تعالیٰ نے مدد کی)

اس مثال میں فعل (مدد کرنے) کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف ہے جو کہ فاعل ہے۔

② اَخْرَجَھُمْ

ترجمہ: (اس نے انہیں نکالا)

اس مثال میں فاعل (واحد مذکر غائب) ہے جو کہ اس کے فعل "اَخْرَجَ" سے سمجھ آ رہا ہے۔

مضارع کی مثالیں

① یَنْصُرُ

ترجمہ: (وہ مدد کرتا ہے/کرے گا)

فعلِ مضارع کی اس مثال میں بھی "تنصر" (مدد کرنے) کی نسبت فاعل کی طرف ہے۔

(۲) یَخرُجُ مِنْہُ

ترجمہ: (وہ نکلتی ہے/نکلتا ہے)

اس مثال میں بھی فعل کی نسبت فاعل کی طرف ہے جو کہ واحد مذکر غائب ہے۔

ایسے تمام افعال (فعلِ ماضی ہو یا فعلِ مضارع) جن میں نسبت فعل کی فاعل کی طرف ہے (خواہ وہ فاعل عبارت میں نظر آ رہا ہو یا اس فعل کے ضمیر کی صورت میں چھپا ہوا ہو) "فعلِ معروف" (Active Voice) کہلاتے ہیں۔

اگر انہیں افعال میں فعل کی نسبت بجائے فاعل کے مفعول کی طرف ہو تو یہ افعال "فعلِ مجہول" (Passive Voice) کہلاتے ہیں۔ قرآن مجید میں فعلِ معروف کی طرح فعلِ مجہول بھی بڑی کثرت کے ساتھ استعمال ہوتا ہے۔

فعلِ مجہول (Pasvive Voice) کی پہچان

ماضی کے افعال میں فعلِ مجہول کی پہچان یہ ہے کہ "فُعِلَ، فُعِلُوا" یا "اُفْعِلَ" کے وزن (Shape) پر آتے ہیں۔

فعلِ ماضی مجہول بنانے کا طریقہ

اگر "فَعَلَ، فَعِلَ" وغیرہ کے وزن پر آنے والے تمام تین حرفی افعال (جیسے نَصَرَ، فَتَحَ، سَمِعَ) کے پہلے حرف کے زبر کو پیش دے دیا جائے اور اس کے بعد والے حرف پر اگر زبر ہے تو زیر لگا دی جائے تو فعلِ مجہول بن جاتا ہے۔

مثالیں جدول میں ملاحظہ ہوں

فعلِ معروف کی مثالیں	فعلِ مجہول کی مثالیں
نَصَرَ	نُصِرَ

اس نے مدد کی	اس کی مدد کی گئی
فَتَحَ	فُتِحَ
اس نے کھولا	اسے کھولا گیا
شَرِبَ	شُرِبَ
اس نے پیا	اسے پیا گیا
سَمِعَ	سُمِعَ
اس نے سنا	اسے سنا گیا
نَزَّلَ	نُزِّلَ
اس نے اتارا	اسے اتارا گیا
عَلَّمَ	عُلِّمَ
اس نے سکھایا	اسے سکھایا گیا
زَیَّنَ	زُیِّنَ
اس نے مزین کیا	اسے مزین کیا گیا

فعل ماضی کے چار حرفی صیغے جو "اَفْعَلَ" کے وزن پر پورا اترتے ہیں۔ جیسے "اَکْرَمَ، اَنْزَلَ" وغیرہ میں فعل مجہول بنانے کا طریقہ یہ ہے۔ کہ اس کے پہلے حرف کو پیش دی جائے اور صرف تیسرے حرف کی "زبر" کو "زیر" بنادیا جائے تو فعل مجہول وجود میں آتا ہے۔

مثالیں جدول میں ملاحظہ فرمائیں

فعل معروف	فعل مجہول
اَفْعَلَ	اُفْعِلَ
اس نے کیا	اسے کیا گیا

أَكْرَمَ	أُكْرِمَ
اس نے عزت کی	اس کی عزت کی گئی
أَنْزَلَ	أُنْزِلَ
اس نے اتارا	اسے اتارا گیا
أَخْرَجَ	أُخْرِجَ
اس نے نکالا	اسے نکالا گیا

فعلِ مضارع مجہول بنانے کا طریقہ

مضارع کے وہ تمام افعال جو "یَفْعَلُ" یا "یَفْعِلُ" یا "یَفْعُلُ" کے وزن (Shape) پر پورا اترتے ہیں۔ یہ "فعلِ معروف" کہلاتے ہیں۔ ان کو مجہول بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ ان کے پہلے حرف (جو کہ کوئی نہ کوئی علامت مضارع ہوتی ہے) کی زبر ہٹا کر پیش دے دی جائے اور تیسرے حرف پر اگر زبر کے علاوہ کوئی اعراب ہو تو زبر لگا دی جائے تو فعل مضارع مجہول بن جاتا ہے۔

مثالیں جدول میں ملاحظہ ہوں

فعلِ مضارع معروف کی مثالیں	فعلِ مضارع مجہول کی مثالیں
یَفْعَلُ	یُفْعَلُ
وہ کرتا ہے / کرے گا	اسے کیا جاتا ہے / کیا جائے گا
یَنْصُرُ	یُنْصَرُ
وہ مدد کرتا ہے / کرے گا	اس کی مدد کی جاتی ہے / کی جائے گی

يَفْتَحُ	يُفْتَحُ
وہ کھولتا ہے/ کھولے گا	اسے کھولا جاتا ہے/ جائے گا
يَسْمَعُ	يُسْمَعُ
وہ سنتا ہے/ سنے گا	اسے سنا جاتا ہے/ جائے گا
يَضْرِبُ	يُضْرَبُ
وہ مارتا ہے/ مارے گا	اسے مارا جاتا ہے/ مارا جائے گا

☆ - ماضی کے وہ صیغے جو "اَفْعَلَ، اَكْرَمَ، اَنْزَلَ، اَخْرَجَ" کے وزن پر آتے ہیں ان کا مضارع "يُفْعِلُ" کی طرز پر شروع ہوتا ہے جیسے:

يُكْرِمُ، يُنْزِلُ، يُخْرِجُ

مضارع کے ان صیغوں میں پہلے حرف پر چونکہ پیش پہلے ہی سے موجود ہوتی ہے لہٰذا صرف تیسرے حرف کی زیر ہٹا کر اس پر زبر دے دی جائے تو مجہول کا صیغہ بن جاتا ہے۔

مثالیں جدول میں ملاحظہ کیجئے

فعل مضارع معروف	فعل مضارع مجہول
يُفْعِلُ	يُفْعَلُ
وہ کرتا ہے/ کرے گا	اسے کیا جاتا ہے/ کیا جائے گا
يُكْرِمُ	يُكْرَمُ
وہ عزت کرتا ہے/ کرے گا	اس کی عزت کی جاتی ہے/ کی جائے گی
يُنْزِلُ	يُنْزَلُ
وہ اتارتا ہے/ اتارے گا	اسے اتارا جاتا ہے/ جائے گا

يُخْرِجُ	يُخْرَجُ
وہ نکالتا ہے/نکالے گا	اسے نکالا جاتا ہے/جائے گا

☆-فعل ماضی کے وہ صیغے جو "فَعَّلَ" کے وزن پر پورا اترتے ہیں جیسے "نَزَّلَ ، فَضَّلَ ، صَرَّفَ" ان سے فعل مضارع کا واحد مذکر غائب کا صیغہ "يُفَعِّلُ" کے وزن پر آتا ہے، جیسے "يُفَعِّلُ، يُنَزِّلُ ، يُفَضِّلُ ، يُصَرِّفُ" ان تمام افعالِ مضارع کو معروف سے مجہول بنانے کا سادہ اور آسان طریقہ یہ ہے کہ پہلے حرف پر تو ہماری مطلوبہ پیش پہلے سے ہی موجود ہے۔ اب صرف تیسرے حرف کی زیر کو ہٹا کر زبر بنا دیا جائے تو یہ ان افعال سے فعلِ مضارع مجہول بن جائے گا۔

مثالوں کے لیے جدول ملاحظہ فرمائیے

فعلِ مضارع معروف	فعلِ مضارع مجہول
يُفَعِّلُ	يُفَعَّلُ
وہ کام کرتا ہے/کرے گا	وہ کام کرلیا جاتا ہے/جائے گا
يُنَزِّلُ	يُنَزَّلُ
وہ اتارتا ہے/اتارے گا	اسے اتارا جاتا ہے/جائے گا
يُفَضِّلُ	يُفَضَّلُ
وہ فضیلت دیتا ہے/دے گا	اسے فضیلت دی جاتی ہے/دی جائے گی
يُصَرِّفُ	يُصَرَّفُ
وہ بیان کرتا ہے/کرے گا	اسے بیان کیا جاتا ہے/کیا جائے گا

سبق نمبر ۲۳

متفرق حروف

آج کے سبق میں متفرق طور پر کچھ حروف بیان کیے جا رہے ہیں۔ جو قرآن مجید میں بڑی کثرت کے ساتھ آتے ہیں ان حروف کو اور ان کے معنی کو جدول میں ملاحظہ کیجیے۔

حروف	معنی	قرآنی مثالیں
فَ	سو، لہٰذا، پس، پھر	● ﴿فَحَشَرَ فَنَادٰى﴾ (النّٰزعٰت: ۲۳) ترجمہ: (سو اس نے جمع کیا، پھر پکارا)
ثُمَّ	پھر	● ﴿ثُمَّ اَدْبَرَ﴾ (النّٰزعٰت: ۲۲) ترجمہ: (پھر اس نے پیٹھ پھیری) ● ﴿ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ﴾ (التکاثر: ۴) ترجمہ: (پھر ہرگز نہیں عنقریب تم جان لوگے)
اِمَّا	یا	● ﴿فَاِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَآءً﴾ (محمد: ۴) ترجمہ: (پھر اس کے بعد یا تو بطور احسان یا فدیہ لے کر چھوڑ دو)
اَوْ	یا	● ﴿وَاِنْ مَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ﴾ (الرعد: ۴۰) ترجمہ: (اور ہمیں اختیار ہے خواہ دکھا دیں ہم تم کو کچھ حصہ اس انجام کا جو ہم ڈرا رہے ہیں یا ہم اٹھا لیں)

لفظ	معنی	مثال
بَلْ	بلکہ	● ﴿كَلَّا بَلْ رَانَ عَلَىٰ قُلُوبِهِم مَّا كَانُوا يَكْسِبُونَ﴾ (المطففين: ۱۴) ترجمہ: (ہرگز نہیں بلکہ ان کے دلوں پر زنگ لگ چکا ہے ان کے کاموں کی وجہ سے)
بَلٰی	کیوں نہیں	● ﴿قَالُوا بَلَىٰ﴾ (الاعراف: ۱۷۲) ترجمہ: (کہنے لگے کیوں نہیں)
اِلَّا	مگر	● ﴿لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ﴾ (الحشر: ۲۳) ترجمہ: (نہیں ہے کوئی معبود مگر وہی (اللہ))
ذُوْ	والا	● ﴿وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانُ﴾ (الرحمن: ۱۲) ترجمہ: (اور طرح طرح کے غلے جن میں بھوسا بھی ہوتا ہے اور دانہ بھی)
اُولُوا اُولُو کی جمع ہے	والے	● ﴿أُولُو الْأَلْبَابِ﴾ (الرعد: ۱۹) ترجمہ: (عقل والے)
ذَاتُ	والی	● ﴿ذَاتِ أَلْوَاحٍ وَدُسُرٍ﴾ (القمر: ۱۳) ترجمہ: (تختوں اور کیلوں والی کشتی)
کِلَا	دونوں (برائے مذکر)	● ﴿إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِندَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا﴾ (الاسراء: ۲۳) ترجمہ: (اگر تمہارے پاس ان (والدین) میں کوئی ایک یا دونوں بڑھاپے کی عمر کو پہنچ جائیں)
کِلْتَا	دونوں (برائے مؤنث)	● ﴿كِلْتَا الْجَنَّتَيْنِ آتَتْ أُكُلَهَا﴾ (الکہف: ۳۳) ترجمہ: (دونوں باغ دیتے تھے اپنا پھل)

عملی مشق

سوال نمبرا

کالم نمبر(۱) میں حروف دیئے گئے ہیں اور کالم نمبر(۲) میں ان کا ترجمہ دیا گیا ہے۔ صحیح ترجمہ کو تیر (←———) کے نشان کے ساتھ ملائیں۔

کالم نمبر ۱	کالم نمبر ۲
❶ فَ	① کیوں نہیں
❷ ثُمَّ	② یا
❸ بَلْ	③ والا
❹ حَتّٰی	④ سو پھر
❺ لَوْ	⑤ اگر
❻ لِمَ	⑥ مگر
❼ ذُوْ	⑦ دونوں
❽ أُولُوْ	⑧ اور
❾ لَمْ	⑨ کیونکہ
❿ إِمَّا	⑩ بلکہ
⓫ أَنْ	⑪ اگر
⓬ أَمْ	⑫ پھر
⓭ وَ	⑬ نہیں
⓮ لَوْ	⑭ والے
⓯ إِذْ	⑮ بہرحال
⓰ أَوْ	⑯ یا
⓱ سَوْفَ	⑰ ہرگز نہیں
⓲ بَلٰی	⑱ عنقریب

سوال نمبر ۷ صحیح اور غلط جملوں کی متعلقہ خانوں میں (✓) کے ساتھ نشاندہی کیجئے۔

- "بَلْ" اور "بَلٰی" کے معنی میں کوئی فرق نہیں۔
- "تُوْ" واحد کے لیے "تُمْ" جمع کے لیے اور "تُنَّ" مؤنث کے لیے استعمال ہوتا ہے۔
- "فَ" کا معنی ہے "سو" اور "اَمْ" کا معنی ہے "یا"۔
- "اِلَّا" حرف استثناء کے لیے آتا ہے اور اس کا معنی ہے "مگر"۔
- "اَوْ" کا ترجمہ اردو میں "اور" کیا جا سکتا ہے۔

جوابات کے لیے دیکھئے صفحہ نمبر (264) پر

سبق نمبر ۲۴

امر، نہی، اسم فاعل، اسم مفعول، اسم تفضیل اور اسم مبالغہ کا تعارف

۱۔ امر اور نہی کا بیان

قرآن مجید میں "امر اور نہی" کے صیغے بہت کثرت سے استعمال ہوئے ہیں۔ چنانچہ ان کے استعمال کی کثرت کے پیش نظر ان کو سب سے پہلے ذکر کیا جاتا ہے۔

الف۔ امر

"امر" کا معنی ہے کسی کام کے کرنے کا حکم دینا، جیسے اُعْبُدُوْا (تم عبادت کرو)

بنانے کا طریقہ

فعل امر بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ مضارع کا واحد مذکر مخاطب کا صیغہ لے کر اس کے شروع سے "ت" (علامتِ مضارع) گرا کر ہمزہ لگا دیا جائے، اور تثنیہ، جمع مذکر، اور واحد مؤنث کے آخر سے نون کو گرا دیا جائے، اور ہمزہ پر اعراب کا مدار آخری سے پہلے والا حرف ہے، اگر صیغے کے آخری سے پہلے والے حرف (Secondlast) پر پیش ہے تو ہمزہ پر بھی پیش ہوگا، اور اگر آخری سے

پہلے والے حرف(Secondlast)پر زیر یا زبر ہے تو ہمزہ پر بھی زیر ہوگی۔

مثالیں جدول میں ملاحظہ کیجئے

صیغے	مضارع	امر
واحد مذکر	تَفْعَلُ تَفْعُلُ تو کرتا ہے/کرے گا	اِفْعَلْ / اُفْعُلْ تو کر
تثنیہ مذکر	تَفْعَلَانِ تَفْعُلَانِ تم دو (مرد) کرتے ہو/کرو گے	اِفْعَلَا / اُفْعُلَا تم دونوں (مرد) کرو
جمع مذکر	تَفْعَلُوْنَ تَفْعُلُوْنَ تم کرتے ہو/کرو گے	اِفْعَلُوْا / اُفْعُلُوْا تم سب (مرد) کرو
واحد مؤنث	تَفْعَلِيْنَ تَفْعُلِيْنَ تو ایک عورت کرتی ہے/کرے گی	اِفْعَلِيْ / اُفْعُلِيْ تو (ایک عورت) کر
تثنیہ مؤنث	تَفْعَلَانِ تَفْعُلَانِ تم دو (عورتیں) کرتی ہو/کرو گی	اِفْعَلَا / اُفْعُلَا تم دو (عورتیں) کرو
جمع مؤنث	تَفْعَلْنَ تَفْعُلْنَ تم سب (عورتیں) کرتی ہو/کرو گی	اِفْعَلْنَ / اُفْعُلْنَ تم سب (عورتیں) کرو

قرآنی مثال: ﴿وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ﴾ (طٰہٰ:۱۳۲)

ترجمہ: (اپنے اہل کو نماز کا حکم کیجئے)

قرآنی مثال: ﴿وَاعْبُدُوا اللّٰهَ﴾ (النساء:۳۶)

ترجمہ: (اللہ کی عبادت کرو)

اہم نوٹ:

قرآن کریم میں "امر" کے صیغے زیادہ تر چونکہ مخاطب کے صیغے استعمال ہوتے ہیں، لہذا امر کے سبق میں صرف "امر مخاطب" پر اکتفاء کیا جاتا ہے۔

ب۔ نہی کا بیان:

نہی کا معنی ہے کسی کام سے روکنا منع کرنا۔

بنانے کا طریقہ

نہی بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ فعل مضارع کے واحد مذکر کے شروع میں "لا" لگا کر آخر سے اعراب کو ختم کر دیا جائے تو نہی کا صیغہ وجود میں آجاتا ہے۔

مثالیں جدول میں ملاحظہ کیجئے

صیغہ	مضارع	نہی
واحد مذکر غائب	يَفْعَلُ وہ کرتا ہے/کرے گا	لَا يَفْعَلْ وہ ایک (مرد) نہ کرے
تثنیہ مذکر غائب	يَفْعَلَانِ وہ دو (مرد) کرتے ہیں/کریں گے	لَا يَفْعَلَا وہ دو (مرد) نہ کریں
جمع مذکر غائب	يَفْعَلُوْنَ وہ سب مرد کرتے ہیں/کریں گے	لَا يَفْعَلُوْا وہ سب (مرد) نہ کریں
واحد مؤنث غائب	تَفْعَلُ وہ ایک عورت کرتی ہے/کرے گی	لَا تَفْعَلْ وہ ایک عورت نہ کرے

صیغہ	مضارع	نہی
تثنیہ مؤنث غائب	تَفْعَلَانِ وہ دو (عورتیں) کرتی ہیں / کریں گی	لَا تَفْعَلَا وہ دو عورتیں نہ کریں
جمع مؤنث غائب	يَفْعَلْنَ وہ سب (عورتیں) کرتی ہیں / کریں گی	لَا يَفْعَلْنَ وہ سب عورتیں نہ کریں
واحد مذکر مخاطب	تَفْعَلُ تو ایک مرد کرتا ہے / کرے گا	لَا تَفْعَلْ تو ایک (مرد) نہ کر
تثنیہ مذکر مخاطب	تَفْعَلَانِ تم دو مرد کرتے ہو / کرو گے	لَا تَفْعَلَا تم دو (مرد) نہ کرو
جمع مذکر مخاطب	تَفْعَلُوْنَ تم سب مرد کرتے ہو / کرو گے	لَا تَفْعَلُوْا تم سب (مرد) نہ کرو
واحد مؤنث مخاطب	تَفْعَلِيْنَ تو ایک عورت کرتی ہے / کرے گی	لَا تَفْعَلِيْ تو ایک عورت مت کر
تثنیہ مؤنث مخاطب	تَفْعَلَانِ تم دو عورتیں کرتی ہو / کرو گی	لَا تَفْعَلَا تم دو عورتیں مت کرو
جمع مؤنث مخاطب	تَفْعَلْنَ تم سب عورتیں کرتی ہو / کرو گی	لَا تَفْعَلْنَ تم سب عورتیں نہ کرو
واحد متکلم	أَفْعَلُ میں کرتا ہوں / کروں گا	لَا أَفْعَلْ میں نہ کروں
جمع متکلم	نَفْعَلُ ہم کرتے ہیں / کریں گے	لَا نَفْعَلْ ہم نہ کریں

قرآنی مثال: ﴿لا تقل لهما اف﴾ (بنی اسرائیل: ۲۳)

ترجمہ: (اپنے والدین کو اف تک نہ کہو)

قرآنی مثال: ﴿لا تشرکوا باللہ﴾ (النساء: ۳۶)

ترجمہ: (اللہ کے ساتھ شریک مت ٹھہراؤ)

اسم فاعل کا بیان

فاعل کا معنی ہے کام کرنے والا، اسم فاعل کے صیغے "فاعل" کی (Shape) پر آتے ہیں، جیسے عالمٌ جاننے والا، شاہدٌ گواہی دینے والا۔

اسم فاعل کا واحد مؤنث کا صیغہ بنانے کے لیے فاعل کے آخر میں "ۃ" اور تثنیہ بنانے کے لیے "ان" اور "ین" اور جمع مذکر کا صیغہ بنانے کے لیے "ون" اور "ین" اور جمع مؤنث کا صیغہ بنانے کے لیے "ا" اور "ت" کا اضافہ کیا جاتا ہے۔

مثالیں جدول میں ملاحظہ کریں

صیغہ	مذکر	مؤنث
واحد	فَاعِلٌ کرنے والا ایک مرد	فَاعِلٌ + ۃ / فَاعِلَۃٌ کرنے والی ایک عورت
تثنیہ	فَاعِلٌ + انِ / فَاعِلَانِ کرنے والے دو مرد	فَاعِلٌ + تَانِ / فَاعِلَتَانِ کرنے والی دو عورتیں
جمع	فَاعِلٌ + وْنَ / فَاعِلُوْنَ کرنے والے سب مرد	فَاعِلٌ + اتٌ / فَاعِلَاتٌ کرنے والی سب عورتیں

قرآنی مثال: ﴿إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا﴾ (الاحزاب: ۴۵)

ترجمہ: (بیشک ہم نے آپ کو گواہ بنا کر بھیجا ہے)

قرآنی مثال: ﴿وَدَاعِیًا إِلَی اللّٰہِ﴾ (الاحزاب:۴۶)

ترجمہ: (اور اللہ رب العزت کی طرف بلانے والا بنا کر بھیجا ہے)

اسم مفعول کا بیان

مفعول کہتے ہیں جس پر کام کیا جائے، اسم مفعول کا صیغہ "مَفْعُوْلٌ" کی (Shape) پر آتا ہے جیسے: مَکْتُوْبٌ (لکھا ہوا) مَحْفُوْظٌ (حفاظت میں) اسم مفعول کے واحد مؤنث کا صیغہ بنانے کے لیے مفعول کے آخر میں "ــــة" اور تثنیہ بنانے کے لیے "ا" اور "ن" اور جمع مذکر بنانے کے لیے "و" اور "ن" اور جمع مؤنث بنانے کے لیے "ا" اور "ت" کا اضافہ کیا جاتا ہے۔

مثالیں جدول میں دیکھیں

صیغہ	مذکر	مؤنث
واحد	مَفْعُوْلٌ کیا ہوا	مَفْعُوْلٌ + ۃ / مَفْعُوْلَةٌ کی ہوئی
تثنیہ	مَفْعُوْلٌ + انِ / مَفْعُوْلَانِ کیے ہوئے دو (مذکر)	مَفْعُوْلٌ + تانِ / مَفْعُوْلَتَانِ کی ہوئی دو (مؤنث)
جمع	مَفْعُوْلٌ + وْنَ / مَفْعُوْلُوْنَ کیے ہوئے سب (مذکر)	مَفْعُوْلٌ + اتٌ / مَفْعُوْلَاتٌ کی ہوئی سب (مؤنث)

قرآنی مثال: ﴿مَکْتُوْبًا عِنْدَھُمْ﴾ (الاعراف:۱۵۷)

ترجمہ: (لکھا ہوا اپنے پاس)

قرآنی مثال: ﴿وَالْیَوْمِ الْمَوْعُوْدِ﴾ (البروج:۲)

ترجمہ: (وعدہ کیا ہوا دن)

اسم مبالغہ

یہ فاعل کے معنی میں مبالغہ (زیادتی) پیدا کرنے کے لیے آتا ہے۔ جیسے غَفُوْرٌ (بہت بخشنے والا) قُدُّوْسٌ (بہت پاکیزہ)، رَحْمَانٌ (بہت رحم کرنے والا)، عَلَّامٌ (بہت جاننے والا)

قرآنی مثال: ﴿إِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ (المائدۃ:۳۹)

ترجمہ: (بے شک اللہ بہت بخشنے والے اور رحم کرنے والے ہیں)

قرآنی مثال: ﴿الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

ترجمہ: (اللہ بہت رحم کرنے والے ہیں)

اسم تفضیل

جس میں فعل کا معنی سب سے زیادہ پایا جائے، اس کو اسم تفضیل کہتے ہیں، اور اس کا مخصوص وزن "أَفْعَلُ" ہے، جیسے أَعْلَمُ (سب سے زیادہ جاننے والا)، أَكْبَرُ (سب سے بڑا) اس سے تثنیہ بنانے کے لیے آخر میں "ا" اور "ن" اور جمع بنانے کے لیے "و" اور "ن" کا اضافہ کیا جاتا ہے۔

اسم تفضیل

أَعْلَمُ سب سے زیادہ جاننے والا	واحد
أَعْلَمُ + انِ / أَعْلَمَانِ سب سے زیادہ جاننے والے دو (مذکر)	تثنیہ
أَعْلَمُ + وْنَ / أَعْلَمُوْنَ سب سے زیادہ جاننے والے سب (مذکر)	جمع

قرآنی مثال: ﴿لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ﴾ (التین: ۴)

ترجمہ: (بے شک ہم نے انسان کو بہت خوبصورت شکل میں پیدا کیا)

قرآنی مثال: ﴿وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا يَكْتُمُونَ﴾ (آل عمران: ۱۶۷)

ترجمہ: (اور اللہ خوب جانتا ہے اس کو جو وہ چھپاتے ہیں)

سبق نمبر ۲۵

قرآنِ کریم کا ترجمہ اور تفسیر سیکھنے کا مقصد

سورۃ القمر میں کئی مرتبہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کا مقصد بیان فرمایا ہے۔

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ (القمر:۱۷)

ترجمہ: اور ہم نے قرآن کو نصیحت کے لیے آسان کیا ہے، سو ہے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا۔

اس آیت مبارکہ سے چند باتیں معلوم ہوئیں

1. قرآن مجید آسان کتاب ہے۔
2. قرآن مجید کو نصیحت حاصل کرنے کے لیے آسان کیا گیا ہے۔
3. قرآن مجید سے نصیحت حاصل کرنے کی بار بار دعوت دی گئی ہے۔

قرآن مجید سے نصیحت حاصل کرنے کے طریقے!

خود قرآن کریم نے نصیحت حاصل کرنے کی مزید وضاحت اور نصیحت حاصل ہونے کے طریقے کو بیان فرمایا ہے

1. سورۃ ق کے شروع میں ہے

﴿اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ﴾ (الانفال: ۲)

ترجمہ: مومن تو درحقیقت وہی لوگ ہیں کہ جب لیا جاتا ہے اللہ کا نام تو لرز جاتے ہیں ان کے دل اور جب پڑھی جاتی ہیں ان کے سامنے اللہ کی آیات تو بڑھادیتی ہیں وہ ان کا ایمان اور اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔

سچے اور پکے ایمان والوں کی نشانیاں قرآن کریم نے یہ بیان فرمائیں ہیں:

1. اللہ کو یاد کرکے ان کے دلوں میں خشیت اور خوف الٰہی پیدا ہو۔
2. قرآن کریم کی آیات کو پڑھ کر ان کے دلوں میں ایمان بڑھ جائے اور اللہ تعالیٰ کے سامنے اور جھک جائیں، اور عاجزی اختیار کریں۔
3. نماز قائم کریں، اور اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ رزق سے اللہ تعالیٰ کے راستے میں مال خرچ کریں۔

عزیز دوستو! قرآن کریم پڑھ کر اگر مندرجہ بالا کیفیت پیدا ہو تو گویا اس نے قرآن کریم سے نصیحت حاصل کرلی۔ اور اس سے فائدہ اٹھایا، چونکہ قرآن کریم ہدایت کی کتاب ہے، اور جس شخص کو قرآن کریم کے پڑھنے سے واقعی ہدایت حاصل ہوتی ہے اس کی پہچان بھی قرآن کریم نے ذکر فرمائی ہے۔ "سورۃ الزمر" میں ہے:

﴿اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ﴾ (سورۃ الزمر: ۲۳)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے بہترین کلام نازل فرمایا ہے، جو ایسی کتاب ہے کہ باہم ملتی

جاتی ہے، بار بار دہرائی گئی ہے، جس سے ان لوگوں کے جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں بدن کانپ اٹھتے ہیں، پھر ان کے بدن اور دل نرم ہو کر اللہ کے ذکر کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں، یہ قرآن اللہ کی ہدایت ہے جسے وہ چاہتا ہے اس کے لیے ذریعہ ہدایت کرتا ہے، اور خدا جس کو گمراہ کرتا ہے اس کا کوئی ھادی نہیں ہے۔

قرآن کریم کی اس آیت سے معلوم ہوا کہ ہدایت کی پہچان یہ ہے کہ دلوں کی سختی ختم ہو جاتی ہے، اور اللہ تعالیٰ کے احکام کو قبول کرنے اور ان پر عمل کرنے کے لیے دلوں میں نرمی پیدا ہو جاتی ہے۔

قرآن کریم وہ ہدایت ہے جس کو لیکر ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے ہیں، اس سے مقصود صرف اپنے علم (Knowledge) اور معلومات میں اضافہ نہیں ہے، بلکہ اس پر عمل کرنا اور دلوں میں خشیت اور خوف الٰہی کا ہونا ہی اس کے حقیقی علم حاصل ہونے کی علامت ہے۔

قرآن کریم کی ہدایت اور اس سے حاصل ہونے والے علم کو معلم قرآن مجید کائنات حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مثال کے ذریعے سمجھایا ہے۔

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس ہدایت اور علم کی مثال جسے دیکر مجھے بھیجا گیا ہے۔ اس موسلا دھار بارش کی طرح ہے۔ جو کسی زمین پر برسی ہو۔ پھر زمین کے بعض حصے تو بڑے اچھے تھے کہ پانی کو اپنے اندر جذب کر لیا۔ پھر گھاس اور کھیتیاں وغیرہ اگائیں، اور زمین کے بعض حصے بڑے پتھریلے تھے کہ انہوں نے روک لیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس پانی سے لوگوں کو سیراب کیا۔ انہوں نے خود پیا، دوسروں کو پلایا اور کھیتیاں اگائیں۔ اور زمین کے بعض حصے (بنجر) چٹیل میدان تھے کہ نہ تو پانی جذب کیا اور نہ کھیتیاں

اٹھائیں اور دوسروں کے لیے جمع کیا۔

پھر فرمایا اسی طرح (تین زمینوں کی طرح) لوگوں کی مثال ہے بعض ایسے ہیں جنہوں نے دین کی سمجھ حاصل کی اور اللہ نے اس کو ہدایت کے ذریعے خود اس کو بھی نفع دیا اور بعض ایسے ہیں جنہوں نے خود بھی علم سیکھا اور آگے بھی سکھایا اور بعض (بنجر زمین کی طرح) ایسے ہیں جنہوں نے (تکبر اور غرور کی وجہ سے) اس پیغام پر ذرا توجہ نہ کی اور ہماری لائی ہوئی ہدایت کو قبول نہ کیا۔

(بخاری و مسلم، کذا فی المشکوۃ. باب الاعتصام بالکتاب و السنۃ، ص: ۲۸)

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ:

❶ وہ لوگ جو ہدایت کی بات سن کر نفع اٹھالیں اور عمل کرلیں قابل تعریف ہیں۔

❷ وہ لوگ بھی قابل تعریف ہیں جو خود بھی نفع اٹھائیں اور علم اور قرآنی ہدایت پھیلا کر دوسروں کو بھی نفع پہنچائیں۔

❸ ایسے لوگ قابل مذمت اور محروم ہیں جو صحیح اور حق بات پر کچھ بھی اثر نہ لیں۔

سبق نمبر ۲۶

علم حاصل کرنے کے ذرائع

اللہ تعالیٰ جل شانہٗ نے انسان کو اشیاء کا علم حاصل کرنے کے لیے تین ذرائع عطا فرمائے ہیں۔

❶ حواسِ خمسہ ❷ عقل ❸ وحیِ الٰہی

پہلا ذریعہ:۔حواسِ خمسہ

حواسِ خمسہ یعنی آنکھ، کان، ناک، زبان اور ہاتھ عطا فرمائے، آنکھ کے ذریعے دیکھ کر کسی چیز کے خوبصورت ہونے یا بدصورت ہونے کا علم حاصل کیا جاتا ہے۔۔ کان کے ذریعے سن کر کسی چیز کا علم حاصل ہوتا ہے، زبان کے ذریعے چکھ کر علم حاصل ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ نے ان حواسِ خمسہ کا دائرہ کار محدود رکھا ہے، جس کام کے لیے اس کو پیدا کیا گیا ہے بس اسی چیز کا علم ان سے حاصل ہو سکتا ہے، اس کے علاوہ کا علم ان سے حاصل کرنا ناممکن بھی ہے اور اس عضو پر ظلم بھی اگر کوئی شخص کسی عضو کی وضع کے خلاف علم حاصل کرنا چاہے تو ساری دنیا ایسے شخص کو احمق کہے گی آنکھ سے بجائے دیکھنے کے سونگھنے یا چکھنے کا کام نہیں لیا جا سکتا، اسی طرح کان سے بجائے سماعت کے دیکھنے، سونگھنے یا چکھنے کا کام نہیں لیا جا سکتا ہے بلکہ یہ ناممکن ہے ان اعضاء سے ان کا اصلی کام لینے کے بجائے دوسرا کام

لینے سے وہ عضو ضائع ہو جائے اور اپنے اصلی کام سے بھی معطل ہو جائے مثلاً کوئی شخص سالن کا ذائقہ معلوم کرنے کے لیے زبان کی جگہ کان یا آنکھ میں سالن ڈال کر ذائقہ معلوم کرنے کی کوشش کرے تو ہوسکتا ہے کہ کان اور آنکھ، سننے اور دیکھنے سے ہی عاجز آ جائیں۔

دوسرا ذریعہ:۔ عقل

جہاں پر ان حواس خمسہ کی کارکردگی کی انتہاء ہوتی ہے وہاں پر علم حاصل کرنے کے لیے اللہ تعالی نے "عقل" بطور آلہ علم کے عطا فرمائی ہے مثلاً کسی چیز کی اچھائی یا برائی، فوائد و مضرات معلوم کرنے کے لیے محض ظاہری اعضا کام آتے نہیں بلکہ یہاں عقل کے ذریعہ مقصود حاصل ہوتا ہے۔

تیسرا ذریعہ:۔ وحی الٰہی

یہ بات یاد رہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے "حواس خمسہ" کا دائرہ کار محدود رکھا ہے، اسی طرح "عقل" کا دائرہ کار بھی محدود ہے، بہت سی اشیاء ایسی ہیں جن کا علم حاصل کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے تیسرا ذریعہ "وحی الٰہی" کو بنایا، جہاں عقل کی انتہاء ہوتی ہے وہاں سے "وحی الٰہی" کی ابتداء ہوتی ہے، جو تحصیل علم کا ایک لامتناہی ذریعہ ہے مثلاً امور آخرت کے متعلق علم حاصل کرنا، برزخ، قیامت، جنت و دوزخ وغیرہ کی حقیقت معلوم کرنا وغیرہ وغیرہ ان امور کے ادراک سے نہ صرف حواس خمسہ عاجز ہیں، بلکہ عقل سے بھی ان کا اندازہ ممکن نہیں ہے ان کا علم خاص "وحی الٰہی" پر موقوف ہے جیسے اس میدان میں حواس خمسہ کو استعمال کرنا بے سود و بے فائدہ ہے، اسی طرح اس میدان میں عقل کے گھوڑے دوڑانا بھی سخت جہالت ہے۔

احوال آخرت کو عقل کی کسوٹی پر پرکھنا

بعض لوگ جب جنت و دوزخ کے احوال کے متعلق آیات مبارکہ اور احادیث شریفہ کا مطالعہ کرتے ہیں، تو ان کے عجیب و غریب حالات کو اپنی عقل کی کسوٹی پر پرکھنے لگتے ہیں جب ان کی

حقیقت کسی طرح عقل میں آتی ہی نہیں تو طرح طرح کے وساوس وشبہات کا شکار ہو کر اپنے ایمان پر ضرب کاری لگاتے ہیں۔ یہاں اس بات کو خوب سمجھ لینا چاہیے، کہ آخرت کی چیزیں چونکہ ہماری دیکھی ہوئی نہیں ہیں، اور ہم نے ان کا کبھی تجربہ ومشاہدہ نہیں کیا ہے اس لیے وہ ہمیں اچنبھے کی سی معلوم ہوتی ہے اور ان کا سمجھنا بعض لوگوں کے لیے مشکل ہو جاتا ہے۔ لیکن یہ بالکل ایسا ہی ہے جیسا کہ کسی بچے سے جو ابھی ماں کے پیٹ ہی میں ہو، اگر کسی آلہ کے ذریعہ یہ کہا جائے کہ اے بچے! تو عنقریب ایک دنیا میں آنے والا ہے، جہاں لاکھوں میل کی زمین ہے اور اس سے بھی بڑے سمندر ہیں، آسمان ہے، چاند، سورج اور لاکھوں ستارے ہیں اور وہاں ہوائی جہاز اڑتے ہیں، ریلیں دوڑتی ہیں اور لڑائیاں ہوتی ہیں تو پیں گرجتی ہیں، اور ایٹم بم چلتے ہیں تو وہ بچہ اول تو ان باتوں کو سمجھ ہی نہ پائے گا اگر سوچ سمجھ بھی لے تو اس کے لیے ان باتوں کا یقین کرنا مشکل ہوگا، کیونکہ وہ جس دنیا میں ہے اور جس کو دیکھتا ہے اور جانتا ہے، تو وہ تو بس اسی کے ماں کے پیٹ کی بالشت بھر کی دنیا ہے۔

بالکل ایسا ہی معاملہ آخرت کے بارے میں اس دنیا کے انسانوں کا ہے، واقعہ یہ ہے کہ عالم آخرت اس دنیا کے مقابلے میں اسی طرح بے حد وسیع اور بے انتہا ترقی یافتہ ہوگا، جس طرح ماں کے پیٹ کے مقابلے میں ہماری یہ زمین اور آسمان والی دنیا بے حد وسیع اور ترقی یافتہ ہے اور جس طرح بچہ ماں کے پیٹ سے اس دنیا میں آنے کے بعد وہ سب کچھ دیکھ لیتا ہے، جس کو ماں کے پیٹ کے زمانہ میں کچھ بھی نہیں سمجھ سکتا تھا، اسی طرح آخرت کے عالم میں پہنچ کر سب انسان وہ سب کچھ دیکھ لیں گے جو اللہ کے پیغمبروں نے وہاں کے متعلق بتلایا ہے۔

انسان کی عقل کی بے بسی اور کمزوری

ہماری عقل نارسا کی پرواز کا عالم تو یہ ہے کہ اگر ایک دو صدیوں پہلے اس سے کہا جاتا کہ ایک ایسی سواری ایجاد ہونے والی ہے مراد ہوائی جہاز ہے، جو منوں اور ٹنوں وزن اٹھا کے ہزاروں

فٹ بلندی پر بہت تیزی سے پرواز کرسکتی، تو یہی عقل بخوشی اس بات کو تسلیم کرنے کے لیے تیار ہے جبکہ آج کھلی آنکھوں سے اسی چیز کا دن رات مشاہدہ ہو رہا ہے۔

آج سے کچھ عرصہ پہلے جب کہ خوردبین ایجاد نہیں ہوئی تھی، عقل سے یہ کہا جاتا کہ پانی کے ایک قطرے میں ہزاروں جراثیم ہوتے ہیں تو عقل کبھی اس کے صحیح ہونے کا حکم نہ لگاتی، مگر آج خوردبین کے ذریعے اپنی آنکھوں سے ان جراثیموں کا مشاہدہ کیا جا رہا ہے۔

آج سے تقریباً ایک صدی پہلے اس عقل سے کہا جاتا کہ کچھ عرصے کے بعد یہ سب ایجاد ہونے والا ہے، مثلاً میزائل اور ایٹم بم وغیرہ کہ میزائل کے ذریعے ہزاروں میل دور کسی بھی ہدف کو نشانہ بنا کر تباہ کیا جا سکے گا اور ایک ایٹم بم لاکھوں افراد کے لقمۂ اجل بننے کے لیے کافی ہوگا، تو عقل اس بات کو نہ مانتی اور مذاق پر محمول کرتی مگر آج یہ افسانہ حقیقت بن کر سامنے آ چکا ہے۔

جب ہماری عقل اس قدر لاچار ہے کہ ایک دو صدی بعد رونما ہونے والے واقعات کو ماننے کے لیے تیار نہیں ہے تو اس عقل سے ماورا دوسری زندگی یعنی آخرت کی زندگی اور جنت و دوزخ کے واقعات کا ادراک کیسے ممکن ہو سکتا ہے۔ معلوم ہوا کہ عقل کی کسوٹی پر امورِ آخرت کو پرکھنا سخت نادانی کی بات ہے!!

عملی مشق

سوال نمبر ۱

صحیح اور غلط جملوں کی متعلقہ خانوں میں نشاندہی کیجئے۔

	صحیح	غلط
❶ اللہ تعالیٰ نے انسان کو علم حاصل کرنے کا ایک ہی ذریعہ "عقل" دیا ہے۔		
❷ حواس خمسہ سے مراد آنکھ، کان، ناک، ہاتھ اور عقل۔		
❸ عقل ایک حد تک کارآمد ہے پھر اس کے بعد حصول علم کا ذریعہ "وحی الٰہی" ہے۔		
❹ جن چیزوں پر ایمان لانا ضروری ہے ان کی حقیقت سمجھنا بھی ضروری ہے۔		
❺ آخرت کے تمام امور کا تعلق وحی الٰہی سے ہے، عقل کے ذریعے ان کا سمجھنا ممکن نہیں ہے۔		
❻ احوال آخرت اور عالم بالا کے احوال کو عقل سے سمجھنے والے گمراہ ہو جاتے ہیں۔		
❼ حصول علم کے لیے پہلے حواس خمسہ پھر عقل اور پھر وحی کا درجہ آتا ہے۔		
❽ اللہ تعالیٰ کی رضا اور قرب کے حصول کے لیے "عقل" کچھ بھی مفید نہیں ہے۔		

سوال نمبر ۲ آپ اپنے سبق کا گہرائی اور توجہ کے ساتھ مطالعہ فرمائیں اور نیچے بریکٹ میں دئے گئے بہت سارے امور کے بارے میں بتلایئے کہ ہم ان میں سے کون کون سی اشیاء کا صحیح علم کس چیز کے ذریعے حاصل کر سکتے ہیں، متعلقہ خانہ میں صرف اس نمبر کا اندراج کریں۔

❶ آسمان و زمین کی وسعتوں کا علم

❷ قبر کا ثواب اور عذاب

❸ پھلوں کی مٹھاس

❹ معراج کا واقعہ

❺ تجارت کا نفع بخش ہونا

❻ جنت کے درختوں کا سایہ

❼ اللہ تعالیٰ کی صفات کا علم

❽ آواز کا سریلی ہونا یا بھدا ہونا

سوال نمبر 3 درج ذیل جملوں میں غور کریں اور صحیح خانے میں (✓) کا نشان لگائیے۔

جملے	صراطِ مستقیم پر چلنے والا	صراطِ مستقیم سے بھٹکا ہوا
1 اگر کوئی شخص احادیثِ مبارکہ میں بیان ہونے والے عذابِ قبر کا انکار اس وجہ سے کرے کہ وہ اس کی عقل میں نہیں آتا		
2 اگر کوئی شخص احادیثِ صحیحہ کا انکار محض اس وجہ سے کرے کہ وہ عقل کے معیار پر پوری نہیں اترتیں		
3 اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی باتوں کو دو فیصد ماننے والا خواہ وہ سمجھ میں آئیں یا نہ آئیں		
4 ہر معاملے میں اپنی عقل اور سمجھ کو معیار اور کسوٹی بنانے والا اور اسی کو سب کچھ سمجھنے والا		
5 اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات اور وحدہٗ لاشریک پر بغیر دیکھے ایمان رکھنے اور عقل کے ذریعے قدرتِ الٰہی کے کرشموں میں غور کرے		

سوال نمبر 4 آپ حضرات کے ذمہ کا حصہ ہے کہ آپ یہ تمام باتیں اپنے اہل و عیال (اپنی طرف سے اپنے گھر والوں، بیٹوں اور بیٹیوں) کو سمجھائیں تاکہ وہ ان فتنوں سے محفوظ رہ کر اپنے ایمان کی حفاظت کر سکیں۔ درج ذیل رشتوں میں سے صرف انہی سے متعلقہ خانوں میں (✓) کا نشان لگائیں جن کو آپ نے اس سبق کی اہم باتیں سمجھا کر ان کو تبلیغ اور خدمتِ قرآن کی ادائیگی کی کوشش کی ہے۔

1. والد ☐
2. والدہ ☐
3. اہلیہ ☐
4. بیٹا ☐
5. بیٹی ☐
6. بھائی ☐
7. بہن ☐
8. چچا ☐
9. پوتی ☐
10. نواسہ ☐
11. نواسی ☐
12. دوست ☐

جوابات کے لئے دیکھئے صفحہ نمبر (266)

سبق نمبر ۲۷

تفسیرِ قرآن میں صراطِ مستقیم

قرآنِ کریم جو اللہ تعالیٰ کا کلام ہے، اور اس کائنات کی سب سے مقدس کتاب ہے، جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری پیغمبر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان "عربی" میں نازل فرمایا ہے۔

قرآن کریم کا معنی و مطلب سمجھنے کے لیے عربی کے علاوہ دوسری زبانوں میں اس کا ترجمہ کیا گیا ہے، پھر ان آیات کی تشریح اس طرح کرنا کہ ان آیات کا یہ مطلب ہے اور اللہ تعالیٰ کی اس سے یہ مراد ہے، قرآن کریم کی تفسیر کہلاتا ہے، قرآن کریم کی کسی آیت کا مطلب بیان کرنا گویا یہ دعویٰ کرنا ہے کہ اللہ جل شانہ کی اس سے یہ مراد ہے، اور ظاہر ہے یہ بڑا نازک اور مشکل ترین مرحلہ ہے کہ ایک بندہ اللہ تعالیٰ کے کلام میں اپنے پروردگار کی مراد واضح کرے۔

اسی نزاکت اور انتہائی ذمہ داری کی وجہ سے ہمارے اسلاف حضرات صحابہ کرام اور دیگر بڑے بڑے علماء اور بزرگانِ دین تفسیر قرآن کے معاملہ میں بہت ڈرتے تھے۔

تفسیرِ قرآنی میں اسلاف کی احتیاط

ہمارے زمانے میں ہر شخص جو عربی کی معمولی شد بد رکھتا ہے، قرآن کریم کے حقائق و مطالب پر کلام کرنے کا اپنے کو مستحق سمجھتا ہے، اور ائمہ تفسیر کے عام بیانات کے برخلاف اس کو خود اپنی طرف سے جدت بیان کرتے ہوئے کوئی خوف محسوس نہیں ہوتا، لیکن آپ کو شاید یہ سن کر تعجب ہو کہ عہد صحابہ

وتابعین میں یہ جسارت عام نہیں تھی، جیسا کہ ابھی معلوم ہوا، ان جماعتوں میں خاص خاص حضرات تھے، جو قرآن مجید کی تفسیر بیان کرتے اور کر سکتے تھے، اور ان مباحث اور مطالب میں وہ مرجع قوم ومت سمجھے جاتے تھے۔ لیکن اس کے باوجود یہ حضرات بھی تفسیر قرآن کے معاملہ میں حد درجہ احتیاط کرتے تھے۔

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے مدینہ طیبہ کے فقہاء کو دیکھا ہے، یہ حضرات تفسیر قرآن کے سلسلے میں گفتگو کرنے کو بڑا اہم اور ذمہ داری کا کام سمجھتے تھے، سالم بن عبد اللہ، قاسم بن محمد، سعید بن مسیب اور حضرت نافع رحمہم اللہ تعالیٰ ان ہی حضرات میں سے تھے۔

یحییٰ بن سعید کا بیان ہے کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے قرآن مجید کی کسی ایک آیت کی نسبت دریافت کر رہا تھا، مگر آپ نے جواب دیا میں قرآن سے متعلق کچھ نہیں کہوں گا۔

حضرت شعبیؒ فرماتے تھے، تین چیزیں ایسی ہیں جن کے متعلق میں مرتے دم تک کچھ نہیں کہہ سکتا، قرآن، روح اور قیاس۔ اصمعی تو جن کو نہیں جانتا لغت وادب کے کتنے بڑے امام تھے، بہ سلسلہ تحقیق لغت، صحیح محاورات اور ان کے معانی کی فکر میں عرب کے جنگلوں کی خاک چھانتے پھرے، اور اسی غرض کے لیے عرب کے بدوؤں کے ہاں برسوں تک قیام کیا، لیکن اس کے باوجود قرآن مجید کی تفسیر میں بالکل خاموش رہتے تھے، ان سے کسی آیت کی نسبت دریافت کیا جاتا تھا تو کہتے عرب اس کے تو یہ معنی بیان کرتے ہیں میں نہیں جانتا اس سے کیا مراد ہے۔

ابو طیب کہتے ہیں اصمعی خدا پرست تھے، قرآن کی کسی آیت کی تفسیر نہیں کرتے تھے۔

اس درجہ احتیاط کا سبب

غور کیجئے! آخر وہ کونسی بات تھی، جس کی وجہ سے یہ اکابر علم وادب اور ائمہ عربیت ولغت بھی

قرآن مجید سے متعلق گفتگو کرنے میں اس درجہ احتیاط کرتے تھے۔ اس کی وجہ بجز اس کے اور کیا ہے کہ یہ حضرات تفسیر قرآن کی اہم ذمہ داری کا کامل احساس رکھتے تھے، اور تفسیری اہلیت پیدا کرنے کے لئے جن صفات و اوصاف کی ضرورت ہے یہ حضرات ان میں خواہ کیسا ہی مرتبہ کمال رکھتے ہوں تاہم انہیں تفسیر قرآن کی عظیم الشان ذمہ داری کے پیش نظر اپنے متعلق پورا بھروسہ نہیں ہوتا تھا، اور اس بناء پر اس باب میں جسارت سے کام لیتے ہوئے ان کو تردد ہوتا تھا اور حتی الوسع وہ اس سے سبکدوش ہی رہنا چاہتے تھے۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ کا یہ قول بھی اس سلسلہ میں بہت مشہور ہے۔

"اَیُّ اَرْضٍ تُقِلُّنِیْ وَاَیُّ سَمَاءٍ تُظِلُّنِیْ اِذَا قُلْتُ فِی الْقُرْاٰنِ مَا لَا اَعْلَمُ"

ترجمہ: "مجھ کو کون سی زمین اٹھائے گی، اور کون سا آسمان مجھ پر سایہ دے گا، جب کہ میں قرآن میں وہ بات کہوں جسے میں نہیں جانتا"۔

حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین جو بغیر واسطے کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن کریم سنتے تھے، اور خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے معلم اور استاذ اور شیخ و مربی تھے۔ تمام صحابہ کرام اس کے باوجود بھی فہم قرآن کے مرتبہ میں یکساں حیثیت کے نہیں تھے، تمام صحابہ میں صرف چھ یا سات حضرات تھے جو قرآنی حقائق کی توضیح میں مستند مانے جاتے تھے، ان حضرات کے اسماء گرامی یہ ہیں:

۱۔ حضرت عمر، ۲۔ حضرت علی، ۳۔ حضرت عبداللہ بن مسعود، ۴۔ حضرت عبداللہ بن عمر، ۵ حضرت عبداللہ بن عباس، ۶۔ حضرت زید بن ثابت، ۷۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم اجمعین۔

حضرت مسروقؒ جو کہ ایک مشہور تابعی مفسر ہیں، فرماتے ہیں

میں نے صحابہ کرام سے فیض صحبت اٹھایا تو میں نے دیکھا کہ ان کا علم چھ بزرگوں کی طرف

ہوتا ہے:

۱- حضرت عمرؓ، ۲- حضرت علیؓ، ۳- حضرت عبداللہ بن عباسؓ، ۴- حضرت معاذؓ، ۵- حضرت ابوالدرداءؓ، ۶- حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

تفسیر قرآن میں گمراہی کا بڑا سبب

تفسیر قرآن میں گمراہی کے سب سے بڑے اور بنیادی سبب پر روشنی ڈالنے کے لیے ناچیز اپنے استاذ شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ کی شہرہ آفاق کتاب "علوم القرآن" سے اقتباس پیش کرتا ہے۔

پہلا سبب، نااہلیت

تفسیر قرآن میں گمراہی کا سب سے پہلا اور سب سے خطرناک سبب یہ ہے، کہ انسان اپنی اہلیت وصلاحیت کو دیکھے بغیر قرآن کریم کے معاملے میں رائے زنی شروع کردے، خاص طور پر سے ہمارے زمانے میں گمراہی کے اس سبب نے بڑی قیامت ڈھائی ہے، یہ غلط فہمی عام ہوتی جا رہی ہے، کہ صرف عربی زبان پڑھ لینے کے بعد انسان قرآن مجید کا عالم ہو جاتا ہے اور اس کے بعد جس طرح سمجھ میں آئے قرآن کریم کی تفسیر کرسکتا ہے، حالانکہ سوچنے کی بات یہ ہے کہ دنیا کا کوئی بھی علم وفن ایسا نہیں ہے جس میں محض زبان دانی کے بل بوتے پر مہارت پیدا ہو سکتی ہو، آج تک کبھی کسی ذی ہوش نے انگریزی زبان پر مکمل عبور رکھنے کے باوجود یہ دعویٰ نہیں کیا ہوگا کہ وہ ڈاکٹر ہو گیا ہے، اور وہ میڈیکل سائنس کی کتابیں پڑھ کر دنیا پر مشق ستم کرسکتا ہے، اسی طرح کوئی شخص محض انجینئرنگ کی کتابوں کا مطالعہ کر کے انجینئر بننے کا دعویٰ نہیں کرسکتا، اور نہ قانون کی اعلیٰ کتابیں دیکھ کر ماہر قانون کہلا سکتا ہے، اور اگر کوئی شخص ایسا دعویٰ کرے تو یقیناً ساری دنیا

اسے احمق اور بیوقوف کہے گی، اس لیے کہ ہر شخص جانتا ہے کہ یہ تمام علوم وفنون محض زبان دانی اور ذاتی مطالعہ سے حاصل نہیں ہوتے، بلکہ ان کے لیے سالہا سال کی محنت درکار ہے، انہیں ماہر اساتذہ سے پڑھا جاتا ہے، اس کے لیے بڑی بڑی درسگاہوں میں کئی کئی امتحانات سے گزرنا ہوتا ہے، پھر کسی ماہر فن کے پاس رہ کر ان کا عملی تجربہ کرنا پڑتا ہے، تب کہیں انسان ان علوم کا مبتدی کہلانے کا مستحق ہوتا ہے۔

جب کہ ان علوم وفنون کا حال یہ ہے، تو تفسیر قرآن جیسا علم محض عربی زبان سیکھ لینے کی بناء پر آخر کیسے حاصل ہو جائے گا؟ آپ گزشتہ صفحات میں دیکھ چکے ہیں کہ علم تفسیر میں درک (سمجھ) حاصل کرنے کے لیے کتنی وسیع معلومات درکار ہوتی ہیں، قرآن کریم عام کتابوں کی طرح کوئی ایسی مسلسل کتاب نہیں ہے جس میں ایک موضوع کی تمام بحثیں یک ہی جگہ لکھی ہوئی ہوں، بلکہ وہ دنیا کی تمام کتابوں کے برخلاف اپنا ایک جداگانہ اور منفرد اسلوب رکھتا ہے، لہٰذا کسی آیت کو واقعی طور پر سمجھنے کے لیے اول تو یہ ضروری ہے کہ اس آیت کی مختلف قراءتوں، اس موضوع کی تمام دوسری آیت اور ان کے متعلقات پر پوری نگاہ ہو، پھر آپ پیچھے دیکھ چکے ہیں کہ بہت سی آیتیں کسی خاص واقعاتی پس منظر سے وابستہ ہوتی ہیں، جسے سبب نزول کہا جاتا ہے، اور جب تک سبب نزول کی مکمل تحقیق نہ ہو اس کا پورا مفہوم نہیں سمجھا جا سکتا، نیز یہ حقیقت بھی آپ کے سامنے آ چکی ہے کہ قرآن کریم بہت سی مجمل باتوں کی تشریح وتفسیر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات پر چھوڑ دیتا ہے، لہٰذا ہر آیت میں یہ دیکھنا ضروری ہوتا ہے کہ اس کی تفسیر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی قولی یا عملی تعلیم موجود ہے یا نہیں؟ اور اگر موجود ہے تو وہ تنقید روایات کے مسلمہ اصولوں پر پوری اترتی ہے یا نہیں؟ نیز صحابہ کرامؓ نے جو نزول

قرآن کے عملی شاہد تھے اس آیت کا کیا مطلب سمجھا تھا؟ اگر اس بارے میں روایات کے درمیان کوئی تعارض و اختلاف ہے تو اسے کیونکر رفع کیا جا سکتا ہے؟ پھر عربی زبان ایک وسیع زبان ہے جس میں ایک ایک لفظ کے کئی کئی معنی اور ایک ایک معنی کے لیے کئی کئی لفظ ہوتے ہیں لہٰذا جب تک اس زمانے کے اہلِ عرب کے محاورات پر عبور نہ ہو کسی معنی کی تعیین بہت مشکل ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ صرف الفاظ کے لغوی معنی جاننے سے کام نہیں چلتا کیونکہ عربی میں نحوی ترکیبوں کے اختلاف سے معانی میں تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور یہ بات عربی لغت و ادب پر مکمل عبور کے بغیر طے نہیں کی جا سکتی کہ اس مقام پر کونسی ترکیب محاورات عرب کے زیادہ قریب ہے؟ اور سب سے آخر میں قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے کلام کے اسرار و معارف ایسے شخص پر نہیں کھولتا جو اس کی نافرمانیوں پر کمربستہ ہو۔ لہٰذا تفسیر قرآن کے لیے تقدس کی زندگی اس کے ساتھ تحقیق نفس، طہارت، تقویٰ اور حق پرستی کے بے لوث جذبے کی ضرورت ہے۔ اس تشریح سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ تفسیر قرآن کے لیے صرف عربی زبان کی معمولی واقفیت کام نہیں دے سکتی، بلکہ اس کے لیے علم اصول تفسیر، علم حدیث، اصول حدیث، اصول فقہ، علم فقہ، علم صرف، علم لغت، علم ادب اور علم بلاغت میں ماہرانہ بصیرت اور اس کے ساتھ ساتھ طہارت و تقویٰ ضروری ہے۔ ان ضروری شرائط کے بغیر تفسیر جیسی وادی میں قدم رکھنا اپنے آپ کو گمراہی کے راستے پر ڈال دینے کے مترادف ہے۔ اور اسی خطرناک عمل کے بارے میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا کہ:

"من قال فی القرآن بغیر علم فلیتبوأ مقعدہ من النار"

ترجمہ: ”جو شخص قرآن میں بغیر علم کے گفتگو کرے وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے“۔

چند غلط فہمیاں

اس سلسلے میں چند غلط فہمیوں کا ازالہ ضروری ہے:

❶ بعض لوگ کہتے ہیں کہ قرآن کریم نے خود اپنے بارے میں ارشاد فرمایا ہے کہ:

﴿وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ﴾ (القمر، آیۃ ۱۷)

ترجمہ: ”اور بلاشبہ ہم نے قرآن کریم کو نصیحت حاصل کرنے کے لیے آسان کر دیا ہے“۔

اور جب قرآن کریم ایک آسان کتاب ہے تو اس کی تشریح کے لیے کسی لمبے چوڑے علم وفن کی ضرورت نہیں، بلکہ ہر شخص قرآن کریم کا متن پڑھ کر اس کو سمجھ سکتا ہے،

لیکن یہ استدلال ایک شدید مغالطہ ہے، جو خود کم فہمی اور سطحیت پر مبنی ہے، واقعہ یہ ہے کہ قرآن کریم کی آیات دو قسم کی ہیں، ایک تو وہ آیتیں ہیں جن میں عام نصیحت کی باتیں، سبق آموز واقعات اور عبرت وموعظت کے مضامین بیان کیے گئے ہیں، مثلاً دنیا کی ناپائیداری، جنت ودوزخ کے حالات، خوفِ خدا اور فکرِ آخرت پیدا کرنے والی باتیں اور زندگی کے دوسرے سیدھے سادے حقائق، اس قسم کی آیتیں بلاشبہ آسان ہیں، اور جو شخص بھی عربی زبان سے واقف ہو وہ انہیں سمجھ کر نصیحت حاصل کر سکتا ہے، بلکہ یہ مقصد قرآن کریم کے مستند تراجم کو دیکھ کر بھی ایک حد تک حاصل ہو جاتا ہے، مذکورہ آیت میں اسی مقصد کے لیے یہ کہا گیا ہے کہ ہم نے قرآن کو آسان کر دیا ہے، چنانچہ قرآن کریم نے یہ بات مجملاً نہیں چھوڑی، ”لِلذِّکْرِ“ (یعنی نصیحت کے واسطے) کا لفظ بڑھا کر اس حقیقت کو

روز روشن کی طرح واضح کر دیا ہے۔

اس کے برخلاف دوسری قسم کی آیتیں وہ ہیں جو احکام وقوانین، عقائد اور علمی مضامین پر مشتمل ہیں، اس قسم کی آیتوں کا ماحقہ سمجھنا اور ان سے احکام و مسائل مستنبط کرنا ہر شخص کا کام نہیں ہے، جب تک اسلامی علوم میں بصیرت اور پختگی حاصل نہ ہو اس وقت تک قرآن کریم سے یہ مقصد حاصل نہیں ہو سکتا، یہی وجہ ہے کہ صحابہ کرامؓ کی مادری زبان اگرچہ عربی تھی، اور عربی سمجھنے کے لیے انہیں کہیں تعلیم حاصل کرنے کی ضرورت نہیں تھی، لیکن وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن کریم کی تعلیم حاصل کرنے میں طویل مدتیں صرف کرتے تھے، علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ نے امام عبدالرحمٰن سلمیؒ سے نقل کیا ہے کہ جن حضرات صحابہؓ نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن کریم کی باقاعدہ تعلیم حاصل کی ہے، مثلاً حضرت عثمان بن عفانؓ اور عبداللہ بن مسعودؓ وغیرہ انہوں نے ہمیں بتایا کہ جب وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن کریم کی دس آیتیں سیکھتے تو اس وقت تک آگے نہیں بڑھتے تھے جب تک ان آیتوں کے متعلق تمام علمی اور عملی باتوں کا احاطہ نہ کر لیتے، وہ فرماتے تھے کہ:

"فتعلمنا القرآن والعلم والعمل جميعاً"۔

ترجمہ: "ہم نے قرآن اور علم و عمل ساتھ ساتھ سیکھا ہے"۔

چنانچہ موطا امام مالکؒ میں روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے صرف سورۃ بقرہ یاد کرنے میں پورے آٹھ سال صرف کئے، اور مسند احمدؒ میں حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ ہم میں سے جو شخص سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران پڑھ لیتا، ہماری نگاہوں میں اس کا مرتبہ بہت بلند ہو جاتا تھا۔

غور کرنے کی بات یہ ہے کہ یہ حضرات صحابہ جن کی مادری زبان عربی تھی، جو عربی شعر و ادب میں مہارت رکھتے تھے، اور جن کو لمبے لمبے قصیدے معمولی توجہ سے ازبر یاد ہو جایا کرتے تھے، انہیں قرآن کریم حفظ کرنے اور اس کے معانی سمجھنے کے لیے اتنی طویل مدت کی کیا ضرورت تھی، کہ آٹھ آٹھ سال صرف ایک سورت پڑھنے میں خرچ ہو جائیں؟ اس کی وجہ صرف یہ تھی کہ قرآن کریم اور اس کے علوم کو سیکھنے کے لیے صرف عربی زبان کی مہارت کافی نہیں تھی، بلکہ اس کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اور تعلیم سے فائدہ اٹھانا ضروری تھا، ظاہر ہے کہ جب صحابہ کرامؓ کو عربی زبان کی مہارت اور نزول وحی کا براہ راست مشاہدہ کرنے کے باوجود "علم قرآن" سیکھنے کے لیے باقاعدہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلیم حاصل کرنے کی ضرورت تھی تو نزول قرآن کے سینکڑوں سال بعد عربی کی معمولی شد بد پیدا کر کے یا صرف ترجمہ دیکھ کر مفسر قرآن بننے کا دعویٰ کتنی بڑی جسارت اور علم دین کے ساتھ کیسا افسوسناک مذاق ہے، ایسے لوگوں کو جو اس جسارت کا ارتکاب کرتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد اچھی طرح یاد رکھنا چاہیے کہ:

"من قال فی القرآن بغیر علم فلیتبوأ مقعدہ من النار"

ترجمہ: جو شخص قرآن کے معاملے میں علم کے بغیر کوئی بات کہے تو وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لے۔

آخر میں صحیح بخاری (کتاب التفسیر) سے ایک واقعہ نقل کیا جاتا ہے، جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ قرآن کریم سے اللہ تعالیٰ کی مراد سمجھنے کے لیے صرف عربی دانی کافی نہیں، بلکہ معلم اور استاذ کا ہونا ضروری ہے۔

حضرت عدی ابن حاتم جلیل القدر صحابی رسول ہیں، ابتدائے اسلام میں یہ حکم تھا کہ روزہ افطار کرکے پھر رات بھر کھانے کی اجازت نہیں تھی، تو وہ سحری نہیں کھاتے تھے، بلکہ رات اور دن کا بھی روزہ بس ایک دفعہ کھانا پینا تھا، ظاہر ہے کہ یہ لوگوں پر بھاری گزرا، تحمل نہیں ہوسکا، برداشت سے باہر ہو گیا تو حق تعالیٰ نے تخفیف فرمائی اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے ضعف کو دیکھ لیا ہے، اب یہ حکم ہے:

﴿كُلُوا وَاشْرَبُوا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ﴾ (البقرة: ۱۸۷)

ترجمہ: ''کالا ڈورا سفید ڈورے سے ممتاز نہ ہوجائے اس وقت تک کھاتے پیتے رہو۔''

حضرت عدی بن حاتمؓ دو ڈورے لیتے ایک کالا اور ایک سفید اور تکیے کے نیچے رکھ لیا کرتے اور ان کو دیکھتے رہتے تھے، جب تک اندھیرا رہتا کھاتے پیتے رہتے، حالانکہ صبح صادق ہوئے تیس منٹ گزر چکے ہوتے، صبح صادق کے بعد کچھ نہ کچھ تاریکی رہتی ہے، کچھ اندھیرا ہوتا تھا، کالے اور سفید ڈورے میں تمیز نہیں ہوتا تھی، تکیہ اٹھایا دیکھ لیا ابھی دونوں میں تمیز نہیں بس کھا رہے ہیں حالانکہ صبح صادق ہو چکی ہوتی، یہ بات حضور صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی تو فرمایا کہ اے عدی! تم کیا کرتے ہو، عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حق تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿كُلُوا وَاشْرَبُوا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ﴾ (البقرة: ۱۸۷)

ترجمہ: ''کالا ڈورا سفید ڈورے سے ممتاز نہ ہوجائے اس وقت تک کھاتے پیتے رہو۔''

تو میں نے دو ڈورے تکیے کے نیچے رکھ لیے ہیں، اور ان کو دیکھتا رہتا ہوں فرمایا: "إِنَّ وِسَادَتَكَ لَعَرِيضٌ" تیرا تکیہ بڑا لمبا چوڑا ہے کہ رات دن دونوں اس کے اندر سما گئے، بندہ خدا "خَيْطُ أَبْيَض" سے مراد صبح صادق کی سفیدی اور "خَيْطُ أَسْوَد" سے مراد رات کی تاریکی ہے، یہ روئی کا دھاگا مراد نہیں ہے تو لغت کے لحاظ سے حضرت عدی ابن حاتم غلط نہیں سمجھے تھے، لفظ تو "خَيْط" روئی کے دھاگے کو کہتے ہیں، لغت کے لحاظ سے صحیح سمجھے اور عمل بھی صحیح کیا مگر حق تعالیٰ کی وہ مراد نہیں تھی اس سے مراد رات اور دن ہیں، جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مراد بتلائی تب ان سے روزے صحیح سمجھے گئے۔

سبق نمبر ۲۸

تفسیرِ قرآن میں گمراہی کے اسباب

تفسیر قرآن کے سلسلے میں سب سے بنیادی اور بڑی گمراہی یعنی اپنی رائے سے تفسیر کرنے کے بارے میں تو پچھلے سبق میں گفتگو کی تھی۔ آج کے سبق میں مزید ان دو اہم اسباب کی نشاندہی کرنا مقصود ہے جن میں قرآن کریم کی حق تلفی بھی ہوتی ہے اور انسان اس سے گمراہ بھی ہو جاتا ہے، وہ دو سبب یہ ہیں۔

❶ قرآن کریم کو اپنے نظریات کے تابع بنانا۔

❷ زمانے کے افکار سے مرعوبیت۔ ان دونوں اسباب کی تفصیل اپنے استاد شیخ الاسلام مولانا مفتی تقی عثمانی مدظلہ کے الفاظ میں بعینہٖ پیش کی جاتی ہے۔

قرآن کریم کو اپنے نظریات کے تابع بنانا

تفسیر قرآن کے سلسلے میں ایک عظیم گمراہی یہ ہے کہ انسان اپنے ذہن میں پہلے سے کچھ نظریات متعین کرے، اور پھر قرآن کریم کو ان نظریات کے تابع بنانے کی فکر کرے، جیسا کہ علامہ ابن تیمیہؒ نے نشاندہی فرمائی ہے کہ قدیم زمانے سے باطل فرقوں، ظاہر پرستوں، اور اپنے وقت کے فلسفے سے مرعوب لوگوں نے تفسیر قرآن میں یہی گمراہ کن طریقہ اختیار کیا ہے، اور الفاظ قرآنی کو توڑ موڑ کر اپنے نظریات کے مطابق بنانے کی کوشش کی ہے، حالانکہ یہ طرز عمل دین کے کسی بھی معاملہ میں

حق و انصاف کے مطابق نہیں ہے، خاص طور سے قرآن کریم کے بارے میں یہ طریق کار اختیار کرنا اتنا بڑا ظلم ہے، کہ اس کے برابر کوئی ظلم نہیں ہو سکتا، قرآن کریم نے جگہ جگہ اپنے آپ کو "ہدایت" کی کتاب قرار دیا ہے، "ہدایت" کے معنی یہ ہیں کہ "جس شخص کو منزل کا راستہ معلوم نہ ہو اسے راستہ دکھانا" لہٰذا قرآن کریم سے "ہدایت" حاصل کرنے کے لیے ناگزیر ہے، کہ انسان اپنے آپ کو اس شخص کی طرح خالی الذہن رکھے جسے اپنی منزل کا پتہ معلوم نہ ہو، اس کے بعد دل میں یہ اعتقاد پیدا کرے کہ قرآن کریم جو راستہ بتائے گا وہی میرے لئے صلاح و فلاح کا موجب ہوگا، خواہ اسے میری محدود عقل قبول کرے یا نہ کرے، اگر میری عقل ایسی ہی قابل اعتماد تھی کہ میں اس کے زور پر سب کچھ معلوم کر سکتا تھا تو پھر قرآن کریم کی طرف رجوع کرنے کی ضرورت ہی کیا تھی؟ اس اعتقاد کے ساتھ جب انسان قرآن کریم کی طرف رجوع کرے گا، اور ان آداب و شرائط کو ملحوظ رکھے گا جو قرآن کریم سے ہدایت حاصل کرنے کے لیے ضروری ہیں تو اسے بلاشبہ ہدایت حاصل ہوگی اور وہ منزل مراد کو پالے گا۔ اس کے برعکس اگر کسی شخص نے محض اپنی عقل کی بنیاد پر کچھ مخصوص نظریات اپنے ذہن میں بٹھا لیے، اور پھر قرآن کریم کو ان مخصوص نظریات کی عینک سے پڑھنا شروع کیا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اللہ کی اس مقدس کتاب کو ہدایت حاصل کرنے کے لیے نہیں، بلکہ محض اپنے عقلی نظریات کی تائید حاصل کرنے کے لیے پڑھ رہا ہے، ظاہر ہے کہ جو شخص اپنی عقل پر اتنا بھروسہ کرتا ہو اور اپنی عقل کو قرآن کا خادم نہیں، بلکہ (معاذ اللہ) قرآن کو اپنی عقل اور خواہشات کا خادم بنانا چاہتا ہو تو قرآن کریم اسے ہدایت کی روشنی عطا کرنے سے بے نیاز ہے، ایسا شخص اللہ تعالیٰ کی صحیح مراد تک پہنچنے کے بجائے اپنی گمراہی کی دلدل میں پھنستا چلا جاتا ہے، اور اسے ہدایت کی توفیق نہیں ہوتی، ایسے ہی لوگوں کے بارے میں قرآن کریم نے فرمایا ہے:

﴿يُضِلُّ بِهٖ كَثِيْرًا وَّيَهْدِيْ بِهٖ كَثِيْرًا﴾ (البقرة: ۲٦)

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ اس (قرآن) کے ذریعے بہت سوں کو گمراہ کرتا ہے، اور بہت سوں کو ہدایت بخشتا ہے''۔

لہٰذا قرآن کریم سے ہدایت حاصل کرنے کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ اپنے ذہن کو دوسرے نظریات سے خالی کر کے ایک طالب حق کی طرح قرآن کریم کی طرف رجوع کیا جائے، اور اس کی مراد سمجھنے کے لئے جن علوم کی ضرورت ہے، ان کو حاصل کر کے اس کی تفسیر معلوم کی جائے، اور اس سے جو کچھ ثابت ہو اس پر ایک سچے مؤمن کی طرح ایمان رکھا جائے، اور جو شخص اتنی استطاعت نہ رکھتا ہو یا اسے اپنے ذہن پر اعتماد نہ ہو اس کے لیے سیدھا راستہ یہ ہے کہ وہ خود ''تفسیر قرآن'' کی وادی میں قدم رکھنے کے بجائے ان لوگوں کی تفسیر پر بھروسہ کرے، جنہوں نے اپنی عمریں اسی کام میں صرف کی ہیں، اور جن کی علمی بصیرت اور للّٰہیت و خدا ترسی پر اسے زیادہ اعتماد ہو۔

زمانے کے افکار سے مرعوبیت

تفسیر قرآن کے سلسلے میں تیسری گمراہی یہ ہے کہ انسان اپنے وقت کے فلسفیانہ اور عقلی نظریات سے ذہنی طور پر مرعوب ہو کر قرآن کریم کی طرف رجوع کرے، اور تفسیر قرآن کے معاملے میں ان نظریات کو حق و باطل کا معیار قرار دے دے، یہ گمراہی در اصل دوسری گمراہی کے ذیل میں خود بخود آ جاتی ہے، لیکن چونکہ ہمارے زمانے میں مغربی افکار سے مرعوبیت نے خاص طور سے بڑی قیامت ڈھائی ہے اس لئے یہاں اس گمراہی کو مستقل طور سے ذکر کیا جا رہا ہے۔

تاریخ اسلام کے ہر دور میں ایسے افراد کی ایک جماعت موجود رہی ہے جو قرآن و سنت کے علوم میں پختگی پیدا کئے بغیر اپنے زمانے کے فلسفے کی طرف متوجہ ہوئے، اور وہ فلسفہ ان کے ذہنوں پر اس طرح مسلط ہو گیا کہ وہ اس کے بتائے ہوئے فکر و نظر کے دائروں سے باہر نکلنے کی صلاحیت سے ہی محروم ہو گئے، اس کے بعد جب انہوں نے قرآن کریم کی طرف رجوع کیا، اور اس کی بہت سی

باتیں انہیں اپنے آئیڈیل فلسفے کے خلاف محسوس ہوئیں تو انہوں نے اس فلسفے کو جھٹلانے کے بجائے قرآن کریم میں تحریف و ترمیم شروع کر دی، اور اس کے الفاظ کو کھینچ تان کر اپنے فلسفیانہ نظریات کے مطابق بنانا شروع کر دیا۔

جب مسلمانوں میں یونانی فلسفے کا چرچا ہوا، اور لوگوں نے قرآن و سنت کے علوم میں پختگی پیدا کئے بغیر اس فلسفے کو حاصل کرنا شروع کیا، تو یہی فتنہ پیش آیا، اور بعض لوگ جو یونانی فلسفے سے بری طرح مرعوب ہو گئے تھے، قرآن کریم کو توڑ موڑ کر اس فلسفے کے مطابق بنانے کی کوشش میں لگ گئے، ان میں بہت سے لوگ مخلص بھی تھے، اور سچے دل سے یہ سمجھتے تھے کہ یونانی فلسفہ ناقابل تردید ہے، اور قرآن و سنت کی متوارث تفسیر اس کے لائے ہوئے فکری سیلاب کا مقابلہ نہیں کر سکے گی، اس لئے اس تفسیر کو بدل کر قرآن و سنت کی ایسی تشریح کرنی چاہیے جو یونانی فلسفے کے مطابق ہو، لیکن درحقیقت یہ قرآن و سنت اور اسلام کے ساتھ ایک نادان دوستی تھی، جس نے اسلام کی کوئی خدمت کرنے کے بجائے مسلمانوں میں نظریاتی انتشار برپا کیا، اور معتزلہ اور جہمیہ جیسے بہت سے نئے فرقے پیدا کر دیئے، اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ حضرات علمائے دین جنہیں قرآن و سنت کے علوم میں رسوخ حاصل تھا، اور جو قرآن و سنت کے مقابلے میں وقت کے کسی چلے ہوئے نظریئے سے مرعوب نہیں تھے، ان کی ایک بڑی جماعت کو دوسرے کام چھوڑ کر ایسے لوگوں کی تردید میں مصروف ہو جانا پڑا، اور انہوں نے یونانی فلسفے کی فکری غلطیوں کی نشان دہی کر کے ایسے لوگوں کی مدلل و مفصل تردید کی جو اس فلسفے کے اثر سے قرآن و سنت میں معنوی تحریف کے مرتکب ہو رہے تھے، غرض ایک عرصے تک فکری مباحث اور تصنیف و مناظرہ کا بازار گرم رہا، اور فریقین کی طرف سے اپنے اپنے موقف کی تائید میں پورے کے پورے کتب خانے تیار ہو گئے۔

بعض علمائے دین کا موقف یہ تھا کہ قرآن کریم کسی انسان کی نہیں اس خالق کائنات کی کتاب

ہے جو اس دنیا اور اس میں ہونے والے واقعات کی رتی رتی سے باخبر ہے، اور اس دنیا کے بدلتے ہوئے حالات سے اس سے زیادہ کوئی باخبر نہیں ہو سکتا، لہٰذا قرآن کریم کی تعلیمات اور اس کے بیان کردہ حقائق سدا بہار اور ناقابل ترمیم ہیں، جن احکام اور قوانین اور نظریات پر زمانے کی تبدیلی اثر انداز ہو سکتی تھی، ان کے بارے میں قرآن کریم نے خود کوئی متعین بات کہنے کے بجائے ایسے جامع اصول بیان فرما دیئے ہیں جو ہر تبدیلی کے موقع پر کام آسکیں، اور ان کی روشنی میں ہر بدلتے ہوئے حالات میں رہنمائی حاصل کی جاسکے۔ لیکن جو باتیں قرآن کریم نے وضاحت کے ساتھ بیان فرمادی ہیں یا جن کی واضح تفسیر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے، وہ زمانے کی تبدیلی سے بدلنے والی باتیں نہیں ہیں۔

فلسفہ اور سائنس کی تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ اس کے وہ بیشتر نظریات جو قطعی مشاہدے پر مبنی نہیں ہیں، مختلف زمانوں میں بدلتے رہتے ہیں۔ اور جس زمانے میں جو نظریہ رائج رہا وہ لوگوں کے ذہن و فکر پر اس بری طرح چھا گیا کہ لوگ اس کے خلاف کوئی بات سننے کے لیے تیار نہ رہے، لیکن جب زمانے کے کسی انقلاب نے اس نظریئے کی کایا پلٹی تو وہی نظریہ اتنا بدنام ہوا کہ اس کو منہ سے نکالنا بھی دقیانوسیت کی علامت بن گیا، اب اس کی جگہ کسی نئے نظریئے نے ذہنوں پر اپنا سکہ بٹھایا، اور اس کی تحسین و مدح نے ہر مخالف رائے کا گلا گھونٹ دیا، پھر ایک عرصہ گزرنے پر یہ نیا نظریہ بھی اپنی آن بان کھو بیٹھا۔ اور کسی تیسرے نظریئے نے اس کی جگہ لے لی، فکر انسانی کی تاریخ میں ہمیشہ یہی ہوتا آیا ہے اور جب تک حقیقت کی بیان انسان کو قطعی مشاہدے تک نہیں پہنچا دیتی اس وقت تک یہی ہوتا رہے گا، اس کے برخلاف قرآن کریم نے جن حقائق کی طرف واضح رہنمائی عطا کی ہے، وہ چونکہ ایک ایسی ذات کے بیان کئے ہوئے ہیں جس کے سامنے یہ پوری کائنات اور اس میں ہونے والے حوادث ہاتھ کی ہتھیلی سے زیادہ واضح اور بے غبار ہیں، اس لئے فکر اور فلسفے کی اس آنکھ مچولی کو

اس کے مقابلے میں پیش نہیں کیا جا سکتا، آپ زمانے کے جس نظریہ سے مرعوب ہو کر قرآن کریم کو اس کے سانچے میں ڈھالنے کی کوشش کریں گے، ہو سکتا ہے کہ وہی نظریہ مجموعہ جہالت کی اکثر ثابت ہو اور آپ اسے زبان پر لاتے ہوئے بھی شرمانے لگیں۔

راسخ العقیدہ اہل علم کا یہ خدشہ تجربے سے بالکل سچ ثابت ہوا، آج فلسفہ اور سائنس کی ترقیات نے یونانی فلسفے کی دھجیاں بکھیر دی ہیں اور اس کے نہ صرف بہت سے طبعی، عنصری اور فلکیاتی نظریات غلط قرار پا گئے، بلکہ ان کی بنیاد پر مابعد الطبیعی (Metaphysical) نظریات کی جو عمارت اٹھائی گئی تھی، وہ بھی زمین بوس ہو چکی ہے، جن لوگوں نے یونانی فلسفے کی چمک دمک سے خیرہ ہو کر قرآن و سنت کو موم کی ناک بنایا تھا، آج اگر وہ زندہ ہوتے تو یقیناً ان کی ندامت و شرمندگی کی کوئی انتہا نہ رہتی۔

لیکن حیرت ہے کہ تجدد پرستوں کا ایک گروہ تاریخ سے کوئی سبق لینے کے بجائے مغربی افکار سے متاثر و مرعوب ہو کر قرآن و سنت کی ایسی تفسیر کرنے کی فکر میں ہے جو مغرب کے چلے ہوئے نظریات پر فٹ ہو سکے، یہ گروہ تفسیر کے تمام معقول اور معروف اصولوں کو توڑ کر صرف ایک اصول کی بنیاد پر قرآن کریم کے ساتھ مشق ستم میں مصروف ہے، اور وہ اصول یہ ہے کہ اللہ کے اس کلام کو کسی نہ کسی طرح کھینچ تان کر مغربی افکار کے مطابق بنا دیا جائے، یہ لوگ کبھی سوچنے کے لیے تیار نہیں ہوتے کہ جس کلام پر وہ تاویل و تحریف کی مشق کر رہے ہیں وہ کس کا کلام ہے؟ جن نظریات کی خاطر وہ خدا کے کلام میں کھینچ تان کر رہے ہیں، وہ کتنے پائیدار ہیں؟ اور جب فکر انسانی کا قافلہ ان نظریات کو روند کر آگے بڑھے گا تو اس قسم کی تفسیروں اور تشریحات کا حشر کیا ہوگا؟

عملی مشق

سوال نمبر ۱

صحیح اور غلط جملوں کی متعلقہ خانوں میں نشاندہی کریں

	صحیح	غلط
۱ قرآن کریم کے ذریعے بعض کو ہدایت ہوتی ہے اور بعض اس کے ذریعے		
۲ گمراہ ہو جاتے ہیں۔		
۳ قرآن کریم کی تعلیمات کو اپنے نظریات کے تابع بنانے کی گنجائش ہے۔		
۴ اپنے زمانے کے افکار سے مرعوب ہو کر قرآن کو بدلنا اس میں تحریف ہے		
۵ قرآنی حقائق سائنسی انکشافات کے تابع نہیں ہیں۔		
سائنسی نظریات و تحقیقات ہر زمانے میں بدلتی رہتی ہیں۔		

سوال نمبر ۲ درج ذیل سوالات کے جوابات زبانی دیجیے۔

۱ اپنی رائے سے تفسیر کرنا کیوں حرام ہے؟

۲ کیا اپنی رائے سے تفسیر کرنا قرآن کریم میں ”تحریف“ کرنے میں شامل ہے؟

۳ کیا قرآن کریم کا مطالعہ اپنے مخصوص نظریات کی روشنی میں کرنا چاہیے یا خالی الذہن ہو کر؟

۴ کیا اہل مغرب کے اعتراضات پر قرآن کریم کے معنی و تفسیر میں تبدیلی کی کوشش کرنی چاہیے تاکہ وہ اپنے اعتراض بند کر سکیں؟

۵ یہ بات کہاں تک درست ہے کہ ہماری خواہشات، ہماری عقل، ہماری تحقیقات، تجربات، سائنسی نظریات، سب قرآن حکیم کے تابع ہونے چاہئیں؟

۶ کون کون سے لوگ قرآن کریم سے ہدایت پاتے اور کون سے گمراہ ہو جاتے ہیں؟

۷ تفسیر قرآن کے سلسلے میں اس راستے کی نشاندہی کریں جس پر چل کر ہم آخرت کی زندگی کو بچا سکتے

سبق نمبر ۲۹

قرآنِ کریم کے نام پر فتنوں کی ترویج

حضرت ابو قلابہؒ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

"عَلَيْكُمْ بِالْعِلْمِ قَبْلَ أَنْ يُقْبَضَ، وَقَبْضُهُ أَنْ يَذْهَبَ بِأَصْحَابِهِ، وَعَلَيْكُمْ بِالْعِلْمِ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَا يَدْرِي مَتَى يُفْتَقَرُ إِلَيْهِ أَوْ يُفْتَقَرُ إِلَى مَا عِنْدَهُ، وَإِنَّكُمْ سَتَجِدُونَ أَقْوَامًا يَزْعُمُونَ أَنَّهُمْ يَدْعُونَكُمْ إِلَى كِتَابِ اللّٰهِ وَقَدْ نَبَذُوهُ وَرَاءَ ظُهُورِهِمْ، فَعَلَيْكُمْ بِالْعِلْمِ، وَإِيَّاكُمْ وَالتَّبَدُّعَ، وَإِيَّاكُمْ وَالتَّنَطُّعَ، وَالتَّعَمُّقَ، وَعَلَيْكُمْ بِالْعَتِيقِ".

(سنن دارمی، باب من هاب الفتیا وکرہ التنطع والتبدع، حدیث نمبر ۱۴۴)

ترجمہ: "علم کے اٹھ جانے سے پہلے ہی علم حاصل کرلو، علم کا اٹھ جانا یہ ہے کہ اہل علم رخصت ہو جائیں، خوب مضبوطی سے علم حاصل کرو، تمہیں کیا خبر کہ کب دوسروں کو اس کے علم کی ضرورت پیش آجائے، یا کب خود اسے علم کی ضرورت پیش آجائے، عنقریب تم ایسے لوگوں کو پاؤ گے جن کا یہ خیال ہوگا کہ وہ تمہیں قرآن کی دعوت دیتے ہیں، حالانکہ انہوں نے اللہ کی کتاب کو پس پشت ڈال دیا ہوگا، اس لیے علم پر مضبوطی سے قائم رہو، اور نئی بدعتوں اور مبالغہ آرائیوں اور بے فائدہ غور وخوض سے بچو، اور تم پر لازم ہے کہ (سلف صالحین کے) پرانے راستے

پر قائم رہو۔"

اس روایت سے ہدایت کی بہت سی نئی باتیں معلوم ہوئیں:

❶ وہ حقیقی علم جس کے ذریعے بندہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرتا ہے، وہ اہل علم کی صحبت (Company) سے حاصل ہوتا ہے، اور اہل علم کی وفات کے بعد صحیح علم بھی ختم ہو جائے گا۔

❷ عنقریب ایسے لوگ ظاہر ہوں گے جو لوگوں کو قرآن کی دعوت دے رہے ہوں گے، حالانکہ قرآن کریم کی تعلیمات کو خود پس پشت ڈال چکے ہوں گے۔

❸ اگر علم میں گہرائی اور مضبوطی پیدا نہ کی تو ان فتنوں سے بچنا دشوار ہوگا۔

❹ نئے نئے افکار اور خیالات اور نئی روشن خیالی (جو درحقیقت باطن کی تاریکی ہے) اور نئے فلسفوں سے اپنے آپ کو دور رکھ کر اپنے دین اور ایمان کی حفاظت ضروری ہے۔

❺ ایسے پرفتن حالات میں اپنے، اپنے اہل وعیال اور اپنے اعزاء واحباب کے دین وایمان کی حفاظت کے لیے ضروری ہے کہ سلف صالحین (پرانے اکابرین امت) کے راستوں پر چلتے رہیں۔

حضرت عمر بن اشج سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"إِنَّهُ سَيَأْتِي نَاسٌ يُجَادِلُونَكُمْ بِشُبُهَاتِ الْقُرْآنِ فَخُذُوهُمْ بِالسُّنَنِ فَإِنَّ أَصْحَابَ السُّنَنِ أَعْلَمُ بِكِتَابِ اللّٰهِ"۔

(سنن دارمی، باب التورع عن الجواب فیما لیس فیہ کتاب ولا سنۃ، حدیث نمبر ۱۲۱)

ترجمہ: "عنقریب ایسے لوگ پیدا ہوں گے، جو قرآن کریم کی غلط تعبیر وتشریح سے دین میں شبہات پیدا کرکے تمہارے ساتھ بحث کریں گے۔ انہیں سنتوں سے پکڑو، کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے واقف حضرات اللہ تعالیٰ کی کتاب کے صحیح مفہوم کو خوب جانتے ہیں"۔

اس روایت سے چند امور معلوم ہوئے:

❶ ایسے لوگ پیدا ہوں گے، جو قرآنی آیات پڑھ پڑھ کر نئے نئے فلسفے اور نئے احکام رائج کرنے کی کوشش کریں گے، اور اپنی دلیل صرف قرآن سے بیان کریں گے، یہ محض ان کے اپنے ذہن کی اختراع ہوگی، کیونکہ قرآن کی اصلی تعلیم اس کے برعکس ہوگی۔

❷ قرآن کریم کی اصلی مراد پہچاننے کے لیے احادیث مبارکہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کا علم ضروری ہے۔

❸ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کا انکار ہوگا مگر اس کا لیبل (Lable) قرآن کریم کی طرف دعوت ہوگا۔

❹ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ میں بیان کردہ حلال وحرام کی وہی حیثیت ہے، جو کہ قرآن کریم میں حلال وحرام کی حیثیت ہے۔

❺ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ کا انکار کردیا جائے تو قرآن کریم کا انکار ہوجاتا ہے، اس لیے کہ:

① قرآن کریم کا قرآن ہونا ہمیں احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا ہے۔

② ان تمام آیات کا انکار ہوجاتا ہے، جن میں اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر عمل کی قیامت تک آنے والے انسانوں کو دعوت دی ہے۔

③ اللہ تعالیٰ کی طرف (معاذ اللہ) نقص اور عیب اور جھوٹ کی نسبت لازم آتی ہے، کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا حکم دیا، آپ کے اسوۂ حسنہ کو نمونۂ عمل بنایا، اور آپ کے بارے میں فرمایا کہ وہ کچھ بھی اپنی خواہش سے نہیں بولتے، بلکہ اللہ تعالیٰ کی مرضی سے بولتے ہیں مگر

خود اللہ تعالیٰ نے آپ کی سنتوں اور احادیث کی حفاظت کا کوئی انتظام نہیں کیا۔ (معاذ اللہ)

حالانکہ ہمارا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس چیز کا حکم دیتے ہیں جس پر عمل کرنا ممکن ہوتا ہے۔

حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”آگاہ رہو! مجھے جس طرح قرآن مجید عطا کیا گیا ہے، اسی کی مثل احادیث عطا کی گئی ہیں۔“

”آگاہ رہو! عنقریب ایک پیٹ بھرا شخص (متکبر) اپنے تکیہ پر ٹیک لگائے ہوئے لوگوں سے کہے گا تم اس قرآن کریم کو مضبوطی سے تھامے رہو، جو کچھ قرآن میں حلال پاؤ اس کو حلال سمجھو اور جو کچھ قرآن کریم میں حرام پاؤ اس کو حرام سمجھو۔“

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امت کے افراد کو سمجھاتے ہیں کہ ان کے اس پرکشش، مرغوب اور نام نہاد قرآنی گروہ کی طرف توجہ نہ کرنا اس لیے کہ اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور احادیث کا انکار ہے، چنانچہ فرماتے ہیں یاد رکھو! وہ تمام چیزیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام کی ہیں، وہ ایسی ہیں جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے حرام کی ہیں۔

اس حدیث مبارکہ سے ہدایت کی یہ باتیں معلوم ہوئیں:

❶ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مبارکہ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ کے انکار کے لیے قرآن کریم کے مقدس نام پر ایک ایسا گروہ پیدا ہوگا جس کا حقیقی مقصد۔۔

خلاصہ

ذکر کردہ تمام روایات اور احادیث مبارکہ کی روشنی میں ہمارے اوپر کئی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں جن کو بحسن وخوبی نبھانا ہماری سرخروئی کے لیے ضروری ہے:

❶ اپنے اور اپنے اہل و عیال اور خاص طور پر اپنے عزیزوں اور بچوں کے دین و ایمان اور علم و ادب سکھانے کی ذمہ داری ہمارے کاندھوں پر ہے کہ دین و ایمان کی حفاظت کے لیے مستند علماء کرام اور مستند بزرگان دین کی خدمت و صحبت کے ذریعے دین کا گہرا علم اور اس کی باریک سمجھ حاصل کر لیں کہ ہم شیطان کے جال میں نہ پھنس سکیں اور ان تمام فتنوں سے بچ سکیں جو ہماری آخرت کی تباہی کا ذریعہ بن سکتے ہوں۔

❷ ایسے دروس (Lecture) اور ایسے لوگوں کی صحبت (Company) سے خود بھی بچیں اور اپنی اولاد کو بھی بچائیں جو دین کے مقدس نام اور قرآن کریم کے درس کے عنوان سے قرآنی تعلیمات کی جڑ کاٹ رہے ہوں۔

❸ اس کی پہچان یہ ہے کہ قرآن کریم کے درس میں ایسی نئی باتیں جو آج تک کسی نے نہ سنی ہوں گی بیان کریں گے، اور اپنے درس میں اسلاف (بزرگان دین) (حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین، تابعین، حضرات ائمہ دین، حضرات فقہاء، حضرات محدثین، حضرات صوفیاء کرام) کو کسی خاطر میں نہیں لاتے ہوں گے۔ قرآن و سنت کی پوری تعلیم یہ ہے کہ عوام الناس علماء مستند اہل علم سے سمجھیں۔ (جیسا کہ آئندہ درس میں تفصیل سے یہ بیان آرہا ہے) اور اپنی رائے سے نہیں۔ مگر یہ لوگ قرآن کے نام پر لوگوں کو علمائے کرام اور بزرگان دین سے دور کرتے ہیں اور قرآن و سنت کی تعلیمات کے مراکز مثلاً مساجد، خانقاہوں، مدارس، جامعات سے بدظن کرتے ہیں، اور ہر کس و ناکس کو دعوت دیتے ہیں کہ قرآن و سنت کو خود سمجھیں، اپنے اجتہاد سے اپنے مسئلے خود حل کریں، اس طرح سادہ لوح عوام کو ان کی دنیوی اعلیٰ تعلیم (Graduation) کا حوالہ دے کر ان میں خود پسندی پیدا کرتے ہیں تاکہ وہ بیچارے اس تعلیم کے بل بوتے پر قرآن و سنت کو مشق ستم بنائیں، اور یوں اپنے دین و ایمان کو فتنوں کی نذر کر دیں۔

کیسے ظلم کی بات ہے کہ یہ لوگ حضرات صحابہ کرام اور چودہ سو سال سے چلتے آرہے سلف صالحین کے راستے، حضرات ائمہ کرام اور بزرگان دین کے نقش قدم سے ہٹ کر اپنے پیروکار بنانا چاہتے ہیں اور لوگوں کے دین و ایمان کو خطرے میں ڈال کر اپنی جماعت اور اپنے گروہ کو ترقی دینا چاہتے ہیں، اور چودہ صدیوں سے چلے ہوئے طریقہ میں اختلافات پیدا کر کے امت مسلمہ کو انتشار کی وادی میں دھکیل رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان کو توفیق دیں کہ وہ ٹھنڈے دل سے غور کر کے اپنی اس روش سے توبہ کر لیں کیونکہ ان کو اپنا اور گمراہی کے راستے میں اپنے تمام پیروکاروں کا وبال برداشت کرنا پڑے گا۔

"اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ"

اے اللہ! اپنے فضل سے ہمیں تمام ظاہری و باطنی فتنوں سے اپنی پناہ میں لے لیجیے، اور ہمارے دین و ایمان کی حفاظت فرمائیے۔ آمین۔

”إِنَّ هٰذَا الْعِلْمَ دِيْنٌ فَانْظُرُوْا عَمَّنْ تَأْخُذُوْنَ دِيْنَكُمْ“۔

(صحیح مسلم، کتاب العلم، باب بیان الاسناد من الدین: ۱/۱۱، قدیمی، مشکوۃ المصابیح: ۱/۳۷)

ترجمہ: ”بے شک یہ علم کی باتیں سراسر دین ہیں لہٰذا علم حاصل کرنے سے پہلے یہ دیکھ لو کہ کن لوگوں سے تم دین حاصل کر رہے ہو“۔

جو شخص دوسرے پر دینی اعتبار سے اثر انداز ہوتا ہے وہ راہبر اور اپنے پیشوا پر غور کرنے کی بڑے ہی اچھے الفاظ میں خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم دی ہے۔ چنانچہ حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

”اَلْمَرْءُ عَلٰى دِيْنِ خَلِيْلِهٖ فَلْيَنْظُرْ أَحَدُكُمْ مَنْ يُّخَالِلُ“۔

(مشکوۃ المصابیح: ۲/۴۲۷، و جامع ترمذی و ابوداؤد)

ترجمہ: ”آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے، (یعنی جیسا دوست بنے گا جس کی Company اختیار کرے گا ویسا ہی دین کے اعتبار سے بن جائے گا) لہٰذا اپنا دوست بنانے سے پہلے دیکھ لے کہ کس کو دوست بنا رہا ہے“۔

اگر کسی بھی راہبر و پیشوا کے متعلق علماء وقت کچھ فرمائیں یا راہنمائی کریں تو کھلے دل سے تسلیم کرنا چاہیے اس لئے کہ وہ علم کے حقیقی معیار پر تول کر ہدایت کے راستے کی خبر دیتے ہیں۔

صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”يَكُوْنُ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ يَأْتُوْنَكُمْ مِنَ الْأَحَادِيْثِ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوْا أَنْتُمْ وَلَا آبَاؤُكُمْ فَإِيَّاكُمْ وَإِيَّاهُمْ لَا يُضِلُّوْنَكُمْ وَلَا يَفْتِنُوْنَكُمْ“

(صحیح مسلم: ۱/۱۰، قدیمی)

ترجمہ: ”آخر زمانہ میں بڑے بڑے دھوکہ باز اور بڑے بڑے جھوٹے آئیں

گے جو کہ تمہارے سامنے ایسی احادیث (ایسے مسائل) لائیں گے جو تم نے اور نہ تمہارے آباؤ اجداد نے (پچھلے زمانہ) سُنے ہوں گے تو ان سے بچ کر رہنا کہ وہ تمہیں گمراہ نہ کریں اور تمہیں فتنہ میں نہ ڈالدیں"۔

صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"إِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ الْعِبَادِ وَلٰكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ حَتّٰى إِذَا لَمْ يُبْقِ عَالِمًا اتَّخَذَ النَّاسُ رُؤُوسًا جُهَّالًا فَسُئِلُوا فَأَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوا وَأَضَلُّوا"۔

(صحیح بخاری ۱: ۲۰ و مسلم، کذا فی المشکوٰۃ ۱: ۳۳، کتاب العلم)

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ علم کو اس طرح نہیں اٹھائے گا کہ لوگوں (کے دل و دماغ) سے اس کو نکال دے بلکہ علم کو اس طرح اٹھائے گا کہ علماء کو اس دنیا سے اٹھا لے گا یہاں تک کہ جب کوئی عالم باقی نہیں رہیگا تو لوگ جاہلوں کو پیشوا بنالیں گے، ان سے مسئلے پوچھے جائیں گے اور وہ بغیر علم کے فتویٰ دیں گے لہٰذا خود بھی گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے"۔

اس حدیث سے کئی باتیں معلوم ہوئیں

☆ - علماء کے وجود سے علم کا وجود ہے۔

☆ - علماء کے فوت ہوجانے سے علم فوت ہوجائے گا، اگرچہ کتابیں، لائبریریاں بہت کچھ ہوسکتی ہیں۔

☆ - جاہلوں کو اپنا پیشوا مذہبی راہنما بنایا جائیگا۔

☆ - بغیر علم کے لوگوں کی دینی رہنمائی کی وجہ سے وہ راہبر اور ان کے پیروکار سب ہدایت کے راستے سے ہٹے ہوئے ہوں گے۔

ہمارے اوپر واجب ہے کہ ایسے لوگوں سے دور رہیں ورنہ گمراہ ہو جائیں گے، اور لفظ میں جتلا ہو جائیں گے، یہاں وہ لوگ غور کریں، جن کی سوچ اور نظریہ یہ ہوتا ہے کہ بات ہر ایک کی سننی چاہیے تاکہ اس کا نقطۂ نظر معلوم ہو سکے، بات سننے میں حرج ہی کیا ہے یہ ذہن سوچیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے لوگوں سے دور رہنے کی تلقین فرمائی ہے۔

اہم نوٹ:

ہم جس شخص کو اپنا استاذ اور مقتدا بنانا چاہتے ہیں اور جس سے دینی راہنمائی حاصل کرنا چاہتے ہیں اس میں ایک اہم چیز یہ دیکھنے کی ہے وہ "مستند عالم" ہے یا نہیں! یعنی یہ دیکھا جائے کہ وہ کسی ایسے ادارے کا فارغ التحصیل ہو جس کے اساتذہ کا سلسلہ سند مختلف و مستند واسطوں سے سیدھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جا ملتا ہو۔

امام مسلم نے صحیح مسلم میں عظیم محدث اور فقیہ حضرت عبداللہ بن مبارک کا ارشاد نقل کیا ہے:

"الاسناد من الدین ولولا الاسناد لقال من شاء ما شاء"

(صحیح مسلم باب بیان ان الاسناد من الدین ۱/۱۲ قدیمی)

ترجمہ: "مستند ہونا دین کے امور میں سے ہے اگر مستند ہونے کا سلسلہ نہ ہوتا تو ہر شخص دین کے بارے میں جو کچھ چاہے گا کہے گا"۔

اس بات کی وضاحت کرنا اس لئے بھی ضروری ہے کہ غیر مسلم یونیورسٹیوں کے اسلامی مراکز میں اسلام کی تعلیم حاصل کرنے میں یہی استناد کا سلسلہ نہیں پایا جاتا۔ اور یہودی جو بڑے سازشی اور شروع سے اسلام کے بڑے دشمن ہیں وہ اپنے اداروں میں مذہبی راہنماؤں (Scholar) کی ایسی تربیت کرتے ہیں جو بعد میں "خدمت دین" اور "خدمت قرآن" کے نام

سے دو شعبے ہیں جن کا ذکر ہم پچھلے اسباق میں پڑھ چکے ہیں اور نئی نئی باتوں کے ساتھ امت مسلمہ میں انتشار کا ذریعہ بنتے ہیں، اہل دین حضرات علماء اور بزرگان دین سے لوگوں کو بدظن کرتے ہیں۔

حضرت ابراہیم بن عبدالرحمن عذری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"یَحْمِلُ هٰذَا الْعِلْمَ مِنْ کُلِّ خَلَفٍ عُدُوْلُهٗ یَنْفُوْنَ عَنْهُ تَحْرِیْفَ الْغَالِیْنَ وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِیْنَ وَتَاْوِیْلَ الْجَاهِلِیْنَ"

(البیہقی کذا فی المشکوۃ ۱/۳۶ کتاب العلم)

ترجمہ: "ہر آنے والی جماعت میں سے نیک (اور قابل اعتماد) لوگ (کتاب وسنت کا) علم حاصل کریں گے اور وہی لوگ پھر اس علم کے ذریعے (آیات واحادیث اور مسائل میں) حد سے گزر جانے والوں کی تحریف اور تبدیلیوں کو اور اہل باطل کے جھوٹ اور جاہلوں کی تشریح کو دور کریں گے"۔

اس حدیث مبارک سے فتنوں کے تاریک دور کے لیے ہدایت کی یہ روشنی حاصل ہوتی ہے:

1 ہمیشہ ایسے لوگوں کی جماعت باقی رہے گی، جو یکے بعد دیگرے قرآن وسنت کا صحیح علم حاصل کرتے رہتے ہیں جیسے کہ مدارس اسلامیہ میں قرآن وسنت کی حقیقی تعلیم سے روشناس کیا جاتا ہے۔

وہ اپنی دینی خدمات کے مختلف تبلیغی شعبوں میں خدمات انجام دینے کے علاوہ قرآن وسنت کی حقیقی تعلیمات کی پہرہ داری کا فریضہ بھی انجام دیں گے۔ اور تین قسم کے لوگ جو قرآن وسنت کی حقیقی تعلیمات کے منافی تعلیمات دیں گے ان کی اصلاح کریں گے اور لوگوں کو حق کی طرف متوجہ کریں گے۔

- شریعت کی حدود کو پھلانگ کر اس میں تحریف اور تبدیلیاں کرنے والوں کی نشاندہی کریں گے۔
- اہل باطل جو دین کے بارے میں جھوٹ بولیں گے یہ ان کے جھوٹ کے پول کھولیں گے۔
- جاہل لوگ جو قرآن کی غلط تشریحات کریں گے اور اپنے پیٹ سے مسائل اپنی رائے سے خود نکالیں گے جو مسلمہ احکام کے خلاف ہوں گے تو اہل علم کی یہ جماعت ان کی غلط تشریحات کی وضاحت کر کے سادہ لوح انسانوں کو ان کے جال میں پھنسنے سے بچائے گی۔

عملی مشق

سوال نمبر ۱

علم کے اعتبار سے درج ذیل سوالات کے جوابات زبانی دیجیے:

1. حدیث میں جہلاء کی کیا علامات ذکر کی گئی ہیں؟
2. دنیا سے علم کس طرح ختم ہوگا؟
3. جاہلوں سے مسئلہ پوچھنے اور دینی راہنمائی لینے میں کیا نقصان ہے؟
4. کیا دینی علوم میں مستند ہونا ضروری ہے؟
5. مستند ہونے کا مطلب کیا ہے؟
6. قرآن وسنت کا علم حاصل کرنے کے لیے استاذ میں کون سے اوصاف دیکھنے چاہئیں؟
7. آدمی کا دوست اس کی دینی زندگی پر کیا اثر ڈالتا ہے؟
8. ہمیں کس قسم کے دوست بنانے چاہئیں؟
9. شریعت کی حدود اور مسائل کی حفاظت کے لیے کیا ہمیشہ کوئی جماعت رہے گی؟
10. علماء کرام کی جماعت قرآن وسنت کے سرحدوں پر کس طرح پہرہ دے گی؟

سوال نمبر ۲ آج کے درس کا بغور مطالعہ فرمائیں، اور اس کا خلاصہ اور تمام نکات، باتیں اور احادیث جو آپ کو ذہن میں تازہ کر لیجیے۔ اور پھر اپنے اعزہ میں اس کی تبلیغ وترویج کے ذریعے امر بالمعروف کیجیے، اور جن اعزہ کو آپ یہ بتلا چکے ہوں صرف انہی سے متعلقہ خانہ میں (✓) کا نشان لگا دیجیے۔

والد	☐	والدہ	☐
اہلیہ	☐	بیٹا	☐
بیٹی	☐	بہن	☐
بھائی	☐	شوہر (اگر ہو)	☐
دوست	☐	کلاس فیلو	☐

② ۱- حرف سوال ۲- اسم اشارہ ۳- حرف سوال ۴- حرف سوال
۵- حرف سوال ۶- حرف سوال ۷- حرف سوال ۸- اسم موصول
۹- اسم اشارہ ۱۰- حرف سوال ۱۱- حرف سوال ۱۲- حرف سوال
۱۳- اسم اشارہ ۱۴- اسم موصول ۱۵- اسم اشارہ ۱۶- حرف سوال
۱۷- اسم اشارہ ۱۸- حرف سوال

③ مَا، هَلْ، أَمْ

④

مَا	کیا، کس چیز نے	أ	کیا
مَنْ	کون	کَمْ	کتنا
لِمَ	کیوں	أَنّٰى	کہاں، کہاں سے
کَیْفَ	کیسے	مَاذَا	کیا
مَتٰى	کب	مَا هٰذَا	کیا
مَا هٰذِهٖ	کیا	هَلْ	کیا

سبق نمبر ●

① ۱- غلط، ۲- صحیح، ۳- صحیح، ۴- غلط، ۵- غلط، ۶- غلط

② ۱- بلاشبہ، یقیناً، ۲- شاید کہ، امید ہے کہ، ۳- اے کاش، ۴- گویا کہ، ۵- وہ (مذکر)، ۶- وہ لوگ ہیں ۷- بلاشبہ، یقیناً، ۸- لیکن، ۹- وہ (مؤنث) تو

③

۱- یقیناً	....	۲- گویا کہ	....
۳- کاش	....	۴- بلاشبہ	....
۵- لیکن	....	۶- شاید کہ	....
۷- کاش	....	۸- یقیناً	....
۹- بلاشبہ	....	۱۰- گویا کہ	....
۱۱- شاید کہ	....	۱۲- لیکن	....
۱۳- یقیناً	....		

④ ۱- تِلْكَ، ۲- أَنْتَ، ۳- هٰؤُلَاءِ، ۴- إِنَّ، ۵- مَتٰى، ۶- گویا کہ، ۷- کون، ۸- أَ، ۹- لَعَلَّ،

۱۰ - حَیّ

③ بِکُمْ ، بِنْتٌ ، آتٍ ، اِنَّ ، اِنَّهُمْ ، اِنَّهَا ، اِنَّهُمَا ، فِیَّ ، ذٰلِكَ

مشق نمبر ❺

① ۱۔ غلط ۲۔ غلط ۳۔ صحیح ۴۔ صحیح ۵۔ صحیح

②

اسم اشارہ	ذٰلِكَ ، اُولٰٓئِكَ
اسم موصول	الَّذِیْنَ ، الَّذِیْ ، الَّتِیْ
اسم ضمیر	هُوَ
فاعل	خَاذِلٌ
مفعول	مَخْذُوْلٌ
فعل	خَلَقَ

③

۱	الَّذِیْ	اسم موصول	اَنْزَلَ	فعل	الْکِتَابَ	مفعول				
۲	ضَرَبَ	فعل	اللّٰهُ	فاعل	مَثَلًا	مفعول				
۳	اَخَذَ	فعل	اللّٰهُ	فاعل	اَعْنَاقَهُمْ	مفعول				
۴	هُوَ	اسم ضمیر	الَّذِیْ	اسم موصول	یُصَوِّرُ	فعل				
۵	هُوَ	اسم ضمیر	الَّذِیْ	اسم موصول	ذَرَاَ	فعل				
۶	اُولٰٓئِكَ	اسم اشارہ	الَّذِیْنَ	اسم موصول	اشْتَرَوُا	فعل	الضَّلٰلَةَ	مفعول		
۷	قَالُوْا	فعل	هٰذَا	اسم اشارہ	الَّذِیْ	اسم موصول	رُزِقْنَا	فعل		
۸	الَّذِیْنَ	اسم موصول	اٰمَنُوْا	فعل	عَمِلُوا	فعل	الصّٰلِحٰتِ	مفعول		
۹	هُوَ	اسم ضمیر	الَّذِیْ	اسم موصول	جَعَلَ	فعل	الْاَرْضَ	مفعول	ذَلُوْلًا	مفعول

④

فاعل	اللّٰهُ
مفعول	اُمِّیْ ، الْجَنَّةِ ، اللّٰهَ ، رَبِّیْ ، رَبَّكُمْ

مشق نمبر ①

① ۱- غلط ۲- غلط ۳- صحیح ۴- صحیح ۵- صحیح ۶- غلط ۷- صحیح ۸- صحیح ۹- صحیح ۱۰- صحیح

②

۱-۳	۲-۲
۳-۳	۴-۸
۵-۶	۶-۹
۷-۴	۸-۱۰
۹-۵	

③

④

هو	واحد مذکر غائب
انا	واحد متکلم
نحن	تثنیہ متکلم، جمع متکلم
هما	تثنیہ مذکر غائب، تثنیہ مؤنث غائب
هم	جمع مذکر غائب
ہ	واحد مذکر غائب

⑤

۱- واحد مذکر مخاطب کی مجروری حالت	۲- واحد مذکر غائب کی مفعولی حالت
۳- واحد مذکر مخاطب کی مفعولی حالت	۴- واحد مذکر غائب کی مفعولی حالت
۵- واحد مؤنث غائب کی مفعولی حالت	۶- جمع مذکر غائب
۷- واحد مذکر غائب کی مفعولی حالت	۸- واحد مذکر غائب کی مفعولی حالت
۹- جمع مذکر غائب	۱۰- واحد مذکر غائب کی فاعلی حالت
۱۱- واحد مذکر غائب کی مفعولی حالت	۱۲- جمع مذکر مخاطب کی مفعولی حالت
۱۳- واحد مذکر غائب کی مفعولی حالت	۱۴- جمع مذکر غائب
۱۵- جمع مذکر مخاطب کی مفعولی حالت	۱۶- واحد مذکر مخاطب کی مفعولی حالت
۱۷- واحد مذکر غائب کی مفعولی حالت	۱۸- واحد مذکر غائب کی فاعلی حالت

جیسا	كَ، كَمَا
کیا	مَا، مَنْ ذَا، مَاذَا
یقیناً	إِنَّ، أَنَّ، قَدْ
اوپر	عَلَى، فَوْقَ
سے	مِنْ، عَنْ
وہ لوگ	أُولٰئِكَ، الَّذِيْنَ، هٰؤُلَاءِ، اللَّاتِي

۳- وہ لفظ جس کے لئے ایک عربی لفظ ہو:

کون	مَنْ
وہ عورت جس نے	الَّتِي
کی طرف	إِلَى
کے لئے	لِ
میں	فِي
کیسے	كَيْفَ
کاش	لَيْتَ
شاید	لَعَلَّ

(۳) ۱- اوپر ۲- سے تجھ ۳- سے تجھ ۴- بے شک ۵- وہ عورت ۶- شاید ۷- وہ لوگ جو ۸- گویا کہ ۹- تمہیں ۱۰- تم ۱۱- سے ۱۲- میں ۱۳- کون ۱۴- تم سے ۱۵- یقیناً

(۴)

اسمائے موصول	الَّذِي، الَّتِي، ذُوْ، ذَاتُ
اسمائے اشارہ	ذٰلِكَ
ضمیریں	هُمْ، هُوَ، هِيَ، هُوَ
حروف	وَ، بِ، فَ، مَا، عَلَى، أَنْ، إِنَّ، لَمْ، مِنْ، هَلْ، بَلْ

سبق نمبر ۱۱

(۱) ۱- صحیح ۲- صحیح ۳- غلط ۴- غلط ۵- غلط ۶- صحیح ۷- غلط ۸- صحیح ۹- صحیح ۱۰- غلط ۱۱- صحیح

(۲)

۱	ہمارے لئے	۲	بے شک ہم	۳	تجھ سے
۴	اس (مؤنث) کی طرف	۵	تمہارے اندر/تم میں	۶	ان سے
۷	ان پر	۸	ان (جمع مؤنث) میں	۹	اس (مؤنث) کے لئے
۱۰	بے شک تم	۱۱	ان عورتوں پر	۱۲	تمہارے لئے

③

	١٣ ہماری طرف	١٤ ان دونوں سے	١٥ ان (جمع مذکر) کی طرف
١	إِلَيْهِ	إِلَيْهِمَا	إِلَيْهِمْ
٢	بِكَ	بِكُمَا	بِكُمْ
٣	عَلَيَّ	عَلَيْهِمَا	عَلَيْهِمْ
٤	عَنْهُ	عَنْهُمَا	عَنْهُمْ
٥	لَهَا	لَهُمَا	لَهُنَّ
٦	إِنِّي	إِنَّا	إِنَّا
٧	فِيهِ	فِيهِمَا	فِيهِمْ
٨	مِنْكَ	مِنْكُمَا	مِنْكُمْ
٩	لَهُ	لَهُمَا	لَهُمْ
١٠	إِنَّنِي	إِنَّنَا	إِنَّنَا
١١	لَكَ	لَكُمَا	لَكُمْ
١٢	عَلَيْكَ	عَلَيْكُمَا	عَلَيْكُمْ
١٣	إِنَّهُ	إِنَّهُمَا	إِنَّهُمْ
١٤	مَعَكَ	مَعَكُمَا	مَعَكُمْ

④

کالم نمبر ١

متکلم	لَهٗ، لَكُمَا، لَكُمْ
مخاطب	لَهُمْ
غائب	لِيْ، لَكُمَا

کالم نمبر ٢

متکلم	لِيْ، لَنَا
مخاطب	لَكُمَا، لَكُمْ، لَكِ، لَكُمَا، لَكُنَّ
غائب	لَهُمَا، لَهُمْ، لَهَا

⑤ ١- متکلم کے ساتھ ایسی ضمیر جس سے معنی "یقیناً" والا ادا ہو "اِنَّ" ہے جیسے اِنِّیْ، اِنَّا۔

٢- مخاطب کے ساتھ ایسی ضمیر جس سے معنی "سے" والا ادا ہو "مِنْ" ہے جیسے مِنْكَ، مِنْكُمَا، مِنْكُمْ، مِنْكِ، مِنْكُمَا، مِنْكُنَّ۔

٣- غائب کے ساتھ ایسی ضمیر جس سے "کی طرف" والا معنی ادا ہو "اِلٰی" ہے جیسے اِلَيْهِ، اِلَيْهِمَا، اِلَيْهِمْ،

اِلَيْهَا، اِلَيْهِمَا، اِلَيْهِنَّ۔

⑥
۱ اِنَّكُمْ ۲ لَنْ ۳ عَنِّيْ
۴ لَهُمَا ۵ عَنْهُمْ ۶ بِيْ
۷ بِنَا ۸ اِنَّنَا ۹ عَنْكُمْ
۱۰ اِنَّهَا ۱۱ لَكُمْ ۱۲ عَنْكَ
۱۳ مِنَّا

⑦ اِيَّا، اِلَيْهِ، اِلَيْكُمْ، مِنْهُ

مشق نمبر ١٢

① ۱-صحیح، ۲-غلط، ۳-غلط، ۴-غلط، ۵-صحیح، ۶-صحیح، ۷-صحیح، ۸-غلط، ۹-صحیح، ۱۰-صحیح

②

حروف سوال	أَ، أَنّٰى، لِمَ، كَيْفَ، هَلْ، أَيْنَ
حروف نفی	لَا، مَا، لَمْ، لَنْ، لَيْسَ، لَيْسَتْ، إِنْ
اسمائے ضمیر	هُمْ، نَحْنُ، أَنَا، أَنْتُمْ
اسمائے اشارہ	اُولٰئِكَ، هٰؤُلَاءِ، تِلْكَ، هٰذَا، هٰؤُلَاءِ
اسمائے موصول	اَلَّتِيْ، اَلَّذِيْ، اَلَّذِيْنَ، اَللَّاتِيْ

③
۱ کاش ۲ یقیناً وہ ۳ ہرگز نہیں
۴ ہماری طرف ۵ گویا کہ وہ ۶ تجھ کو
۷ نہیں ۸ کیا ۹ کیوں
۱۰ شاید وہ ۱۱ وہ (مؤنث) ۱۲ ہمارے لئے
۱۳ بےشک میں ۱۴ کاش میں ۱۵ کیا تم

④ فَمَا، اِنَّ، اِنَّهٗ، لَا

مشق نمبر ١٣

① ۱-صحیح، ۲-غلط، ۳-صحیح، ۴-صحیح، ۵-صحیح، ۶-صحیح، ۷-غلط، ۸-غلط، ۹-غلط، ۱۰-صحیح

⑤ رَزَقْنٰهُمْ، كَفَرُوْا، أَنْزَلَ، خَتَمَ

سبق نمبر ❾

① ۱-حج ۲-قتل ۳-قتل ۴-تقوی ۵-ظلم

② ۱ ۶ — ۲ ۵ — ۳ ۱

۴ ۱۱ — ۵ ۱۰ — ۶ ۹

۷ ۱۲ — ۸ ۱۵ — ۹ ۲

۱۰ ۱۳ — ۱۱ ۱۴ — ۱۲ ۸

۱۳ ۳ — ۱۴ ۳ — ۱۵ ۷

③ تْ - تْ (جزم کے ساتھ واحد مؤنث غائب) - تَ (زبر کے ساتھ واحد مذکر حاضر)

- تِ (زیر کے ساتھ واحد مؤنث حاضر) - تُ (پیش کے ساتھ واحد متکلم)

④

خَلَقَتْ	خَلَقْتَ	خَلَقْتِ	خَلَقْتُ
خَرَجَتْ	خَرَجْتَ	خَرَجْتِ	خَرَجْتُ
دَخَلَتْ	دَخَلْتَ	دَخَلْتِ	دَخَلْتُ

⑤ ۱- حَمَلُوْا، ۲- خَشِيْنَا، ۳- دَخَلْنَ، ۴- عَشِقْنَ، ۵- خَبَزُوْا، ۶- حَفِظْنَا، ۷- شَكَرْنَا

⑥ ۱- واحد مؤنث غائب ۲- جمع مذکر حاضر ۳- واحد مذکر حاضر ۴- جمع متکلم ۵- واحد متکلم

⑦ خَلَقَكُمْ، جَعَلَ، أَنْزَلَ، أَخْرَجَ، نَزَّلْنَا، أَهْلَكْتَ، آمَنُوْا، عَمِلُوْا، وَرَدُوْا، قَالُوْا، رَزَقْنَا، كَفَرُوْا، أَزَالَ، أَمَرَ، أَنْشَأَكُمْ، خَلَقَ، اِسْتَوٰى، فَسَوّٰىهُنَّ

سبق نمبر ❿

① ۱ جمع مذکر غائب — ۲ جمع متکلم — ۳ واحد مذکر غائب

۴ جمع مذکر حاضر — ۵ واحد مؤنث غائب — ۶ جمع مذکر حاضر

۷ جمع متکلم — ۸ واحد مؤنث غائب — ۹ واحد مذکر غائب

۱۰ جمع مذکر حاضر — ۱۱ واحد متکلم — ۱۲ واحد مذکر غائب

۱۳ واحد مذکر حاضر — ۱۴ واحد مذکر غائب — ۱۵ واحد مذکر غائب

۱۶ واحد متکلم — ۱۷ جمع مذکر حاضر — ۱۸ واحد مؤنث غائب

١٩ جمع متکلم	٢٠ واحد مؤنث غائب	٢١ واحد مذکر غائب
٢٢ جمع متکلم	٢٣ واحد مؤنث غائب	٢٤ تثنیہ مذکر غائب
٢٥ واحد مذکر غائب	٢٦ جمع مذکر غائب	٢٧ واحد مذکر غائب
٢٨ جمع مذکر متکلم	٢٩ واحد متکلم	٣٠ جمع متکلم
٣١ واحد مذکر غائب		

(٢)

١

كَذَّبَ	اس (مذکر) نے جھٹلایا
كَذَّبُوا	ان سب (مذکر) نے جھٹلایا
كَذَّبَتْ	اس (مؤنث) نے جھٹلایا
كَذَّبْنَا	ہم سب نے جھٹلایا
كَذَّبْتُمْ	تم سب (مذکر) نے جھٹلایا

٢

أَهْلَكَ	اس مذکر نے ہلاک کیا
أَهْلَكْنَا	ہم سب نے ہلاک کیا
أَهْلَكْتَ	تم نے ہلاک کیا
أَهْلَكَتْ	اس (مؤنث) نے ہلاک کیا

٣

فَرَّقَتْ	اس (مؤنث) نے جدا کیا
فَرَّقُوا	ان سب (مذکر) نے جدا کیا
فَرَّقْتُمْ	تم سب (مذکر) نے جدا کیا
فَرَّقْنَا	ہم سب نے جدا کیا

سبق نمبر [illegible]

(١)

نَفَثَ	سے	يَنْفِثُ	☆ جَعَلَ	سے	يَجْعَلُ
جَمَعَ	سے	يَجْمَعُ	☆ حَضَرَ	سے	يَحْضُرُ
حَمَلَ	سے	يَحْمِلُ	☆ خَلَقَ	سے	يَخْلُقُ

(٢)

فعل ماضی

خَلَقَ، نَظَرَ، ذَهَبَ، رَجَعُوا، أَرْسَلُوا، رَجَعَ، زَعَمْتُمْ، سَبَقَتْ، أَخْلَفْنَا، رَزَقْنَا، سَخِرُوا، نَحَتَتْ، نَشَطُوا

فعل مضارع

يَشْغَلُ، يَرْجِعُ، يَرْكَعُ، يَخْتِمُ، يَرْفَعُ، يَسْجُدُ، يَسْلُكُ، يَشْهَدُ

③
۱ ۷ — ۲ ۱۳ — ۳ ۸
۴ ۱ — ۵ ۱۲ — ۶ ۳
۷ ۱۴ — ۸ ۹ — ۹ ۹
۱۰ ۲ — ۱۱ ۵ — ۱۲ ۱۵
۱۳ وہ کام کرتا ہے — ۱۴ وہ کام کرتا ہے — ۱۵ کس نے ظاہر کیا

سبق نمبر

①
۱ جمع مذکر غائب — ۲ واحد مذکر غائب — ۳ جمع مؤنث غائب
۴ جمع مذکر غائب — ۵ جمع متکلم — ۶ واحد مذکر غائب
۷ واحد مذکر غائب — ۸ واحد متکلم — ۹ واحد مؤنث غائب/واحد مذکر غائب
۱۰ جمع مذکر غائب — ۱۱ جمع متکلم — ۱۲ جمع مذکر غائب
۱۳ جمع مؤنث مخاطب — ۱۴ جمع متکلم — ۱۵ واحد متکلم
۱۶ واحد مؤنث غائب/واحد مذکر غائب — ۱۷ جمع مؤنث غائب — ۱۸ جمع مذکر مخاطب
۱۹ واحد مذکر غائب — ۲۰ جمع متکلم — ۲۱ جمع مذکر غائب
۲۲ جمع مذکر مخاطب — ۲۳ جمع مذکر مخاطب — ۲۴ جمع مذکر مخاطب
۲۵ جمع مذکر غائب — ۲۶ واحد مؤنث مخاطب

②
۱ یکتبون وہ سب لکھتے ہیں — ۲ تفعلون تم سب عمل کرتے ہو
۳ نسمع ہم سب سنتے ہیں — ۴ یقرأن وہ سب پڑھتی ہیں
۵ یجعلون وہ سب بناتے ہیں — ۶ تبتغون تم سب تلاش کرتے ہو
۷ یغلبون وہ سب غالب ہوں گے — ۸ نفعل ہم سب کریں گے
۹ تکذبون تم سب جھوٹ بولتے ہو — ۱۰ یکفرون وہ سب کفر کرتے ہیں
۱۱ یعملون وہ سب کام کرتے ہیں

③ فعل ماضی: رزقنٰھم، کفروا، ختم، اشتروا، فزادھم، قیل، لقوا، قالوا، قضٰی، خلوا
اشتروا، ربحت، اضاءت، ذھب، ترکھم، اضاء، مشوا، اظلم، قاموا، شاء، ذھب

سبق نمبر

① ١ ٣ ٢ ١٥ ٣ ١

٤ ٦ ٥ ١٠ ٦ ٩

٧ ١٢ ٨ ٧ ٩ ١٣

١٠ ٣ ١١ ١٥ ١٢ ١٢

١٣ ٨ ١٤ ١٩ ١٥ ٥

١٦ ١١ ١٧ ١٨ ١٨ ١٧

② ١- غلط ٢- صحیح ٣- صحیح ٤- صحیح، غلط

سبق نمبر

① ١- غلط ٢- غلط ٣- صحیح ٤- غلط ٥- غلط ٦- غلط ٧- صحیح

② ١ ٣ ٢ ٥ ٣ ٨

٤ ٣ ٥ ٧ ٦ ١

٧ ٩ ٨ ٢ ٩ ٣

③ ١ اسم مبالغہ ٢ اسم مفعول ٣ نہی کا واحد مذکر حاضر

٤ امر کا واحد مذکر حاضر ٥ اسم تفضیل ٦ امر کا جمع مذکر حاضر

٧ اسم مبالغہ ٨ امر

سبق نمبر

① ١- قرآن مجید آسان کتاب ہے۔ ٢- قرآن مجید کو نصیحت حاصل کرنے کے لئے آسان کیا گیا ہے۔ ٣- ایک ہی چیز ہے دو مختلف چیزیں نکلتی ہیں۔ ٤- ☆ ١ ... یاد الٰہی سے دلوں میں خشیت الٰہی پیدا ہو۔ ٢ ... قرآن کو پڑھ کر دلوں میں ایمان بڑھ جائے اور عاجزی پیدا ہو۔ ٣ ... نماز قائم کی جائے اور اللہ کے دیئے ہوئے مال سے خرچ کیا جائے۔ ٥- سورہ قمر میں قرآن کریم سے بار بار نصیحت حاصل کرنے کی دعوت دی گئی ہے۔ ٦- **فضیلت تعریف لوگ** ١ ... ہدایت کی بات سن کر نفع اٹھائیں اور عمل کریں۔ ٢ ... ہدایت سے نفع بھی اٹھائیں اور

نے"۔ (مشکوۃ کتاب العلم) (۴)۔ قرآن کریم میں نصیحت وعبرت کے مضامین (جیسے جنت دوزخ کے احوال، انبیاؑ کے واقعات، سابقہ امتوں کی تباہی کے قصے، احوالِ آخرت، مثالیں، قدرت الٰہی کی نشانیاں جو چاروں طرف پھیلی ہوئی ہیں وغیرہ) آسان ہیں۔ (۵)۔ احکام ومسائل کی وہ آیات جہاں اجتہاد کی ضرورت پڑتی ہے، اسی طرح متشابہ آیات وغیرہ۔

③ ۱ گمراہی کا راستہ ۲ صراط مستقیم ۳ صراط مستقیم
۴ صراط مستقیم ۵ گمراہی کا راستہ ۶ گمراہی کا راستہ
۷ گمراہی کا راستہ ۸ صراط مستقیم

④ شریک درس صرف اسی فرد کے خانہ پر " ✓ " کا نشان لگائے جس کو اس نے یہ باتیں سمجھادی ہیں۔

سبق نمبر ۶۸

① (۱)۔ یہ فتنہ ہوگا کہ لوگوں کو قرآن کریم کے نام پر دعوت دی جائے گی۔ بظاہر قرآن کریم کی تعلیم اور درس ہوگا، مگر حقیقت یہ ہوگی درس کا اہتمام کرنے والے داعی وہ قرآنی تعلیمات اور اس کی اصلی روح کو اپنے ظاہر وباطن سے دور کر چکے ہیں۔ لوگوں کو قرآن کریم کی طرف بلائیں گے، مگر خود ان میں سر سے لے کر پاؤں تک قرآنی حکم کی تعمیل ڈھونڈنا انتہائی مشکل ہوگا۔ (۲)۔ جی ہاں! اگر ہم اپنے ایمان کی فکر کرتے ہوئے گرد وپیش پر نظر کریں تو بہت سے ایسے فتنے نظر آرہے ہیں کہ قرآن کی طرف دعوت دیتے ہوئے حدیث کا انکار کر رہے ہیں۔ جو بذات خود قرآن کریم کی آیات کا انکار ہے۔ نیز ایسے لوگ جو اسلاف امت کی تعلیمات کے برعکس اسلام کو ایسا جدید بنانے کی فکر میں ہیں، جس سے مغرب (امریکہ ویورپ) یہود ونصاریٰ خوش ہوجائیں گے، چنانچہ اس مکروہ عمل کے لئے قرآن سے دلائل بنانا کر پیش کرتے ہیں۔ (۳)۔ جب اقبال مرحوم کا یہ شعر مصداق ہو تو یہ عین ممکن ہے

وضع میں تم نصاریٰ ہو تو تمدن میں ہنود تم مسلمان ہو کہ جنہیں دیکھ کر شرمائیں یہود

(۴)۔ بالکل نہیں اس لئے کہ احادیث مبارکہ قرآن کی تشریح ہے۔ اور رسول اللہ ﷺ کا اسوہ حسنہ اور سنت قرآن کا عملی نمونہ ہے۔ (۵)۔ (الف) احادیث اور سنت سے ہمیں قرآن کریم کی پہچان حاصل ہوئی اگر ان کا انکار ہو تو سرے سے قرآن کا وجود ہی ثابت نہیں ہوسکے گا۔ (ب) قرآن کریم کی ان تمام آیات کا انکار ہوگا، جن میں رسول اللہ ﷺ کی اتباع کا حکم دیا گیا ہے۔ (ج) اللہ تعالیٰ کی طرف جھوٹ کی نسبت ہوگی، کہ معاذ اللہ رسول اللہ ﷺ کے ارشادات وتعلیمات پر عمل کا تو حکم دیا مگر اس کی حفاظت کا انتظام نہ کیا۔ (نعوذ باللہ)۔ (۶)۔ ایسے دروس سے خود بھی

بچیں گے اور اپنے اہل وعیال کو بھی بچائیں گے اور دوست احباب کو بھی متنبہ کر کے ان کے ایمان کی حفاظت کریں گے کہ وہ فتنوں میں مبتلا نہ ہو جائیں۔ (۷)- ان سے بچنے کا حل آپ رضی اللہ عنہ نے یہ ارشاد فرمایا کہ اسلاف (یعنی صحابہ کرام اور ائمہ دین اور بزرگان دین کے نقش قدم پر چلتے ہیں اور جدیدیت کی رو میں بہنے سے بچائیں۔ (۸)- قرآن کریم سے لوگوں کو دور کرنا ہے۔ (۹)- قرآن کریم کا اللہ کی کتاب ہونا جیسی احادیث مبارکہ سے معلوم ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ قرآن کریم کو پہچاننے کا کوئی ذریعہ نہیں تھا۔ (۱۰)- جی ہاں! ایمان کی حفاظت کے لئے بہت ضروری ہے۔ اس لئے کہ یہ وہ مقدس طبقہ ہے جنہوں نے براہ راست خود رسول اللہ ﷺ سے دین سیکھا۔ آپ کے سامنے انہوں نے عمل کیا۔ آپ ﷺ نے ان کی تربیت خود کی، ان میں کسی کے نقش قدم پر چلنا ہدایت کا راستہ ہے۔ اور پھر قرآن کریم اور احادیث نے ان کی اتباع کا حکم دیا اور ان سے اللہ تعالیٰ نے راضی ہونے کا اعلان فرمایا ہے۔

(۲) ۱- غلط، ۲- صحیح، ۳- غلط، ۴- صحیح، ۵- غلط، ۶- غلط، ۷- غلط، ۸- صحیح، ۹- غلط، ۱۰- صحیح

(۳) شیطانی چال اور فتنہ ۱، ۳، ۴، ۵، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۵

قرآنی تعلیم اور ہدایت ۲، ۶، ۱۴

(۴) شریک درس صرف اسی فرد کے خانہ پر "✓" کا نشان لگائے جس کو اس نے یہ باتیں سمجھا دی ہیں۔

مشق نمبر ۲۸

(۱) ۱- صحیح، ۲- صحیح، ۳- غلط، ۴- صحیح، ۵- صحیح

(۲) ۱- اس سے اللہ تعالیٰ کی طرف غلط تشریح منسوب ہوتی ہے، اور بندہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جھوٹی ترجمانی کرتا ہے۔ ۲- جی ہاں! اپنی رائے سے تفسیر کرنا "تحریف" کرنے میں شامل ہے۔ ۳- قرآن کریم کا مطالعہ خالی الذہن ہو کر کرنا چاہیے۔ ۴- جی نہیں! اہل مغرب کے اعتراضات سے بچنے کے لئے قرآن کریم کے معانی وتفاسیر میں تبدیلی کی گنجائش نہیں ہے۔ ۵- جی ہاں! صحیح ہے۔ یہ سب چیزیں قرآنی حقائق کے تابع ہیں۔ قرآن ان کے تابع نہیں ہے۔

۶- **ہدایت پانے والے:** الف- قرآن کریم پڑھنے کے بعد جن لوگوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کا خوف اور فکر آخرت پیدا ہو۔ ب- جن کے دلوں میں عاجزی وانکساری پیدا ہو۔ ج- قرآن کریم سن کر گناہوں سے توبہ کرلیں اور عمل کا سچا جذبہ پیدا ہو۔

گمراہ ہونے والے: الف- قرآن کریم کے احکام کے مقابلے متکبرانہ روش اختیار کریں۔ ب- اس کے احکام کا انکار کریں۔ ج- احکام قرآن پر عمل کرنے کے بجائے ان میں تحریف وتبدیلی کی کوشش کریں۔ د- جو اس

مصرعے کا مصداق ہوں:۔ خود نہیں بدلتے قرآن بدل دیتے ہیں۔ ۷۔ وہ راستہ یہی ہے کہ خود مفسر بننے کی بجائے اسلاف بزرگانِ دین، علمائے کرام اور فقہائے عظام کی بیان کردہ تفاسیر کا اتباع کریں۔ اپنی رائے اور اپنے خیال سے خود قرآن کریم کا کوئی مطلب پیش نہ کریں۔ ۸۔ (۱) دلوں میں فکرِ آخرت پیدا ہونا، (۲) جنت کی طلب اور جہنم سے بچنے کی فکر، (۳) اس فانی دنیا سے دل اچاٹ ہونا، (۴) اللہ تعالیٰ سے ملنے کا شوق پیدا ہونا وغیرہ۔

(۴) شریکِ درس صرف اسی فرد کے خانہ پر " ✓ " کا نشان لگائے جس کو اس نے یہ باتیں سمجھادی ہیں۔

مشق نمبر ۲۸

(۱) ۱۔ ایسی نئی نئی باتیں اور نظریات کا پرچار کرنا جو ہمارے آباؤ اجداد نے بھی کبھی نہیں سنی ہوں۔ اور مسائل شریعت میں ایسی نئی آراء پیش کرنا جو چودہ صدیوں سے آج تک علمائے کرام اور فقہائے عظام نے بیان نہ کی ہوں۔ عام لوگوں کے سامنے محقق، اسکالر کے طور پر ابھرنے کا ایسا جذبہ جس کے جوش میں پرانے اکابرین امت کی تعلیمات کو فرسودہ بنا کر پیش کرتا ہو۔ ۲۔ علمائے کرام کے فوت ہوجانے سے دنیا سے علم اٹھ جائے گا۔ اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ علم کا وجود علماء کرام کے وجود سے ہے۔ صرف کتابوں کے وجود سے نہیں۔ ۳۔ اپنی جہالت کی بنیاد پر خود بھی ہدایت کے راستے سے گمراہ ہوتے ہیں، ان کا پیروکار اور ان سے راہنمائی لے کر چلنے والا بھی گمراہ ہوجاتا ہے۔ بالکل ایسے ہی جیسا کہ ہسپتال میں داخل مریض ڈاکٹر کی دوا کی بجائے کسی دوسرے مریض سے ہی راہنمائی لے کر اپنا علاج کرے تو جو اس مریض کی صحت کا جو حشر ہوگا، یہی حشر روحانیت کی لائن میں جاہل سے راہنمائی لینے والے کا ہوتا ہے۔ ۴۔ بہت ضروری ہے۔ اس کے بغیر تو ہر شخص دین کا کھلونا بنائے گا۔ جو چاہے دین میں تبدیلیاں کرے گا۔ ۵۔ جس طرح رشتہ داری میں سلسلہ نسب ہوتا ہے، جس سے فرد پہچانا جاتا ہے، کہ کس خاندان کا ہے اور اس کے آباؤ اجداد کیسے تھے۔ اسی طرح علمی سلسلے میں اساتذہ اور پھر ان کے اساتذہ سب کا کامل ومکمل ہونا ضروری ہے۔ یہاں تک کہ ان تمام واسطوں سے ہوتا ہوا اس کا علم اور عقیدہ کا آخری سرچشمہ رسول کریم ﷺ کی ذات گرامی قدر ہو۔ بالکل ایسے ہی جس طرح ڈاکٹر کا کوالیفائیڈ ہونا اس کے ادارے سے پہچانا جاتا ہے، کہ یہ کہاں کا پڑھا ہوا ہے، اسی طرح عالم کا مستند ہونا بھی ادارے اور اساتذہ کرام سے پہچانا جاتا ہے۔ ۶۔ (الف) — استاذ مستند علم رکھتا ہو ب — اس کے درس سے فکر اصلاح پیدا ہو شریعت کے معاملات میں بے باکی اور جرأت بیدا نہ ہو ج — وہ اپنی تعلیم کے ذریعے اسلاف امت کے ساتھ منسلک کرتا ہو۔ د — اپنی وضع قطع، تہذیب وتمدن اور شکل وصورت میں مغربی تہذیب کے سانچے میں ڈھلا ہوا نہ ہو۔ ۷۔ جی ہاں! بہت اثر ڈالتا ہے۔ حدیث شریف کے مطابق بندہ اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے۔ جیسا اس کا دوست ویسا اس کا دین ہے،

دوست بنالو خود بھی برابر دوست بناکر نیک بنو خود بھی نیک ہو جاتا ہے۔ ۸۔ جس کے ساتھ دوستی کرنے سے اللہ تعالیٰ کا قرب اور رضا حاصل ہو۔ ۹۔ قیامت تک ایک جماعت ضرور رہے گی جو شریعت مطہرہ کی حدود کی ایک ذمہ دار فرض شناس چوکیدار کی طرح حفاظت کرے گی۔ ۱۰۔ الف۔ جو لوگ قرآن کریم اور سنت میں تحریف اور تبدیلی کریں گے ان کی نشاندہی کریں گے۔ ب۔ اہل باطل جو دین کے معاملے میں جھوٹ بولیں گے، یہ ان کے سامنے کھول کر رکھ دیں گے۔ ج۔ جاہل لوگ جو قرآن کی غلط تشریحات کریں گے یہ حق کو واضح کرتے رہیں گے۔

(۲)

(۳) ۱۔ صحیح ۲۔ غلط ۳۔ غلط ۴۔ صحیح ۵۔ صحیح ۶۔ صحیح ۷۔ غلط ۸۔ صحیح ۹۔ صحیح ۱۰۔ صحیح

بچوں اور نوجوانوں کے لیے انمول تحفہ

مثنوی مولانا رومؒ کے ایمان افروز واقعات

[illegible]

★ نوجوانوں اور بچوں میں اخلاق کی اصلاح کا جذبہ پیدا ہو جائے ★ اللہ تعالیٰ کی محبت اور معرفت حاصل کرنے کا پاکیزہ شوق ابھرے ★ جن کے مطالعہ سے دین و ایمان کی حفاظت کے گُر حاصل ہو جائیں

از فیضانِ معرفت

عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

جمع، ترتیب و تسہیل

مفتی محمد نعیم

استاذ جامعہ اشرف المدارس گلشن اقبال کراچی

خلیفہ مجاز

عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

مکتبۃ النور کراچی

0333-2375446

معلم القرآن
مرتب
مفتی محمد نعیم
عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب
مکتبۃ النور کراچی

جدید طرز بیان اور عملی مشقوں کے ساتھ

احکام اسلام کا خوبصورت مجموعہ

تفہیم الفقہ

مؤلف

مفتی محمد نعیم

استاذ دار الافتاء [illegible] جامعہ بنوریہ سائٹ کراچی

خطیب [illegible] کراچی

ناشر

مکتبۃ النور کراچی